شہید زید بن علی علیہما السلام

سید حسن علی زیدی نجفی

بسم الله الرحمن الرحيم

شہید زید بن علی علیہما السلام

مصنف

سید احسن علی زیدی نجفی

ناشر

مؤسسہ زید شہید

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب.................شہید زید بن علی علیہما السلام

مصنف:..............سید احسن علی زیدی النجفی

پروف ریڈنگ...............قیصر علی نجفی

تحقیقی معاون...............مظہر حیات خان نجفی

کمپوزنگ...........مخدوم ابو محمد ارتضٰی زیدی

ناشر...............موٴسسہ زید شہید

انتساب

اُن شہیدوں کے نام جنہوں نے سیدۃ النساء العالمین ملکہ
عصمت ام الائمہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حق کی
خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

فہرست

مقدمہ	۱۲
اسم گرامی	۱۵
نسب	۱۶
سن ولادت	۱۶
آپ کا لقب شریف	۱۷
آپ کی کنیت اور صفات	۱۸
نقش خاتم	۲۰
آپ کی تربیت	۲۰
آپ کے برادران	۲۱
امام محمد باقر علیہ السلام	۲۱
حضرت حسین اصغر	۲۳
حضرت عبد اللہ الباھر	۲۴
حضرت عمر اشرف	۲۵
حضرت علی	۲۵
آپ کی اولاد	۲۶
حضرت یحیٰ	۲۶
حضرت عیسیٰ	۳۱
حضرت حسین	۳۵
حضرت محمد	۳۷

آپ کے شاگردان	۳۹
آپ کی مؤلفات	۴۱
کتب اربعہ میں آپ سے نقل شدہ روایات	۴۴
آپ کی شخصیت اور اخلاق	۵۴
آپ کا مناظرہ	۵۵
آپ کے مواعظ حسنہ	۵۷
آپ کے نصائح	۵۷
آپ کے اقوال زریں	۵۸
آپ کی شان میں علماء کی مدح سرائی	۶۰
آئمہ طاہرین کی نظر میں آپ کا مقام	۶۴
بحث استدلالی	۹۶
آپ کی شجاعت	۱۰۴
ہشام کے ساتھ آپ کا موقف	۱۰۷
آپ کی تحریک	۱۰۷
آپ کی تحریک کے اہداف	۱۱۵
خلافت اور اھل بیت	۱۱۶
آپ کی بیعت	۱۱۷
آپ کا کوفہ میں دخول	۱۱۹
کوفہ میں رہائش	۱۱۹
آپ کی بیعت کرنے والے فقہاء کے نام	۱۲۰
والی کوفہ کی طرف ہشام کے خطوط	۱۲۳

اہل کوفہ پر ایک نظر	۱۲۴
اہل کوفہ کا غدر	۱۲۵
حق کی راہ میں آپ کا جہاد	۱۲۷
جناب زہرا علیہا السلام کی شان میں ایک شامی کی گستاخی	۱۳۵
آپ کی شہادت	۱۳۷
شہادت کے وقت کا سن مبارک	۱۳۸
آپ کی شہادت کے بعد والی کوفہ کا خطبہ	۱۳۹
آپ کا مدفن شریف	۱۳۹
دفن کے بعد آپ کا جسد مبارک	۱۴۰
آپ کا سر مبارک	۱۴۱
آپ کا سر مبارک مصر میں	۱۴۳
آپ کا جسد مبارک	۱۴۴
سولی کا زمانہ	۱۴۶
جسد مبارک کو آگ میں جلانا	۱۴۶
آپ کے جسد مبارک کی کرامات	۱۴۷
ہشام اور محبان اہل بیت	۱۵۱
آپ پر رونے کی فضیلت	۱۵۲
آپ کا مرقد مقدس	۱۵۴
حضرت زید کی اولاد سے علما	۱۶۱
شجرہ مبارک	۱۶۵
مصادر	۱۸۸
شجرہ	۱۹۳

تقریظ

بسمہ تعالیٰ

آیۃ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دام ظلہ

شہید زید بن علی تاریخ اسلام کے وہ شہید ہیں جن کی شہادت شہداء کربلا کے بعد سب سے بڑا درس عبرت ہے آپ امام زین العابدین کے فرزند تھے اور انتقام کربلا کے عنوان سے آپ نے علم جہاد بلند کیا اور نہر فرات کے کنارے کوفہ کے قریب شہید ہوئے۔ اور آپ کی لاش مبارک کو چار سال تک درخت معلق رکھا گیا آپ زیدی سادات کے جد امجد ہیں صاحب کرامات ہیں اور اہل بیت کی نظر میں بڑی عظمت رکھتے تھے اس لئے آپ کی حیات مقدسہ پر بہت کچھ لکھنے کی اہم ضرورت تھی۔ اس ضرورت کے پیش نظر حجۃ الاسلام سید احسن علی زیدی نجفی صاحب نے اپنے عالمانہ قلم سے اس حق کو ادا کیا ہے۔ خداوند متعال اُن کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

والسلام

والسلام

1430ھ 2-4-3

حافظ سید ریاض حسین نجفی

بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لله منزل الكتاب هدى ورحمة ونفحات من روحه تعالى لعبده ورسوله صانع الحضارات ومؤسس حقوق الإنسان الرسول محمد (ص) وتحيات معطرة بالإيمان الخالص ترفع إلى أئمة الهدى ومصابيح الدجى عليهم السلام وبعد:

فإن من شموع أبناء الأئمة الطاهرين زيد بن علي الشهيد الخالد الذي ثار من أجل أن يقيم في الشرق العربي وغيره حكومة القرآن إلا أن الحكم الأموي قد زحف بجيوشه عليه حتى استشهد سلام الله عليه وصلب وأحرق وإنا لله وإنا إليه راجعون. وقد كتب العلماء عن سيرته وشهادته ومنهم العالم الفاضل السيد أحسن علي امريكي النجفي شكر الله مساعيه ووفقه لكل خير إنه تعالى ولي ذلك والقادر عليه.

١٤٣٠هـ
١٤/صفر

سامر شريف القرشي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اللہ کیلئے جو کتاب ہدایت و رحمت کا نازل کرنے والا ہے اور درود و سلام ہو اس کے بندے اور رسول پر جو تہذیبوں کے سنوارے والے اور حقوق انسانیت کے مؤسس یعنی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اور درود و سلام ہوں آئمہ اطہار پر جو اسلام کے روشن چراغ ہیں۔

امابعد! اسلام کے انہی روشنو چراغوں اور اولادِ آئمہ میں ایک روشن شمع زید بن علی شہید خالد ہیں۔ جس نے عرب اور غیر عرب دنیا میں انقلاب برپا کیا تا کہ قرآن کی حکومت قائم ہو مگر اموی اقتدار کی فوجوں نے آپ پر لشکر کشی کی یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا گیا اور سولی پر چڑھایا گیا اس کے بعد آپ کے جسد اطہر کو آگ میں جلایا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علما نے آپ کی سیرت و شہادت پر بہت ساری کتابیں لکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک عالم فاضل سید احسن علی زیدی نجفی صاحب ہیں جنہوں نے آپ کی سیرت و شہادت پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اللہ ان کی اس سعی کو قبول کرے اور ان کے ہر نیک کام میں توفیق عطا فرمائے۔

۱۴ / صفر ۱۴۳۰ھ

باقر شریف قرشی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اللہ کی جس نے مجاہدین کو قاعدین پر فضیلت عطاء فرمائی ۔درود و سلام ہو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جن کے نور سے ظلم وکفر اور جھل کے اندھیرے چھٹ گئے جنھوں نے زمین کی ابتداء سے لیکراس کی انتہاء تک لوگوں کو حق کی دعوت دی جن کے نور سے عالم کو حق اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی ملی۔ اور درو سلام ہو آپ کی عترت طاہرہ پر جو علم وحکمت کے منابع ہیں۔

اما بعد۔

زید شہید خاندان رسالت کے چشم وچراغ ہیں۔ وہ خاندان کہ جو رحمت الٰہی کا مظہر ہے اور روئے زمین پر علم ونور وحکمت کا سر چشمہ ہے آپ نے اپنے والد سید الساجدین امام علی بن حسین علیہم اسلام کے سایہ میں پرورش پائی۔آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے اخلاق اور صفات حسنہ ورثہ میں پائیں آپکی شخصیت سیرت وصورت میں علم واخلاق میں عبادت وشرافت میں سخاوت و شجاعت میں دیانت و صداقت میں آئمۃ طاہرین علیہم السلام کی عکاس ہیں۔

آپ اپنے دور کے علماء اور فقہاء کیلئے محور تھے۔

آپ بہت بڑے عبادت گزار اطاعت گزار اور خشیت الٰہی میں کثرت سے گریہ کرنے والے تھے۔زید شھید اپنے دور کے شجاع ترین انسان تھے یہ ہی وجہ ہے آپ نے اپنے زمانے کسب سے بڑے طاغوت ہشام کا مقابلہ کیا۔

آپ کا جہاد جہاد کربلا کی ایک کڑی ہے بلکہ یوں کہہ دیں کہ آپ کا جہاد کربلا کے جہاد کا تتمہ ہے جس میں اموی حکومت کے خلاف جہاد کیا گیا تا کہ حق کا علم بلند ہو اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف قائم ہو۔

آپ کے جہاد کرنے کا اہم مقصد اپنے دادا سید الشہد آء امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلا لینا

تھا اس جہاد کی انتہاء حق کے میدان میں ہوئی۔ وہ انوار خاموش ہوئے جو نفوس کی تہذیب عقول کو منور اور ظلم وطغیان کو مٹانے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت زید شہید ظلم اور باطل کیخلاف جہاد کرنے والوں کیلئے منارہ نور رہیں گے۔

حضرت زید کی فضلیت اور جہاد پر ہمارے علماء نے بہت ساری کتابیں لکھیں ہیں ان میں سے بعض کتابیں زمانے کی ستم ظریفی کی وجہ سے ضایع ہوگئیں جن کے صرف نام باقی ہیں ان میں سے بعض موجودہ اور غیر موجودہ کتب کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت زید پر سب سے پہلی کتاب اخبار زید بن علی ہے اس کا ذکر علامہ شیخ طوسی علیہ رحمہ نے اپنی فہرست میں کیا ہے اس کتاب کے مصنف ابراھیم بن سعید بن ھلال بن عاصم بن سعد بن مسعود ثقفی ہے۔ سعد حضرت مختار ثقفی کے چچا تھے ابراھیم ۲۸۳ ھجری میں فوت ہوئے۔

(۲) محمد بن ذکریہ نے اخبار زید بن علی نامی کتاب لکھی ہے جس کا ذکر نجاشی نے اپنی رجال میں کیا ہے یہ ۲۹۸ ھجری میں فوت ہوئے۔

(۳) أحمد بن محمد المعروف ابن عقد۔ یہ ۳۳۳ ھجری میں فوت ہوئے انھوں نے اخبار زید بن علی اور مسند زید بن علی لکھی ہے اس کا ذکر علامہ ابن شہر آشوب نے اپنے کتاب معالم العلماء میں کیا ہے۔

(۴) عبدالعزیز بن یحیٰی جلودی یہ ۳۶۸ ھجری میں فوت ہوئے ان کی کتاب کا نام اخبار زید بن علی ہے جس کا ذکر نجاشی نے کیا ہے۔

(۵) علامہ شیخ صدوق ابو جعفر بن بابویہ قمی نے زید بن علی پر کتاب لکھی ہے۔ جس کا ذکر نجاشی نے کیا ہے۔

(۶) محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن بہلول نے فضائل زید بن علی اور دوسری کتاب روایات زید بن علی لکھی ہے ان کا ذکر بھی نجاشی نے رجال میں کیا ہے۔

(۷) مرزا محمد استر آبادی رجالی نے زید بن علی نامی کتاب لکھی ہے جس کا ذکر علامہ مجلسی کے شاگر عبداللہ آفندی نے ریاض العلماء میں کیا ہے۔

(۸) علامہ عبدالرزاق المقرم نے زید شہید نامی کتاب لکھی ہے۔

(۹) علامہ باقر شریف قرشی نے آپ کی مکمل سوانح حیات پر کتاب لکھی ہے جس کا نام حیاۃ شہید الخالد زید بن علی ہے۔

(۱۰) پروفیسر ناجی حسن نے ثورۃ زید بن علی لکھی ہے۔

(۱۱) علامہ سید محسن امین املی نے الشہید زید بن علی لکھی ہے۔

(۱۲) سید ابو فاضل رضوی اردگانی نے شخصیت و قیام زید بن علی لکھی ہے۔

(۱۳) علامہ شیخ نوری حاتم نے زید بن علی لکھی ہے۔

(۱۴) الشیخ رافد تمیمی نے زید بن علی لکھی ہے۔

(۱۵) علامہ محمد رضا کاشف الغطاء زید بن علی نے لکھی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسم گرامی

آپ کا نام زید ہے

امام زین العابدین علیہ السلام کا خواب

روای کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے خواب میں اپنے جدّ رسول خدا کو دیکھا وہ انھیں جنت میں لے گئے اور حور کے ساتھ تزویج کر دی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ اس سے جو بچہ پیدا ہو اسکا نام زید رکھنا۔ جب حضرت زید پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا **ھذا تاویل رءویا ی من قبل قد جعلھا ربی حقّا** یہ اس خواب کی تعبیر ہے آپ کی ولادت مبارک کے نور سے یثرب منور ہوا۔ اس مولود مبارک کی آمد سے امام اور آپ کے خاندان کے چہرہا مبارک خوشی سے چمک اٹھے امام زین العابدین علیہ السلام نے آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ساتویں دن عقیقہ کیا(۱)

(۱) علامہ باقر شریف قرشی حیات شھید زید بن علی

آپ کا نسب مبارک:

نسب کے اعتبار سے آپ چوتھے امام حضرت زین العابدینؑ بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام کے فرزند اور امام محمد باقرؑ کے چھوٹے بھائی ہیں۔

والدہ محترمہ

آپ کی والدہ محترمہ کا اسم شریف حیدان ہے ابن قتیبہ نے جیداء یا جیداہ لکھا ہے۔روایت میں ملتا ہے کہ آپکا تعلق سندھ سے تھا۔(۱)

روایت میں ملتا ہے کہ حضرت مختار ثقفی نے آپ کو امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں ھدیہ کیا تو امام نے آپکو شرف زوجیت بخشا۔

الشیخ رافد تمیمی اپنی کتاب زید بن علی میں لکھتے ہیں کہ حضرت زید کی والدہ محترمہ کا نام حوریہ یا حوراء ہے۔

علامہ باقر شریف قرشی اور الشیخ ابی نصر بخاری نے سر السلسلۃ العلویۃ میں آپ کا نام غزالہ لکھا ہے۔

سن ولادت

آپ مدینہ منورہ میں سنہ/۷۵ھ میں پیدا ہوئے۔

بعض مورخین نے آپ کے سن ولادت میں اختلاف کیا ہے۔

جیسا کہ سید عبدالرزاق المقرّم نے لکھا ہے کہ طلوع فجر کے بعد مدینہ منورہ میں سن/۶۶ھ یا/۶۷ھ میں آپ کی ولادت ہے۔

لیکن اکثر مورخین نے ۷۵ھ والی روایت کو لکھا ہے۔

جیسا کہ اُخطب خورزام نے بھی اپنی کتاب میں اسی روایت کو نقل کیا ہے۔

بعض مورخین نے سن/۷۸ھ اور بعض نے ۷۹/ھ بھی لکھا ہے

---

(۱) کتاب ثورۃ زید بن علی مؤلف ناجی حسن صفحہ/۲۵ مطبع الادب نجف اشرف ، زید بن علی الشیخ نوری حاتم صفحہ/۱۷۔

آپ کالقب شریف:

آپ حلیف القرآن کے لقب سے معروف تھے اور آپکو زید الازیاد بھی کہتے تھے۔ (۱)

آپ قرآن کے حافظ تھے دن رات قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ کثرت تلاوت کی وجہ سے حلیف القرآن کے لقب سے مشہور ہوئے۔

زیاد بن منذر ابی جارود سے روایت کرتا ہے ابی جارود کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ گیا اور جس آدمی سے بھی زید بن علی کے بارے میں استفسار کیا تو یہی جواب ملتا کہ زید کے بارے میں کیا کہتے ہو وہ تو حلیف القرآن ہے۔(۲)

بتریہ کون

عن سدير قال دخلت على أبي جعفر عليه السلام ومعي سلمة بن كهيل وجماعت معهم وعند أبي جعفر اخوه زيد بن على فقالوا لأبي جعفر عليه السلام نتولّى علياً وحسيناً ونتبراء من اعدائهم قال عليه السلام نعم قالوا نتولىٰ ابابكر وعمر ونتبراء من اعدائهم قال فالتفت اليهم زيد بن على وقال أتبروون من فاطمة ؟بترتم أمرنا بتركم الله فيومئذٍ البترية ۔(۳)

سدیر صرفی کہتا ہے میں اور سلمہ بن کہیل امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم امامؑ کی خدمت میں پہنچے تو وہاں ایک جماعت موجود تھی۔ امام کے ساتھ آپ کے بھائی

(۱) حوالہ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ/۳۸ ۔

(۲) تفسیر غریب القرآن فصل ثانی صفحہ۵۷ ۔سر السلسلۃ العلویۃ ابی نصر بخاری صفحہ ۷

زید بھی تشریف فرما تھے۔

(۳) معجم الرجال آیۃ اللہ السید ابو القاسم الخوئی جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ ۔الشہید زید بن علی السید محسن الامین صفحہ ۳ ۷۔

جماعت نے امامؑ سے عرض کیا ہم امیر المومنین علی وحسن اور حسین علیھم السلام سے محبت کرتے ہیں اوران کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہیں امامؑ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ پھر جماعت نے کہا ہم شیخین سے محبت کرتے ہیں اوران کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہیں پس ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت زید نے ان کی طرف غصے سے دیکھا اور فرمایا کیا تم لوگ فاطمہ سے بھی بیزاری اختیار کروگے؟ تم لوگوں نے ہمارے امر سے روگردانی کی ہے خدا بھی تم لوگوں سے روگردانی کرے گا ۔پس اس دن سے ان لوگوں کو بتریہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔

آپ کی کنیت:

آپکی کنیت ابوالحسین ہے آپ کے بڑے بیٹے کا نام ذوالدمعہ تھا جسکا معنٰی آنسو والا یعنی رونے والا ہے۔

آپ کی صفات

آپ درازقد خوبصورت اور سفید رنگت والے تھے ۔آپکی آنکھیں موٹی اور داڑھی گنی تھی۔اور پیشانی پر سجدوں کے نشان خوبصورت نظر آتے تھے۔آپ بہت زیادہ فضائل ومناقب کے مالک ہیں۔

آپ اپنے دور کے عبادت گزار۔فقیہی وسخی اور شجاع ترین انسان تھے۔

آپکو لوگ کثرت عبادت کی وجہ سے مسجد کے ستون سے تعبیر کرتے تھے۔

جب بھی اللہ کا ذکر سنتے تو آپ پر غشی تاری ہو جاتی تھی۔(۱)

ابوحنیفہ کہتا ہے کہ میں نے اس زمانے کے لوگوں میں سے حضرت زید بن علی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے زیادہ کسی کو عالم اور حاضر جواب پایا۔

ابوغسان ازری روایت کرتا ہے کہ ھشام بن عبدالملک کے زمانے میں آپ کو شام لایا گیا

---

(۱) زید بن علی محمد رضا رکاشف الغطاء صفحہ ۲۹۔زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۱۳۹۔

پس میں نے آپ سے زیادہ کسی شخص کو قرآن مجید کا عالم نہیں دیکھا۔ ہشام نے آپ کو پانچ ماہ تک قید خانہ میں ڈال رکھا اور میں بھی اسی قید خانہ میں تھا ۔آپ نے ہم سے سورہ حمد اور سورہ بقر کی تفسیر بیان فرمائی۔(۱)

(۱) زید بن علی مولف محمد رضا کاشف غطاء صفحہ ۳۱،۳۰ ۔

نقش خاتم

آپ کی انگوٹھی کا نقش مبارک یہ ہے **اصبر توجرا اصدق تنج ۔**

آپکی تربیت:

آپ نے تین اماموں کے سایہ عطوفت میں زندگی بسر کی۔

پندرہ سال سے زیادہ عرصے تک اپنے والد گرامی حضرت امام سجاد علیہ السلام کے فیوض وبرکات سے بہرہ مند ہوتے رہے۔ سن/۹۵ھ میں امامؑ کی شہادت کے بعد آپ کی کفالت آپ کے بڑے بھائی امام محمد باقرؑ نے فرمائی۔ اس لیے آپکو ربیب الباقر یعنی باقرؑ کا تربیت یافتہ کہتے ہیں امام محمد باقرؑ کی شہادت کے بعد آپ امام جعفر صادقؑ کے علم ربانی سے مستفید ہوتے رہے (۱) آپ نے اس گھرانے میں آنکھ کھولی جو علم وتقویٰ اور جود وسخا کا منبع ہے آپ ایک عظیم اور بلند پایا اخلاق کے مالک تھے ۔تقویٰ واخلاق خشوع وخضوع۔ سخاوت وشجاعت۔ شریعت اور علم تفسیر۔ اور یہ ساری چیزیں اپنے والد گرامی حضرت امام سجادؑ سے ورثہ میں پائیں۔

آپ کے گھر ہر وقت غریبوں مسکینوں کیلئے دستر خوان جاری رہتا تھا ۔ جو کہ دستر خوان اھلبیت کے نام سے معروف تھا۔ آپ اپنے زمانے میں ابناء الحسینؑ کی جانب سے اوقاف علی ابن ابیطالبؑ کے وکیل تھے بعض مذاھب کے بڑے بڑے سردار اور تحریکوں کے لیڈر آپکے اردگرد طواف کیا کرتے تھے۔

---

(۱) کتاب زید بن علی مؤلف شیخ رافد تمیمی صفحہ/۳۴ ، زید بن علی شیخ نوری حاتم صفحہ/۱۸، ثورہ زید بن علی ناجی حسن صفحہ/۲۸، ۲۹۔

آپ کے بردران

آپ کے پانچ بھائی ہیں ان کے اسماء گرامی یہ ہیں امام محمد باقر علیہ السلام۔ حضرت حسین اصغر۔ حضرت عبداللہ الباھر۔ حضرت عمراشرف۔ حضرت علی۔

انکی تفصیل یہ ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام

آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے اور اقلیم امامت کے پانچویں تاج دار ہیں۔

جب افکار جمود کا شکار تھیں اور جہالت نے ایک بار پھر مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا واقعہ کربلا کے بعد جب ظلم وستم کے طوفان کی طغیانی میں تھوڑا سا ٹھہراو ہوا تو اس عظیم ہستی نے علوم اہلبیت کے مدرسے کی بنیاد ڈالی اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ آج اسلامی دنیا میں بلکہ کائنات میں علم وہنر کی جو تابناکیاں ہیں وہ اسی علم وکمال کے آفتاب کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔ کائنات میں علم دانش کی جو درخشندگی ہے وہ اسی نور مجسم کا ایک ہلکا سا پرتو ہے۔ امام علیہ السلام نے ہر سیاسی جماعت سے دوری اختیار کی۔ لوگوں کی ہدایت اور ان کی تعلیم تربیت کی طرف خصوصی توجہ کی۔ آپ اپنے محاضرات میں لوگوں کو کتاب اللہ۔ سنت نبوی اور فقہ اسلامی کی تعلیم دیتے۔ آپ نے جس اسلامی مدرسے کی بنیاد رکھی اس سے بڑے بڑے فقہاء پیداء ہوئے۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کو اس طرح نکھار کر پیش کیا تاکہ آنے والی نسلیں حقیقی اسلام سے متعارف ہوسکیں۔ اور مسائل کو اس قدر واضح کردیا تاکہ ایک منصف مزاج انسان خرافات اور حقیقت میں آسانی سے تمیز دے سکے۔

آپ نے جن شاگردوں کی پرورش کی وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ان عظیم شاگردوں میں محمد بن مسلم۔ برید۔ ابوبصیر۔ زرارہ بن اعین۔ معروف بن خربوذ قابل ذکر ہیں۔

امامؑ کے شاگردوں میں ابان بن تغلب کو خصوصی امتیاز حاصل ہے۔اس کی شخصیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کے بارے ارشاد فرمایا

اجلس فی مسجد المدینة وأفت الناس فانی احب ان یری فی شیعتی مثلك۔

اے ابان تم مسجد مدینہ میں بیٹھو اور لوگوں کو فتوی دو میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے شیعوں میں تم جیسے افراد کو دیکھوں۔جب آپ سے اپنے بھائیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے حضرت زید کو اپنی زبان قرار دیا۔(۱)

آپ کی شہادت

سات ذالحج ۱۱۴ھ کو ۵۷ سال کی عمر میں ظالم و جابر اموی بادشاہ ھشام بن عبدالملک نے آپ کو زہر دلوایا اسی زہر کے اثر سے آپکی شہادت واقع ہوئی۔

---

(۱) رجال النجاشی صفحہ ۲۸۔جامع الرواۃ جلد ا صفحہ ۹۔
الشھید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی صفحہ ۵۲۔

حضرت حسین اصغر

آپ حضرت زید کے دوسرے بھائی ہیں اور علوی سادات میں فضل و علم وتقوی کے لحاظ سے ایک بلند مقام رکھتے تھے۔

آپ کی والدہ محترمہ کا نام ام ولد ہے

آپ کا حلم اور وقار:

آپ حلیم و بردبار اور باوقار شخصیت تھے متقین اور صالحین لوگوں میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ کا چہرہ مبارک بڑا وجیہہ اور نورانی تھا۔

جب امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ کے متعلق سوال کیا جاتا تو امامؑ یہ فرماتے

امّا الحسین فحلیم یمشیی علی الارض هوناً واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً

حسین نہایت ہی بردبار ہیں وہ زمین پر بڑے وقار ومتانت کے ساتھ چلتے ہیں۔

جب جاہلوں سے واسطہ پڑتا تو ان سے درگزر فرماتے۔

آپ کا تقویٰ

آپ متقی پرہیزگار اور خوف خدا رکھنے والے تھے۔

سعید کہتا ہے کہ میں نے حسن بن صالح سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا لیکن جب میں مدینے آیا تو حسین بن علی بن حسین علیھم السلام کو دیکھا تو میں نے محسوس کیا کہ ان سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

آپ کا علم

آپ اپنے زمانے کے مشہور اور جید علماء میں سے تھے۔آپ نے اپنے باپ اور سیدہ فاطمۃ بنت امام حسن علیہ السلام سے بہت ساری احادیث نقل کی ہیں۔

آپ کی وفات

آپ یثرب میں ۷۵سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اور جنت بقیع میں اپنے باپ امام زین العابدین علیہ السلام اور بھائی امام محمد باقر علیہ السلام کے جوار میں دفن ہوئے۔

حضرت عبداللہ الباھر:

آپ حضرت زید کے تیسرے بھائی ہیں۔امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ کی والدہ ایک ہے آپ بھی اپنے بھائیوں کی طرح علم وفضل وتقوی پرہیزگاری میں مشہور تھے۔

آپ کا لقب:

آپ اپنے حسن وجمال کی وجہ سے الباھر کے لقب سے معروف تھے۔

آپ کا علم

آپ اہلبیت کے فقہاء میں سے مشہور فقہیہ اور عالم تھے۔آپ نے اپنے باپ اور بھائی امام محمد باقر علیہ السلام سے مختلف علوم کی تعلیم حاصل کی۔آپ نے اپنے اباؤ اجداد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بہت ساری احادیث بیان فرمائیں ہیں۔

آپ کی وفات

علامہ باقر شریف قرشی کی تحقیق کے مطابق آپ کا سن وفات اور مقام مدفن معلوم نہیں ہوسکا۔

حضرت عمر اشرف

آپ کو عمران بھی کہتے ہیں حضرت زید اور آپ کی والدہ ایک ہے۔آپ بہت بڑے عالم اور صاحب فضلیت تھے آپ نے پرہیزگاری اور ایمان کے مرکز میں پرورش پائی۔

آپ کی کنیت :

آپ کی کنیت ابو علی اور ابو جعفر ہے۔

آپ کا لقب

آپ کا لقب اشرف ہے یہ شرف اور فضلیت آپکو امام حسین علیہ السلام کی نسبت سے ہے۔

آپ کا علم

آپ بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے۔آپ کا شمار امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب اور شاگردوں میں ہوتا ہے۔آپ نے بھی اپنے باپ اور بھائی سے بہت ساری احادیث نقل فرمائیں۔

آپ کی وفات

۶۵ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔سن وفات اور مقام مدفن غیر معلوم ہے۔

حضرت علی

آپ امام سجاد علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔

حضرت زید اور آپ کی والدہ ایک ہے۔آپ بھی اپنے بھائیوں کی طرح علم وفضل وتقویٰ اور پرہیزگاری میں مشہور تھے۔

۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔اور مدینہ سے باہر ینبع نامی مقام میں دفن ہوئے۔

ینبع یہ وہ مقام ہے جو مدینہ سے باہر دریا کی طرف ہے اس جگہ پر میٹھے پانی کے چشمے ہیں۔
وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصلم اور وفات زہرآء سلام اللہ علیھا کے بعد امام امیر المومنین علیہ السلام اسی جگہ قیام کرتے تھے۔اور بعد میں اس مقام پر امام حسن علیہ السلام کی اولاد قیام پذیر رہی۔(۱)

یہاں پر حضرت زید کے بھائیوں کا تذکرہ ختم ہوتا ہے۔

آپ کی اولاد:

علماء نسب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کے چار بیٹے تھے اسکے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں تھی۔
ان چار بیٹوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

(۱) حضرت یحیٰ۔

(۲) حضرت عیسیٰ۔

(۳) حضرت حسین۔

(۴) حضرت محمد۔

حضرت یحیٰ بن زید بن علی علیھم السلام

آپ کی ولادت:

کتاب عمدہ طالب اور مقاتل طالبین میں ہے۔ آپ کی ولادت ۱۰۷ھجری میں ہوئی۔

آپ کی شھادت

آپ اپنے باپ کی شھادت کے چار سال بعد ۱۲۵ھجری میں شھید ہو گئے۔

---

(۱) حیاۃ الشھید الخالد زید بن علی۔علامہ باقر شریف قرشی۔
سر السلسلۃ العلویۃ الشیخ ابی نصر بخاری۔

آپ کی والدہ کا نام

آپکی والدہ کا نام ریطہ بنت ابی ھاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ ہے۔

روایت میں ہے کہ حضرت زید بن علی جب شہید ہوئے تو حضرت یحیٰ نے آپ کو دفن کیا۔

جب دفن کے بعد واپس آئے تو آپ سے تمام لوگوں نے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

اس خوف کی وجہ سے کہ ہمارے اوپر حکومت کی طرف سے کوئی مصیبت نازل نہ ہو۔

تمام لوگ ساتھ چھوڑ گئے فقط دس افراد آپ کے پاس رہ گئے تھے۔

سلمہ بن ثابت کہتا ہے کہ میں نے انکی خدمت میں عرض کیا اب آپکا کیا ارادہ ہے؟

توانہوں نے جواب دیا میں نہرین جانا چاہتا ہوں۔اس وقت آپکے ساتھ ابوصبار عبدی بھی تھا۔میں نے عرض کیا اگر آپکا ارادہ نہرین کا ہے تو وہاں پر جنگ ہوگی اور ہم کو قتل کردیا جائے گا ۔آپ نے فرمایا میرا ارادہ کربلا کا ہے تو میں نے عرض کیا کہ پھر صبح سے پہلے وہاں ہمیں پہنچنا چاہے۔ پس ہم ان کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوئے۔جب ہم نے رکاوٹوں کو عبور کیا تو صبح کی اذان ہورہی تھی۔اور ہم وہاں سے جلدی جلدی گزر گئے۔اسکے بعد راستے میں کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کی۔

پس انھوں نے ہمیں کچھ کھانے پینے کا سامان دیا اور اس کے بعد ہم نینوی آگئے۔

روایت میں ہے کہ حضرت یحیٰ بن زید مدائن کی طرف چلے گئے۔

مدائن وہ شہر ہے کہ جہاں سے لوگ خراسان کی طرف سفر کرتے تھے۔

یوسف بن عمر کو آپکی خبر پہنچی کہ آپ مدائن میں ہیں تو اس نے آپکی گرفتاری کے لئے حریس بن ابی جہم کلبی کو تعاقب کیلئے روانہ کیا۔جب وہ مدائن پہنچا تو حضرت یحیٰ مدائن کو چھوڑ کر رای میں آگئے تھے۔پھر رای سے سرخس چلے گئے۔اس کے بعد یزید بن عمر تمیمی کے پاس آئے۔اور اس کے پاس آپ چھ ماہ تک قیام پزیر رہے۔

جنگ کے حوالے سے ابن حنظلہ نامی شخص جو کہ عمر بن ھبیرۃ کی جانب سے تھا۔اس سے لوگوں

نے سوال کیا اگر وہ بنی امیہ سے جنگ کریں۔تو ہم ان کے ساتھ ہیں جو اسکا ارادہ ہوگا ہم ایسا ہی کرینگے۔یزید بن عمر نے اسکو منع کیا اور کہا کیسے تم اس قوم کے ساتھ جنگ کروگے جو ظاہر بظاہر ہمارے دشمن ہیں۔وہ علی اور اسکی اھلبیت سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

پس حضرت یحیٰ ان کی جانب سے مطمئن نہیں تھے۔پھر وہاں سے نکل کر جریش بن عبدالرحمٰن شیبانی کے گھر آئے۔پھر اس کے گھر سے نہیں نکلے۔یہاں تک کہ ھشام بن عبدالملک واصل جھنم ہوا۔اور اسکی جگہ ولید بن یزید نے حکومت سنبھالی ولید بن یزید کے زمانے میں یوسف نے نصر بن یسار کی طرف خط لکھا وہ اسوقت خراسان کا گورنر تھا۔خط کا مضمون یہ تھا کہ یحیٰ بن زید کی خبر کرو وہ خراسان میں کہاں ہے۔نصر بن یسار نے تلاش شروع کردی۔یہاں تک کہ اسے پتہ چلا کہ جریش کے گھر میں ہے۔پھر اس نے عقیل بن معقل لیثی کو جو کہ اسکی جانب سے بلخ کا عامل تھا۔اسکو جریش کی گرفتاری پر معمور کیا۔

آخر کار اس نے جریش کو گرفتار کرلیا۔اور اسکو زدوکوب کیا۔پھر اس سے یحیٰ بن زید کا مطالبہ کیا۔جب جریش نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اسے چھ سو تازیانے لگوائے اور کہا کہ خدا کی قسم تیری جان کو کھینچ لیں گے یا تو یحیٰ کو ہمارے حوالے کردے۔جریش نے کہا خدا کی قسم اگر وہ میرے قدموں کے نیچے بھی چھپا ہوتا تو میں اپنے پاوں نہ اٹھاتا۔اب تمھارا جو جی چاہے وہی کرو۔یہ وہ جملہ تھا جو حضرت ھانی بن عروہ نے ابن زیاد کو کہا تھا۔جب ابن زیاد نے حضرت ھانی سے حضرت مسلم بن عقیل کا مطالبہ کیا تو آپ نے کہا کہ اگر مسلم میرے قدموں کے نیچے بھی چھپا ہوتا تو میں اپنے قدم نہیں اٹھاوں گا۔اس کے بعد اسکا بیٹا قریش بن جریش اٹھا اور عقیل بن معقل سے کہا تم لوگ میرے باپ کو قتل نہ کرو یحیٰ کو میں تمھارے حوالے کرتا ہوں۔پس عقیل نے اسکے ساتھ فوج کا ایک دستہ بھیجا۔اس نے انکی رہنمائی کی حضرت یحیٰ گھر کے وسط میں تھے۔پس انہوں نے حضرت یحیٰ کو گرفتار کرلیا آپ کے ساتھ یزید بن عمر اور عبدالقیس کا غلام فضل بھی گرفتار ہوگئے یہ دونوں کوفہ سے آپ کے ہمراہ تھے۔اس کے بعد عقیل بن معقل نے حضرت یحیٰ کو نصر بن یسار کی طرف بھیج دیا۔اس نے آپ کو زنجیروں میں جکڑ کے قید خانے میں ڈال دیا۔اور پھر یوسف بن عمر

کی طرف ایک قاصد روانہ کیا اور یحیٰ بن زید کی گرفتاری کی خبر دی۔اس کے بعد یوسف بن عمر نے ولید بن یزید کو اس واقعہ کی خبر دی جواب میں ولید بن یزید نے لکھا کہ انہیں اپنے اصحاب کے ساتھ امان دیکر آزاد کر دو یوسف بن عمر نے نصر بن یسار کو لکھا کہ انکو چھوڑ دو جب نصر بن یسار آزاد کرنے لگا تو اس نے حضرت یحیٰ سے کہا اللہ سے ڈرو اور فتنہ پروری سے گریز کرو۔حضرت نے اسکو جواب دیا امت محمد میں تم سے بڑھ کر کوئی فتنہ ہے؟ تم نے لوگوں کا خون اس چیز کیلئے بہایا ہے جس کے تم اہل نہیں ہو۔نصر نے آپ کو اسکا کوئی جواب نہ دیا ابی نصر بخاری کے مطابق ولید کے حکم پر دو ہزار درھم اور دو گھوڑے پیش کیے۔اس کے بعد حضرت یحیٰ سرخس میں تشریف لائے وہاں پر نصر نے حسن بن زید تمیمی جو کہ وہاں کا گورنر تھا کو لکھا کہ وہ سرخس میں یحیٰ پر نگرانی کریں آپ نے اپنے باپ کی شھادت کے چار سال بعد ظالمین کے خلاف خروج کیا۔

روایت میں ہے کہ نصر بن یسار نے طوس کے گورنر عبداللہ بن قیس بن البکری اور سرخس کے گورنر حسن بن زید کو لکھا کہ عمر بن زرارہ کے پاس چلے جاو وہ تمھارا سردار ہے۔بعد میں یہ تمام لوگ عمر بن زرارہ کی ہمراہی میں حضرت یحیٰ بن زید سے جنگ کرتے ہیں۔انکے لشکر کی تعداد دس ہزار تھی جب حضرت یحیٰ بن زید نکلے تو انکے ساتھ فقط ستر ۷۰ جنگجو تھے۔

حضرت یحیٰ بن زید نے انکا مقابلہ کیا اور شکست دی عمر بن زرارہ واصل جھنم ہو گیا جنگ کرتے کرتے ھرّات سے گزرتے ہوئے جوز جان پہنچے۔ جوز جان سے نصر بن یسار نے سلم بن احوری کی سرداری میں اھل شام کی طرف سے آٹھ ہزار کا لشکر بھیجا جب وہ لشکر جوز جان کے قریب ارغوئی نامی گاوں میں پہنچا تو وہاں جنگ کا میدان لگا۔اموی لشکر کے میمنہ کا سردار سورۃ بن محمد کندی تھا اور حماد بن عمر سعیدی میسرہ پر معمور تھا۔

حضرت یحیٰ اور اسکے اصحاب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا تین دن اور تین رات تک گھمسان کی جنگ رہی۔ یہاں تک کہ حضرت یحیٰ کے تمام ساتھی ایک ایک کر کے شھید ہو گئے دشمن کے لشکر سے عیسی نامی ایک شخص جسکا تعلق عنزہ قبیلے سے تھا۔اس نے آپکی پیشانی پر تیر مارا جو آپ کی پیشانی میں پیوست ہو گیا تیر ایسا کاری تھا کہ آپ سنبھل نہ سکے اور زمین پر گر گئے۔آپ کے گرتے ہی

سورۃ بن محمد کندی نے آپ کا سرتن سے جدا کیا۔اور عیسی عنزی نے۔ آپ کے تمام لباس کو اتار لیا ۔ اسکے بعد حضرت یحیٰ بن زید کے جسد مبارک کو جوز جان شہر کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔جس طرح آپ کے باپ کے جسد مبارک کو کناسہ کے دروازے پر لٹکایا گیا تھا پھر آپ کے سر مبارک کو نصر بن یسار کے پاس بھیج دیا گیا ۔ اس نے آپ کے سر کو ولید بن یزید کے پاس بھیج دیا حضرت یحیٰ کا جسد مبارک اسوقت تک سولی پر رہا یہاں تک کہ اموی حکومت کے زوال کے بعد ابو مسلم خراسانی نے آپ کے جسد مبارک کو سولی سے اتار کر غسل و کفن اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کر دیا۔اور سات دن تک سوگ منایا۔

ابی نصر بخاری اپنی کتاب سر السلسلۃ العلویۃ میں لکھتے ہیں کہ شہادت کے وقت آپ کی ایک کم سن دودھ پیتی بیٹی تھی اس کے علاوہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ماں اور بیٹی دونوں کو آپ کے سر کے ہمراہ ولید کی طرف شام بھیجا گیا اور وہاں سے ولید نے مدینہ بھیج دیا۔

کتاب عمدہ طالب اور مقاتل طالبین میں ہے کہ آپ ۱۰۷ھ ہجری میں پیدا ہوئے ۱۲۵ھ ہجری میں آٹھارہ سال کی عمر میں شہید ہو گئے ۔

حضرت عیسیٰ بن زید

آپکانام عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیھم السلام ہے۔

آپ کی کنیت

آپ کی کنیت ابویحیٰ ۔ابوالحسین

آپ کی والدہ محترمہ

آپکی والدہ کانام ام ولد ہے۔

آپ کی ولادت اس وقت ہوئی جب آپ کے والد حضرت زید کو محافظوں کی نگرانی میں ہشام بن عبدالملک کی طرف لے جایاجارہاتھا۔اس سفر میں حضرت عیسیٰ کی والدہ بھی حضرت زید کے ساتھ ہمسفر تھیں راستہ میں سفر کے دوران حضرت زید اور انکی زوجہ محترمہ نے نصاریٰ کے دیر (کلیسہ) میں قیام کیااور اسی رات حضرت عیسیٰ کی ولادت ہوئی۔اس وجہ سے آپ کے والد حضرت زید نے آپکانام عیسیٰ بن مریم کے نام پر عیسیٰ رکھا۔

روایت میں ہے کہ آپکی ولادت محرم الحرام/ ۱۰۹ھ میں ہوئی اور ساٹھ سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

آپ نے ابراھیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالبؑ کیساتھ ملکر ظالمین کے خلاف خروج کیا آپ اس وقت ابرھیم بن عبداللہ کے لشکر کے علمدار تھے ۔

مقاتل طالبین میں ہے حضرت عیسیٰ علم وفضل ورع وزھد وتقویٰ واخلاق اوردیانت وامانت میں اپنے خاندان میں معروف تھے۔محمد بن عبداللہ بن حسن جس دن قتل ہوئے حضرت عیسیٰ بن زید ۔اس کے لشکر کے میمنہ کے سردار تھے۔محمد بن عبداللہ کے بعد ابراھیم نے کمان سنبھالی تو پھر بھی آپ میمنہ پر معمور رہے یہاں تک کہ ابراھیم بھی قتل ہوگئے۔

ابراھیم کے قتل کے بعد آپ علی بن صالح بن حی کے گھر کوفہ میں رو پوش ہوگئے۔

حضرت عیسیٰ بن زید نے حکمرانوں کے ظلم وستم کی وجہ سے مخفیانہ طور پر زندگی بسر کی آپ کی زندگی کا ایک دردناک واقعہ ہے جسکا خلاصہ یہاں پر بیان کیا جاتا ہے۔

مقاتل طالبین میں محمد بن منصور مرادی روایت کرتا ہے کہ حسین بن زید کے بیٹے یحییٰ بن حسین بن زید نے مجھے بیان کیا کہ ایک دن میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ اے بابا جان میں بہت اداس ہوں میں چاہتا ہوں کہ اپنے چچا حضرت عیسیٰ بن زید کو دیکھوں انکی ملاقات کیلئے میرا دل بہت بے تاب ہے مجھ جیسا بھی کوئی بدنصیب ہوگا کہ جس کے بزرگ اس قدرومنزلت کے مالک ہوں اور وہ انکی ملاقات نہ کرسکوں ۔ کچھ دن تو میرے والد نے مجھے ٹالے رکھا۔ لیکن جب میں نے اصرار کیا تو کہنے لگے بیٹا یہ کام اسکے لیے مشکل کا سبب بنے گا میں ڈرتا ہوں کہ آپکی ملاقات کی وجہ سے وہ اپنی منزل نہ تبدیل کردے لہذا اسکو مشکل میں ڈالنے سے پرہیز کرو۔ لیکن میں نے اپنے ارادے کو ترک نہ کیا اور دن بدن انکی ملاقات کا شوق میرے دل میں بڑھتا گیا جب میرے والد نے میری بے چینی دیکھی تو مجھے کوفہ جانے کی اجازت دیدی اور کچھ ہدایات دیں کہ ان پر عمل کرنا۔

میرے والد نے مجھے فرمایا کہ جب تو کوفہ پہنچے تو وہاں کسی سے بنی حی کا پوچھ لینا جب وہاں پہنچ جانا تو فلاں گلی میں چلے جانا اور اسی گلی کے وسط میں فلاں رنگ کا دروازہ ہوگا اس دروازے کی تمام صفات بیان کیں اور پھر فرمایا جب تو اس دروازے کو پہچان لے تو اس سے پہلے والی گلی میں اس دروازے سے دور جا کر بیٹھ جانا مغرب کے قریب سامنے سے ایک بزرگ ظاہر ہوگا جو دراز قد ہوگا اسکی پیشانی پر سجدوں کے نشان ہونگے اور موٹی اون کا جبہ زیب تن کیے ہوگا اس کے ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہوگی جس پر پانی ہوگا کیونکہ وہ لوگوں کے گھروں میں پانی دیتا ہے اسکی دوسری نشانی یہ ہوگی کہ وہ ہر قدم پر اللہ کا ذکر کررہا ہوگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہونگے۔ جب وہ تیرے قریب آئے تو اٹھ کر اسے سلام کرنا اور گلے ملنا وہ آپ سے اس طرح خوف کھائے گا جیسے کوئی وحشی جانور سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

اسے اپنا تعارف کروانا اور اپنا نسب بیان کرنا۔ وہ آپ کے پاس رک کر طویل گفتگو کرے گا اور تم سے ہم سب کے بارے میں سوال کریگا۔ اور اپنے بارے میں بھی آپ کو بتائے گا اسکو زیادہ دیر

بیٹھنے کیلئے تنگ نہ کرنا وہ آپ کو جو کچھ بھی کہے اس پر عمل کرنا اگر آپ اسے بار بار ملے تو وہ خوف کی وجہ سے کسی دوسری جگہ چلے جائیں گے اور یہ اس کیلئے مشقت کا باعث ہوگا۔

میں نے عرض کیا بابا جان جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اس پر عمل کرونگا پھر اس کے بعد میں بنی حی کی اس گلی میں تھا جسکا میرے بابا نے مجھے بتایا تھا میں اس گلی کے کنارے بیٹھ گیا اور اس دروازے کو پہچان لیا جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا جب سورج غروب ہوا تو میں نے دیکھا سامنے سے ایک شخص اونٹ لئے آرہا ہے یہ بالکل وہی شخص تھا جس کی صفات میرے بابا نے بیان کی تھیں اس کے لب مسلسل حرکت کررہے تھے۔ وہ ہر قدم پر ذکر الٰہی کررہا تھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے اٹھ کر اسے گلے لگالیا۔ وہ مجھ سے ایسے خوف زدہ ہوا جیسے کوئی انسان وحشی جانور سے خوف کھاتا ہے میں نے آہستہ سے عرض کیا اے چچا جان میں آپ کے بھائی حسین بن زید کا بیٹا ہوں اور میرا نام یحیٰ ہے یہ سنکر انھوں نے مجھے سینے سے لگا کر رونا شروع کیا اور اتنا روئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں انکی روح پرواز نہ کرجائے۔ پھر انہوں نے اپنے اونٹ کو بیٹھایا اور خود میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ مجھ سے اپنے خاندان عصمت کے ایک ایک فرد ایک ایک خاتون اور ایک ایک بچے کے بارے پوچھنے لگے میں ہر ایک کا حال بتاتا رہا اور روتے رہے۔ پھر مجھے فرمایا بیٹا میں یہ اونٹ کرائے پر لیتا ہوں اور اس پر پانی لاکر لوگوں کے گھروں میں دیتا ہوں اور جو معاوضہ ملتا ہے اس سے اونٹ کے مالک کو اجرت دیتا ہوں اور جو باقی بچتا ہے اس سے میں اپنے اہل وعیال کی گزر بسر کرتا ہوں۔ بعض اوقات لوگوں سے معاوضہ نہیں ملتا تو اس صورت میں کوفہ سے باہر چلا جاتا ہوں اور وہاں پر لوگ جو بچی ہوئی سبزیاں پھینکتے ہیں۔ ان کو اٹھا کر لاتا ہوں اور اس سے ہماری گزر اوقات ہوتی ہے۔

یہاں پر میں نے شادی کی ہوئی ہے اور جس آدمی کی بیٹی سے شادی کی ہے وہ ابھی تک نہیں جانتا کہ میں کون ہوں تو اس سے اللہ نے مجھے بیٹی عطاء فرمائی وہ پلی بڑی وہ بھی نہیں جانتی تھی کہ میں کون ہوں۔ جب وہ بالغ ہوئی تو اسکی ماں نے مجھے کہا کہ اپنی بیٹی کی شادی فلاں سقاء کے بیٹے سے کردو کیونکہ وہ شخص ہمارے پڑوس میں رہتا ہے اور وہ بھی پانی والا کام کرتا ہے یہ ہمارے لئے

بہت آسانی ہوگی پھراس کی ماں نے انکی طرف نسبت بھی دیدی۔

والحت علیّ فلم اقدر علی اخبارھابان ذلك غیر جائز ولا ھو بکفء لھا۔

اور یہ مجھ پر بہت گراں گزرا۔ میں اپنی بیوی کو یہ بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ جائز نہیں ہے اور نہ ہی یہ بتا سکتا تھا کہ اس شخص کا بیٹا اسکا کف نہیں ہے۔

پھر میں اپنے خاندان عصمت کی مظلومیت کو یاد کر کے بہت روتا رہا کہ آل رسول کتنی مظلوم ہے کہ اپنے آپکو امت کے سامنے بھی ظاہر نہیں کر سکتے ۔ پھراس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔ میری بیٹی بیمار ہوئی اور چندروز کے بعد وفات پاگئی۔ یہ میرے لیے بہت بڑی مصیبت کا دن تھا بھلا اس سے بڑی مصیبت اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ فوت ہوگئی اور اسکو اتنا بھی پتہ نہ چل سکا کہ وہ خاندان عصمت رسول میں سے ہے۔

پھر وہ مجھے الوداع کر کے چلے گئے اس کے بعد میں دوبارہ اسی مقام پرآیا جہاں پر میں نے پہلے انکا انتظار کیا تھا تا کہ میں اسے ایک بار پھر دیکھ سکوں لیکن میں اسے دوبارہ نہ دیکھ سکا شاید وہ ہماری آخری ملاقات تھی۔

حضرت حسین

آپ کا نام:

آپ کا نام حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام ہے۔

آپ کی ولادت:

آپ کی ولادت سن ۱۱۴ھ کو شام میں ہوئی۔

آپ کی کنیت

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے ۔

آپ کا لقب:

آپکو زیادہ رونے کی وجہ سے ذوالدمعۃ اور ذوالعبرۃ کہتے ہیں۔

کم سنی کے زمانے میں ہی آپ کے والد بزرگ شہید ہوگئے تھے باپ کی شہادت کے وقت آپ کی عمر سات سال تھی۔

انکی شہادت کے بعد حضرت امام صادق علیہ السلام نے آپ کی پرورش کی اور تعلیم و تربیت سے نوازا۔آپ محمد اور ابراھیم جو عبداللہ بن حسین بن حسن کے فرزند ہیں انکے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اس کے بعد رو پوش ہوگئے۔اور بعد میں آپ امام صادقؑ کے گھر میں رہے۔

حضرت یحیٰ بن حسین روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ بہت زیادہ گریہ کرتے تھے ایک دن میری والدہ نے میرے باپ سے کہا کہ آپ اتنا زیادہ کیوں روتے ہیں۔انھوں نے رو کر فرمایا میرے جگر میں دو ایسے تیروں کے زخم ہیں جو غم کو دور نہیں کر سکتے اور خوشی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

وہ دو تیر یہ ہیں کہ ایک سے میرے بابا شہید ہوئے اور دوسرے تیر سے میرے بھائی یحیٰ شہید

ہوئے۔ حضرت کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حضرت زید کی پیشانی پر بھی تیر لگا اور حضرت یحیٰ کی پیشانی پر بھی تیر لگا تھا۔

آپ کے تین بیٹے جن کے نام عبداللہ۔ قاسم۔ اور یحیٰ ہیں ان کی والدہ کا نام خدیجہ ہے جو امام زین العابدین علیہ السلام کی پوتی ہے اور آپ کے دو بیٹے جنکا نام علی اصغر۔ اور حسین ہے انکی والدہ کا نام ام ولد ہے۔

علامہ شیخ طوسی علیہ نے اپنی کتاب رجال میں لکھا ہے کہ یحیٰ بن حسین ذوالدمعۃ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ اور ۲۰۷ ھجری کو بغداد میں فوت ہوئے۔

حضرت یحیٰ بن حسین کثیر الاولاد تھے آپ کی اولاد عراق اور ایران کے مختلف شہروں میں آباد ہوئی۔ اور ایران کے بعد ہندوستاں کے بعض شہروں کی طرف ہجرت کر گئی۔

ابی نصر بخاری سر السلسلۃ العلویۃ میں لکھتا ہے کہ ایران کے شہر تہران میں عیسی بن یحیٰ بن حسین ذوالدمعۃ کی اولاد میں سے ہے ۳۲۶ ھجری میں ابوزید عیسی بن محمد بن احمد بن عیسی بن یحیٰ بن حسین بن زید بہت بڑے عالم فقہی اور متکلم گزرے ہیں۔

عراق میں آپ کی اولاد کوفہ بصرہ اور واسط جیسے شہروں میں آباد ہوئی۔

یحیٰ بن حسین کی اولاد میں سے محمد بن یحیٰ بن احمد بن محمد اقساسی بن یحیٰ بن حسین بن زید کی اولاد اقساسی معروف ہے۔

اقساس کوفہ کے مضافات میں ایک قریہ کا نام ہے جو اس قریہ سے ہجرت کر کے کسی دوسرے قرے یا شہر میں چلے گئے تو انھیں اقساسی کے نام سے پکارتے تھے۔

اسی طرح جو واسط سے نقل مکانی کر کے کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں چلے گئے انھیں واسطی کے نام سے پکارتے تھے۔

ہندو پاک میں جو زیدی واسطی سادات ہیں وہ عراق کے شہر واسط کی نسبت کی وجہ سے ہے۔

حضرت محمد

آپ کا نام

آپکا نام محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام ہے۔

آپ کی کنیت

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔

والدہ محترمہ۔

آپ کی والدہ کا اسم شریف ام ولد ہے جنکا تعلق سندھ سے تھا۔
آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔علامہ باقر شریف قرشی کی تحقیق کے مطابق آپ کی ولادت اپنے باپ کی شہادت کے چالیس دن بعد ہوئی۔
آپ بھی اپنے بھائیوں کی طرح علم وفضل اور زھد وتقوی میں معروف تھے۔
آپ کی نسبت ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ منصور عباسی مکہ میں تھا اور اس کے سامنے ایک قیمتی گوہر پیش کیا گیا جب اس نے دیکھا تو کہا یہ گوہر ہشام بن عبدالملک کے پاس تھا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ اس کے بعد اسکے بیٹے محمد کے پاس تھا اور اس وقت محمد بن ہشام کے علاوہ بنو امیہ میں سے کوئی نہیں بچا۔ اور پھر ربیعی سے کہا جو اسکا خاص آدمی تھا کہ جب لوگ مسجد الحرام میں ظہر کی نماز اداء کریں تو اس وقت مسجد الحرام کے تمام دروازے بند کر دینا اور ہر دروازے پر اپنے آدمی کھڑے کر دینا پھر ایک ہی دروازہ کھلا رکھنا اس پر خود کھڑے ہو جانا اور اس دروازے سے و ہی نکلے جس کو تو پہچانتا ہو ربیعی نے ایسا ہی کیا۔محمد بن ہشام سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اسکے لیے ہو رہا ہے۔وہ بہت پریشان ہوا اتنے میں سامنے سے محمد بن زید آئے اور اسے پریشان زدہ دیکھا تو کہا تم کون ہو؟ اور اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیونکہ محمد بن زید اسکو نہیں جانتے تھے۔ اس نے کہا اگر مجھے امان دو گے تو بتا تا ہوں حضرت محمد بن زید نے کہا تیرے لئے امان ہے اور میں

تجھ سے وعدہ کرتا ہوں میں تیری جان یہاں سے بچاوں گا۔اس نے کہامیں محمد بن ہشام بن عبد الملک ہوں۔آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایامیں محمد بن زید ہوں۔

اس نے کہااللہ کے واسطے میری جان بخش دیں آپ نے فرمایا پریشان نہ ہوتو زید کا قاتل نہیں ہے اور نہ ہی تیرے قتل کرنے سے زید کا بدلہ پورا ہوگا۔اسوقت میں تجھے بچاتا ہوں لیکن میں تجھے نگرانوں کے سامنے قبیح الفاظ سے پکاروں گا یہ تجھے برداشت کرنا ہوگا۔اس نے کہا آپ کو اختیار ہے پھر آپ نے اپنی عباء کواس کے سراور چہرے پر ڈال دیااور آگے کھینچنے لگے۔

جب ربیعی کے قریب پہنچے تو اس کے سامنے اسکی سرزنش کی اور کہا۔اے ابوالفضل یہ خبیث میرے اونٹوں کا چرواہا ہے۔یہ مجھ سے بھاگ گیا تھا اب میں نے اسکو یہاں سے پکڑا ہے دوسپاہی میرے ساتھ بھیج دیں کہیں ایسانہ ہوکہ یہ دوبارہ نہ بھاگ جائے۔

پس دوسپاہیوں نے اسکو پکڑااور حضرت کے ساتھ ساتھ چل پڑے۔جب مسجد سے باہر نکلے۔تو حضرت نے کہااے خبیث کیااب تو میراحق واپس کریگا۔اس نے کہاجی ہاں اے فرزند رسول۔آپ نے سپاہیوں سے کہااب اسے چھوڑدیں۔سپاہی جب وہاں سے چلے گئے تو آپ نے اسکوآزاد کردیا۔محمد بن ہشام نے آپ کے سر کا بوسہ لیا اور کہامیرے ماں باپ آپ پر قربان۔**اللہ یعلم حیث یجعل رسالته** ۔پھر ایک قیمتی گوہر نکالااور حضرت کی خدمت میں پیش کیاجوآپ نے قبول نہ کیااور فرمایاہم اھلبیت ہیں ہم نیکی کے بدلے میں کسی سے کوئی قیمت قبول نہیں کرتے۔اس گوہر سے کئی گناہ قیمتی شے میں نے تجھ کوچھوڑدی ہے۔اوروہ سب سے زیادہ قیمتی شی میرے بابا کا خون ہے۔آپ کے ایک بیٹے نے ابراھیم بن اسماعیل طباطبا کے بعد کوفہ میں عباسیوں کے خلاف قیام کیااس کانام بھی اپنے باپ کے نام پر محمد تھا۔

محمد بن محمد بن زید قیام کے دوران کوفہ میں گرفتار ہوگئے اورآپ کو قید کرکے مامون کے پاس لایاگیا وہ اس وقت مرو میں تھا۔مامون نے آپ کی کم سنی دیکھ کر تعجب کیااور ۲۰۲ ھجری میں مامون نے آپ کوزہر دے دیااور بیس سال کی عمر میں مرو میں ہی وفات پاگئے۔ اب یہاں پر آپ کی اولاد کاتزکرہ تمام ہوتاہے۔

آپ کے شاگردان

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہاں پر بعض مشہور کا ذکر کیا جاتا ہے

(۱) یحیٰ بن زید بن علی - کتاب مصابیح احمد بن ابراھیم ۴۰۳/ مقاتل طالبین ۴۷/

تھذیب التھذیب ۱۱/۱۶ -

(۲) محمد بن مسلم بن شھاب زھری - کتاب تھذیب التھذیب ۶/ ۴۱۹ تاریخ اسلام ۶/ ۱۱۸-

(۳) ابی حمزہ ثمالی -

(۴) محمد بن بکیر -

(۵) ابن شھاب زھری -

(۶) شعبۃ بن الحجاج بن ورد - کتاب تھذیب اسماء والغات ۱/ ۲۴۴ -

(۷) ابوحنیفہ -

(۸) سلمہ بن کھیل -

یزید بن ابی زیاد -

(۹) عبداللہ بن عمرو بن معاویہ - کتاب اغانی ۱/ ۶۳ تھذیب کمال ۱/ ۱۲۶ -

(۱۰) عبیداللہ بن محمد بن عمران بن علی بن ابیطالبؑ - کتاب تاریخ اسلام ۶/ ۹۹

تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶ -

(۱۱) عیسٰی بن زید بن علی - کتاب روض نضیر شرح مجموع فقہ کبیر ۱/ ۷۷ -

(۱۲) ھارون بن سعد عجلی - مقاتل طالبین ۷/ ۱۴۷ - تھذیب التھذیب ۱۱/ ۶ -

(۱۳) ھاشم بن سعید عجلی - کتاب تاریخ اسلام ۶/ ۱۴۳ تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶ -

(۱۴) یحیٰ بن عبداللہ کندی - کتاب تھذیب الھذیب ۱۰/ ۱۹۰ ، تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶ -

(۱۵) آدم بن عبداللہ خشعمی خثعمی - کتاب تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶ -

(۱۶) ابوھاشم بن امانی -

(۱۷) ابراھیم بن مثلث۔

(۱۸) حسن بن مثلث۔

(۱۹) حسین بن علی بن حسین۔

(۲۰) اسحاق بن سالم۔

(۲۱) بسام بن عبداللہ صیرفی۔ کتاب طبقات کبریٰ ۲۴/۵ تھذیب التھذیب ۱/ ۴۳۴۔

(۲۲) ثابت بن دینار (معروف بابی حمزہ ثمالی حوالہ کتاب تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶۔

(۲۳) خالد بن صفوان۔ کتاب تاریخ اسلام ۶۳/۵۔

(۲۴) راشد بن سعید صائغ۔ کتاب تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶۔

(۲۵) زبید ایامی کوفی۔ کتاب مقاتل طالبین ۱۴۶/ تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶۔

میزان اعتدال فی نقد رجال ذھبی ۱/ ۳۵۴۔

(۲۶) زکریا بن ابی زائدۃ۔ کتاب طبقات کبری ۵/ ۲۴۔

(۲۷) زیاد بن علاقۃ بن ملک ثعلبی۔ کتاب وافیات 15/15۔

(۲۸) زیاد بن منذر ھمدانی معروف ابی جارود۔ کتاب تاریخ اسلام ۶/ ۶۷

۔تھذیب کمال ۱/ ۱۵۶۔

(۲۹) سعید بن خثیم ھلالی۔ کتاب تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶ تاریخ اسلام ۵/ ۴۷۔ تھذیب التھذیب

۴/ ۲۲۰۔

(۳۰) سعید بن منصور مشرقی کوفی۔ کتاب تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶۔

(۳۱) سلیمان بن مھران اعمش۔ کتاب معارف ابن قتیبہ ۲۱۴/ طبقات شعرانی ۱/ ۳۷۔

(۳۲) عباد بن کثیر ثقفی بصری۔ تھذیب کمال ۱/ ۴۵۶۔

(۳۳) عبدالرحمٰن بن ابی زناد۔ کتاب تاریخ اسلام ۵/ ۴۷۔

طبقات ابن خیاط ۲۷۵/ ۳۲۷۔

(۳۴) عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش بن ربیعہ مخزومی۔ کتاب طبقات ابن سعد ۵/ ۱۴۰۔

تھذیب التھذیب ۱۵۵/۶۔

(۳۵) عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ۔ کتاب تھذیب کمال ۴۵۶/۱۔وافی وافیات ۳۹۵/۱۷۔

(۳۶) عمر بن موسیٰ وجیھی۔ تھذیب کمال ۴۵۶/۱۔

(۳۷) عمر بن خالد واسطی۔ کتاب روض نضیر شرح مجموع فقہ کبیر ۷۷/۱۔

طبع مکتبہ موئید ۱۱۲/۱۔تھذیب کمال ۴۵۶/۱۔تھذیب التھذیب ۴۱۹/۳۔

(۳۸) فضیل بن مروان۔ کتاب تھذیب کمال ۴۵۶/۱۔

(۳۹) کثیر النواء۔ کتاب تھذیب التھذیب ۴۱۱/۶۔

(۴۰) محمد بن سالم۔ کتاب تاریخ اسلام ۱۱۸/۶۔۱۱۱۔وفات الوافیات ۳۶/۲۔تھذیب

(۴۱) مطلب بن زیاد زھری۔ کتاب تھذیب کمال ۴۵۶/۱

منصور بن معتمر۔ کتاب روض نضیر شرح مجموع فقہ کبیر ۷۷/۱۔وطبع مکتبہ موئید ۱۱۲/۱۔

مقاتل طالبین ۱۴۷۔طبقات کبریٰ ۳۳۷/۶۔تاریخ اسلام ۳۰۵/۵۔

(۴۲) نصر بن خذیمہ۔ کتاب مقاتل طالبین ۱۳۸۔تاریخ طبری ۱۶۷/۷۔

(۴۳) ھاشم بن برید ابو علی کوفی۔ کتاب مقاتل طالبین ۱۴۷۔تھذیب کمال ۴۵۶/۱۔

آپکی مؤلفات

(۱) مجموع فقھی۔ یہ کتاب فقہ پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل ابواب ہیں

کتاب طھارت۔ کتاب صلاۃ ۔کتاب جنائز۔ کتاب زکاۃ ۔کتاب صیام۔ کتاب حج۔ کتاب بیع اس میں شفعہ ومضاربہ اور مزارعہ ہے۔ کتاب شرکۃ اس میں اجارہ رھن عاریہ ودیعہ والھبات ۔صدقہ ۔لقطہ غصب وضمان ہے۔ کتاب نکاح۔ کتاب طلاق اور اس میں خلع۔ ظھار۔ ایلاء۔ لعان درج ہے۔ کتاب حدود۔ اس میں دیات ہے۔ کتاب فرائض کتاب سیر ۔اور اس میں جہاد اور خمس درج ہے۔

علامہ عبدرزاق مقرم کہتے ہیں میں نے اس کی تفصیل مجلّہ ھلال جلد نمبر ۷/ صفحہ نمبر ۶۴۸ پر سنہ ۱۳۴۰/ ھجری میں پڑھی ہے۔اور کہتے ہیں کہ ۱۹۱۹/ عیسوی میں حضرت زید کی کتاب مجموع فقہی طبع ہوئی اوراطالیا کے بادشاہ عمانویل کو پیش کی گئی۔

(۲) کتاب مدح القلۃ وذمّ الکثرۃ ۔

(۳) مجموع حدیثی۔

تفسیر غریب القرآن یہ بہت عمدہ تفسیر ہے جو حضرت زید کے نام منسوب ہے اس کے دو بڑے خطی نسخے برلین کے کتب خانہ میں پائے گئے ہیں لائبری میں انکا نمبر ۱۰۲۳۷۔ ہے

(۵) کتاب اثبات وصیہ۔

(۶) کتاب قرآتہ خاصہ۔

(۷) کتاب قرأت جدہ علی بن ابیطالبؑ۔ یہ بھی برلین کی لائبری میں موجود ہے اسکا نمبر ۱۰۲۲۴۔ ہے

(۸) کتاب مناسک حج ۔اس کتاب کواستاد الاکبر حضرت علامہ سید محمد علی ھبۃ الدین شہرستانی نے مطبعۃ فرات بغداد سے ۱۳۴۲/ ھجری میں شائع کروایا مقدمہ کے ساتھ اس کی چودہ جلدیں تھیں اور مقدمہ کے بغیر دس جلد پر مشتمل ہے۔اس میں فقہ کے مندرجہ ابواب ہیں۔ باب فی الاحرام ۔باب فی تلبیہ۔ باب فیما یکرہ من قتل الدواب ۔ مایکرہ من الطیب والدھن للمحرم۔ باب کراھۃ اکل الصید ۔باب مایکرہ من لیس الشباب ۔باب المتمتع وقطع التلبیہ ۔دخول مسجد الحرام ۔الدعا عند استلام الحجر۔ مقام ابراھیم ۔الصعود علی الصفاء والمروہ ۔الدعا عند السعی ۔الحل من العمرہ ۔تحریم الصید حال الاحرام ۔ جزاء الفداء الرواح الی منی۔ الذھاب الی عرفات۔ الافاضۃ الی المزدلفۃ ۔الرجوع الی منیٰ ۔القول عند ذبح الاضحیہ۔ زیارت البیت الحرام ۔من لایجد ھدیا ۔رمی الجمار ۔النفر من منی ۔التکبیر ایام التشریق ۔الوداع ۔ ماتصنع النساء فی الحج۔ کراھیۃ اخذ الشعر اذادخل شوال ۔کتاب صفوہ بروکمان کہتا ہے یہ وہ واحد کتاب ہے جو ہم تک پہنچی ہے اس میں حضرت زید کی اراء وافکار کا ذکر ہے اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی

وجوہات کاذکر ہے۔ یہ کتاب بھی بریطانیہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔وہاں پر اسکا نمبر ۱۲۰۳/ ہے۔کتاب مدخل الی القرآن۔

کتاب نزول القرآن علی سبعۃ احرف تحقیق سید حکیم۔

کتاب شعرہ۔

کتاب مجموع من کتبہ وکلامہ۔

کتاب ادعیہ زید بن علی علیہ السلام۔

کتاب مناظرہ اہل شام۔

رسالہ زید الی علماء الامۃ۔

رسالہ المدنیہ۔

کتاب الرد علی المرجئۃ۔

کتاب الرد علی المجبر ۃ۔

رسالہ ردہ علی خالد بن صفوان۔

ردہ علی واصل بن عطاء۔

کتاب تثبیت الامامۃ۔

کتاب رسالہ حقوق اللہ علی الخلق۔یہ رسالہ بھی خطی حالت میں فاتیکان ثالث کی لائبریری میں ۱۰۲۷/ پر موجود ہے

سید محمد رضا حسینی جلال کی تحقیق کے مطابق اس کتاب کا کچھ حصہ علوم حدیث نامی رسالہ میں ۱۴۲۰/ ہجری میں شائع ہوا۔

اخبار زید یہ بھی برلین کی لائبری میں موجود ہے اسکا نمبر ۱۰۳۶۰/ ہے(۱)

---

(۱) شہید زید علامہ سید عبدرزاق مقرم۔

حیاۃ شہید خالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

شخصیت وقیام زید علامہ سید ابوفاضل رضوی اردکانی۔

کتب اربعہ میں آپ سے نقل شدہ روایات

اسم کتاب	جلد	حدیث
کافی	۳	٤
کافی	۳	٦
کافی	٦	۱۰
کافی	٦	٥
تہذیب	۱	۲٤۸
تہذیب	۲	٥۷۸
تہذیب	٦	۲۰۷
تہذیب	٦	۳۲۱
تہذیب	۱	۷۹۲
تہذیب	٦	۳۲٦
تہذیب	۸	۸٤۹
استبصار	۱	۳٤۷
استبصار	۱	۷۸۰
استبصار	۱	٦٤
استبصار	۳	۷۱۲
استبصار	۳	۱٤٥۷
استبصار	۳	۸۰٤
استبصار	۸	۱۳٦
استبصار	۸	٦۷۹
استبصار	۸	۸٥۲
استبصار	۸	۹٥٤

استبصار	١	٩٧٦
استبصار	١	٩٧٧
استبصار	١	٤٩٤
استبصار	١	١٠٨٥
استبصار	١	٥٧١
استبصار	١	٧١٨
استبصار	١	١٥١٧
استبصار	٢	١١١٩
استبصار	٢	١٤٤٩
استبصار	١	١٤٣٢
استبصار	٣	١٠٨
استبصار	٣	١١٩
استبصار	٣	٤٤٩
استبصار	٤	١٠٧
استبصار	٩	٢٠١
استبصار	٩	٤٥١
استبصار	١٠	٦٩٨
استبصار	٤	٩٨٧
استبصار	٤	٧٩٨
استبصار	٤	١٠٩٢
من لايحضر	٣	١٧٤٠
من لايحضر	٤	٧٥٣
استبصار	٣	١٣٠٩

استبصار	٣	٧١٢
استبصار	٣	١٤٧٥
استبصار	٣	٨٠٤
استبصار	٨	١٣٦
استبصار	٨	٦٧٩
استبصار	٨	٨٥٢
استبصار	٨	٩٥٤
استبصار	٤	١٠٠٤
استبصار	١	١٣٤١
استبصار	١	٧٥٨
استبصار	١	١٠٩٩
استبصار	٣	٢١٥
استبصار	١٠	٥٨٥
من لا يحضر	١	٦٤٨
من لايحضر	٤	٤١٧
	٣	١٣٦٩

وہ روایات جو آپ نے امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کی ہیں

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انّ نبی صلی الله علیه واله وسلم قال ان الله یحب الحی الحلیم، العفیف المتعفف ویبغض البذیء الفاحش الملح الملحف ۔(۱)

حضرت زید سند کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ حلیم اور پاک دامن شخص سے محبت کرتا ہے بدکار بداخلاق اور مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انّ رسول الله قال لاصحابه :ادیموا ذکر هادم اللذات۰

قالوا یارسول الله وماهادم اللذات؟

قال الموت فانه من اکثر ذکر الموت سلی عن الشهوات ومن سلی عن الشهوات هانت علیه المصیبات ،ومن هانت علیه المصیبات سارع فی الخیرات ۔(۲)

---

(۱) مسند زید صفحہ ۳۸۸۔

(۲) مسند زید صفحہ ۳۸۹۔حیاۃ الشہید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی صفحہ ۱۰۶۔

رسول خدا صلی علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہروقت لذت ختم کرنے والے کو یاد رکھو
اصحاب نے عرض کی یارسول اللہؐ لذت کو ختم کرنے والا کون ہے؟
رسول خداؐ نے فرمایا وہ موت ہے۔جس شخص نے کثرت سے موت کو یاد کیا۔وہ شھوات سے دور ہوا جو شھوات سے باز رہا اس پر مصیبتوں کا غلبہ ہوا۔جس پر مصیبتیں غالب ہوئیں اس نے نیکیوں کی طرف جلدی کی۔

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انّ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال لاتد خلوا الجنة حتی تومنوا،ولاتومنوا حتی تحابوا الا ادلکم علی شیء اذافعلتموه تحاببتم؟

قالوا:بلی یارسول الله

قال :افشواالسلام بینکم،وتواصلواوتباذلوا۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔ جب تک ایمان نہ لاؤ اس وقت تک تم مومن نہیں ہوسکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو آگاہ رہو کیا میں تمھیں ایک ایسی چیز کی طرف رہنمائی کروں جب تم اسے بجالاؤ گے تو آپس میں محبت اور بھائی چارہ قائم کروگے؟ اصحاب نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہؐ ارشاد فرمائیں ۔آپ نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے پر سلام کرو صلح رحمی کرو اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرو۔

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انّ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال لاصحابه:انّ اقربکم منی غداًواوجبکم علی شفاعة اصدقکم لساناً،واداکم لامانته واحسنکم خلفاً،واقربکم من الناس(۲)

(۱) مسند زید صفحہ ۳۹۰۔

(۲) مسند زید ص ۳۹۰۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کل قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا۔ اور سب سے زیادہ مجھ پر شفاعت کا حق دار وہ ہوگا جو تم میں سے سب زیادہ سچا۔ امانت دار۔ بااخلاق اور لوگوں سے قربت رکھنے والا ہوگا۔

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال انّ افضلکم ایماناً واحسنکم اخلاقاً الموطئون اکنافاً الواصلون لارحامهم ،الباذلون لمعروفهم الکافون لاذاهم العافون بعد قدرة۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے افضل ایمان والے اور احسن اخلاق والے وہ ہیں جو صلح رحمی کرتے ہیں نیک کاموں کیلئے خرچ کرتے ہیں اور لوگوں کو اذیت پہنچانے سے باز رہتے ہیں لوگوں پر قدرت رکھنے کے باوجود انکی خطاء معاف کر دیتے ہیں۔

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انه قال :من تکرمة الرجل لا خیه ان یقبل بره وتحفته، وان یتحفه بما عنده ولا یتکلف له ۔

مولائنات فرماتے ہیں کہ انسان کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کے احسان اور تحفہ کو قبول کرے۔ اور اس سے وہی لے جو اس کے پاس ہے اسے تکلف میں نہ ڈالے

روی زید عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام قال :لئن اخرج الی سوقکم فاشتری صاعاًمن طعام وذراعاً من لحم ،ثم ادعونفراًمن اخوانی احب الیّ من ان اعتق رقبةً

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بازار سے کھانا اور گوشت خرید کر لاوں پھر اپنے بھائیوں کو کھانے کی دعوت دوں مجھے یہ کام غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(۱)

روی زید بسنده عن جده امیر المومنین علیه السلام انه قال :لایتبع المیت بعد موته شیء من عمل الا الصدقة الجاریة ،فانها تکتب له بعد وفاته ۔(۲)

---

(۱) مسند زید ص ۳۹۳)

(۲) مسند زید ص ۳۷۸۔ حیاۃ شهید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں انسان کے مرنے کے بعد کوئی عمل اس تک نہیں پہنچتا مگر صدقہ جاری۔ صدقہ جاری وہ ہے جو انسان کی حیات اور موت کے بعد بھی نفع پہنچاتا رہتا ہے

روی زید بسنده عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انه قال :بایعنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وکنا نبایعه علی السمع والطاعة فی المکره والمنشط، وفی الیسر والعسر، وفی الاثرة علینا، وان نقیم السنتنا بالعدل،ولا تاخذنا فی الله لومة لائم،فلما کثر الاسلام قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لعلی الحق فیهما، وان تمنعوا رسول الله صلی علیه واله وسلم وذریته مما تمنعون منه انفسکم وذراریکم، قال فوضعتها والله علی رقاب القوم فوفی بها من وفی وهلك من هلك(۱)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہم نے رسول اللہؐ کی بیعت کی جب ہم بیعت کر رہے تھے تو بیعت کرتے وقت یہ کہا کہ تنگ دستی خوشحالی مشکلات اور آسانی میں جنگ او امن میں ہر حال ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔

جب اسلام کثرت سے پھیل گیا تو رسول خداؐ نے امیر المومنینؑ کے بارے میں فرمایا تم لوگ رسول اللہؐ اور اسکی ذریت تک حق کو پہنچنے سے مانع نہیں ہوگے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم میں نے اس وصیت کو قوم تک پہنچا دیا ہے جو بھی میری اہلبیت کیساتھ وفا کرے گا وہ کامیاب ہوا۔ جس نے انھیں اذیت پہنچائی وہ ہلاک ہوا۔

روی زید بسند عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انه قال :بر الوالدین وصلة الرحم واصطناع المعروف زیادة فی الرزق وعمارة فی الدنیا واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الاخرة ۔(۲)

---

(۱) مسند زید ص۔۴۰۳-۴۰۳۔(۲) مسند زید ص۴۱۰۔ حیاۃ شھید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں والدین سے نیکی کرنا عزیز اقارب سے صلح رحمی کرنا اور اچھے کاموں کا حکم دینا۔ یہ کام رزق میں اضافہ کا سبب اور طول عمر کا باعث بنتا ہے جو دنیا میں اہل معروف ہے وہ ہی آخرت میں بھی اہل معروف ہیں۔

(۱۳)روی زید بسنده عن جده الامام امير المومنين عليه السلام قال :لما ثقل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في مرضه والبيت غاص بمن فيه قال :ادعوالى الحسن والحسين ،فدعوتهما، فجعل يلثمهما حتى غشى عليه فجعل على ير فعهما عن وجه رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ففتح عينيه فقال دعهما يتمتعان منى واتمتع منهما فانه سيصيبهما بعدى اثرة ثم قال ايها الناس انى خلفت فيكم كتاب الله تعالى وسنتى وعترتى اهل بيتى، فالمضيع لكتاب الله كالمضيع لسنتى كالمضيع لعترتى ،اما انّ ذلك لن يفترقا حتى القاه على الحو۔(١)

امیر المومنین علیہ السلام فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شدید مریض ہوئے۔ اور آپ کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا آپ نے فرمایا حسن اور حسین کو میرے پاس بلاو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو بلایا گیا تو آپ نے انکو سینے سے لگایا اور پیار کیا یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی ۔مولا کائنات آئے اور شہزادوں کو رسول خدا سے جدا کیا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا یا علی ان کو چھوڑ دو میں تھوڑی ہی دیر آپ کے درمیان ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد ان دونوں پر کیا کیا مصیبتیں آنے والی ہیں۔ پھر فرمایا اے لوگو میں تمھارے درمیان کتاب اللہ سنت اور اہلبیت کو چھوڑ کے جا رہا ہوں۔

پس کتاب اللہ کو ضائع کرنے والا میری سنت کو ضائع کرنے والا ہے اور میری سنت کو ضائع

(۱) مسند زید ص ۴۰۴ ۔حیاۃ شہید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

کرنے والا میری عترت کوضائع کرنے والا ہے۔

یہ دونوں قرآن اور اہلبیت آپس میں جدانہیں ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔

روی زید بسنده عن جده الامام علی علیه السلام انّ النبی صلی الله علیه واله وسلم قال له انت اخی ووزیری وخیر من اخلفه بعدی، بحبك یعرف المومنون ،وببغضك یعرف المنافقون من احبك من امتی فقد بری من النفاق، ومن ابغضك لقی الله عزّوجل منافقاً -(۱)

رسول خداصلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔اے علی تو میرا بھائی ہے میراوزیر ہے اور میرے بعد بہترین خلیفہ ہے آپ کی محبت سے مومنین کی پہچان ہوگی۔ اورآپ کی دشمنی سے منافقین کی پہچان ہوگی۔

میری امت میں سے جس نے آپ سے محبت کی وہ نفاق سے دور ہوا۔اور جس نے آپ سے بغض کیاوہ اللہ تبارے وتعالیٰ سے منافق کی صورت میں ملاقات کرے گا۔

روی زید عن جده الامام امیر المومنین علیه السلام انّ رجلاًجاء الی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ،فقال له:یا رسول الله ،من احق الناس منی بحسن الصحبةوالبر؟

قال امك

قال ثم من؟.

قال امك

قال ثم من ؟

قال امك

---

(۱) مسندزیدص ۴۰۵ حیاۃ شھید الخالدزیدبن علی علامہ باقرشریف قرشی۔

قال ثم من ؟

قال ابوك

قال ثم من

قال اقاربك ادناك ادناك۔(۱)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ کون حق رکھتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا برتاو اور نیکی کروں۔

رسول خداؐ نے فرمایا تمھاری ماں ہے۔

اس شخص نے کہا اس کے بعد کس کا حق ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا تمھاری ماں ہے۔

اس شخص نے کہا اس کے بعد کس کا حق ہے۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا تمھاری ماں ہے۔

اس نے پھر عرض کی اس کے بعد کس کا حق ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا تمھارے باپ کا ہے۔

وہ شخص کہتا ہے یا رسول اللہ اس کے بعد کس کا حق ہے۔

رسول خداؐ نے فرمایا تیرے عزیز واقارب کا ہے،

روی زید عن جده الامام امیر الموٴمنین علیه السلام انه قال : اوّل ما تغلبون علیه الامر بالمعروف والنهی عن المنکر بایدیکم، ثم بالسنتکم، ثم بقلوبکم، فاذا لم ینکر القلب المنکر ویعرف نکس فجعل اعلاه اسفله ۔(۲)

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں امر بالمعروف کا حکم دو اور برے کاموں کو ہاتھوں سے روکو

---

(۱) مسند زید ص ۴۲۵ ۔حیاۃ شهید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

(۲) مسند زید ص ۴۱۹ ۔حیاۃ شهید الخالد زید بن علی علامہ باقر شریف قرشی۔

اس کے بعد زبان سے نیکیوں کا حکم دو اور برائیوں سے منع کرو۔ اس کے بعد دل سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرو۔

آپ کی شخصیت اور اخلاق

تمام علمی اجتماعی سیاسی اور تجربہ کار شخصیات میں سے ھاشمی گھرانہ اپنے علم وفضل اور زھد وتقویٰ کی وجہ سے ممتاز ترین گھرانہ ہے جو کہ اخلاق عالیہ اور بلند صفات کا سرچشمہ ہے
یہ گھرانہ ایسی صفات کا حامل ہے جو ہر خاص وعام میں نہیں پائی جاتیں آئمہ اطہار کے علاوہ اس خاندان کی وہ شخصیات جو صاحب فضیلت ہیں ان میں حضرت زید کا شمار ہوتا ہے۔ تقویٰ پرہیزگاری اور تفکر فی الدین۔ یہ ساری چیزیں حضرت زید نے اپنے اباؤ اجداد سے ورثہ میں پائیں۔

حضرت زید غریبوں اور مسکینوں میں مال ودولت تقسیم کرنے میں اپنے باپ کی طرح مشہور ومعروف تھے اور آپ حلیف القرآن کے لقب سے مشہور تھے۔ جس طرح آپ کے باپ بھی زین العابدینؑ اور سجاد کے لقب سے معروف تھے۔ ظاہراً اور باطناً آپ کا تقویٰ اخلاص الٰہی کے لیے تھا۔

کتاب مقاتل الطالبین میں محمد بن فرات کوفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن علی کو دیکھا جبکہ آپ کی پیشانی پر سجدوں کے نشان تھے۔

تفسیر الفرات الکوفی میں بابکی سے روایت ہے۔ کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر میں حضرت زید بن علی کیساتھ تھا۔ حضرت زید نے نماز فریضہ کو پڑھا۔ فریضہ نماز ادا کرنے کے بعد آپ نوافل میں مشغول ہوجاتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا فریضہ نماز کا وقت آجاتا تھا۔ اور تمام رات نوافل خدا اور تسبیح وتحلیل میں مشغول رہتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ جب میں آدھی رات کے بعد انکی طرف متوجہ ہوا۔ تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کر رہے تھے۔

الهیٰ عذاب الدنیا ایسر من عذاب الاخرۃ۔

وہ فرمارہے تھے۔اے میرے پروردگار دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ترین ہے پھر میں اٹھ کر ان کے پاس آگیا۔اور عرض کی اے فرزند رسول آپ نے رات بھر عبادت میں گزاری اور روتے رہے۔میں نے آج تک کسی کو خدا کی بارگاہ میں اتنی آہ وزاری کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔آپ نے فرمایا وائے ہو تم پر اے بابکی رات کو جب سجدے میں تھا تو میں نے دیکھا میرے سامنے سے پردے ہٹادیئے گئے میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنھوں نے ایسے لباس پہنے ہوئے تھے کہ ایسا لباس کسی نے بھی نہیں دیکھا ہوگا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے گھیر لیا۔پس ان میں سے جو بزرگ تھا جس سے وہ بات سن رہے تھے اس نے کہا ۔**اھوذلك** ۔کیا وہ یہی ہے۔**قالو نعم** ۔انہوں نے جواب دیا۔جی ہاں پھر اس بزرگ نے کہا۔اے زید میں آپکو بشارت دیتا ہوں آپ اللہ کی راہ میں شھید ہونگے۔آپکو سولی پر لٹکایا جائے گا اور آگ میں جلایا جائے گا اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آپ کو آگ مس نہیں کرے۔پھر میں متوجہ ہوا اور رونا شروع کیا۔اللہ کی قسم اے بابکی میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے بار بار آگ میں جلایا جائے لیکن خدا کی قسم اس امت کی اصلاح کے لیے میں ضرور امر بالمعروف کرونگا۔

کتاب مقاتل طالبین میں روایت ہے۔حضرت زید بن علیؑ جب بھی ذکر الھی سنتے تو ان پر غش طاری ہوجاتا یہاں تک کہ لوگ کہتے کہ انکی روح پرواز کرگئی ہے۔ اب وہ دنیا میں واپس نہیں آئیں گے۔

آپ کا مناظرہ

حضرت زید کے مختلف ادیان کے علماء اور بعض اسلامی مذاھب کے علماء سے بہت سارے مناظرے ہوئے جن میں سے ایک نصاریٰ کے علماء سے مناظرہ ہوا جس کا یہاں پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ہشام بن عبدالملک کے دربار میں ایک راھب جو نصاریٰ کا عالم تھا نے آپ سے ملاقات کی اور مناظرہ کیا۔

حضرت زید : کیا تو اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ انسان مجسم ہیں اور وہ پیدا ہوئے پلے بڑھے اور پھر اللہ کی طرف چلے گئے۔

راھب : وہ اللہ کے بیٹے تھے۔

حضرت زید: میرا سوال یہ نہیں ہے بلکہ میں نے تم سے عیسیٰ کے بارے پوچھا ہے۔کیا ان کو انکی والدہ مریم نے جنم نہیں دیا؟

راھب : جی ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔

حضرت زید: پھر کس نے اس حد سے تجاوز کیا ہے یہاں تک کہ تم نے بھی گمان کیا کہ وہ رب اور الہٰ ہے۔؟

راھب : کسی نے بھی نہیں ایسا کیا بلکہ ان کے افعال سے پتہ چلتا ہے کہ وہ رب ہے۔

حضرت زید:تم نے ان کے کون کون سے افعال سے سمجھا کہ وہ رب ہے۔

راھب : ان کے ان افعال سے مثلاً مردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا۔اور بیماروں کو شفاء دینا۔

حضرت زید: یہ ساری چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی آیات ہیں اور اس کے وجود پر دلالت کرتی ہیں یہ تمام چیزیں اللہ تبارے وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو عطا فرمائی ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا یہ ساری چیزیں محدث سے ظاہر ہوئیں اور یہ مخلوق کی صفت ہے بلکہ تو تو یہ بھی نہیں جانتا کہ یہ تمام چیزیں جو حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئیں ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔تو یہ بھی نہیں جانتا کہ حضرت عیسیٰ غائب ہیں یا زمین میں ہیں۔یہاں تک کہ وہ بعد میں ظہور فرمائیں گے۔

اس کلام کے بعد راھب جواب دینے سے عاجز ہوا اور حضرت زید کے ہاتھ پے کلمہ پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الاّ اللہ وان محمد رسول اللہ واشھد ان عیسیٰ کلمة اللہ ۔اور مسلمان ہو گیا

حضرت عیسیٰ مریم کے بیٹے اور اللہ تبارے وتعالیٰ کی مخلوق اور بندے ہیں (۱)

---

(۱) علامہ باقر شریف قرشی صفحہ ۱۲۳۔۱۲۲)

آپ کی مواعظ حسنہ

آپ نے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کی عقلوں کو جلاء بخشی اور ان سے جہالت کے اندھیروں کو دور کیا آپ کے بعض مواعظ کا یہاں پر ذکر کیا جاتا ہے۔

جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا وہ زندہ ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ملتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو شہید صدیق لکھا ہے بے شک اللہ تعالیٰ تم کو عظیم کامیابی اور ہمیشہ رہنے والی نعمات کی طرف دعوت دیتا ہے۔

جس نے اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں فروخت کیا اس نے عظیم کامیابی حاصل کی۔

اللہ کیلئے تقوی اختیار کرنا متقین کا نصیبا ہے متقین اللہ کی معصیت سے دوری اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال کا بھی محاسبہ کرتے ہیں۔

تحقیق متقین کی بعثت اللہ کی اطاعت پے ہے زیادہ دیر قیام کی وجہ سے ان کے بدن کمزور ہوتے ہیں ذکر الٰہی اور مناجات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ تنگ دستی اور خوش حالی میں اس کی حمد بجالاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے نیک اعمال کئے اور برے اعمال سے اپنے نفسوں کو محفوظ رکھا۔

آپ کی نصائح

اے فرزند آدم اللہ نے تم پر اپنی اطاعت فرض کی ہے اور رزق کو تمھارا مقسوم بنایا ہے پس تو اس کی طلب میں ہے جو تیرا مقدر ہے اور اس کو ضائع کرتا ہے جو تیرے اوپر فرض ہے۔

اے فرزند آدم تیری سلامتی اسی میں ہے کہ تو دنیا میں گمراہی سے دور رہے تیری کلام رضا الٰہی کیلئے ہو اور اپنے آپکو حساب کیلئے ہر وقت تیار رکھ تو اپنے نفس کو اس چیز کی اجازت نہ دے جو تیرے لیے نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو خالق اکبر سے ڈراتا ہے اور نفس کو اپنے رب کیلئے مخلص بنا پھر اس وقت تو اللہ کا بندہ اور اسکا ولی ہے اور اہل جنت میں سے ہو۔

آپ کے اقوال زریں

قال علیـه السلام فی صفة الجاهـل: فیـه ثمان خصال اولها الغضب من شیء، والعطاء، بغیر حق، واتعاب البدن فی الباطل ،وقلة معرفة الرجل لصدیقه من عدوه ووضع الشیء فی غیر موضعه واهلـه ،وثقته بکل من لم یجربه وکثرة الکلام بغیر نفع ،وحسن ظنه بمن لا عقل له ولا وفاء

آپ نے جاہل کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں آٹھ خصلتیں ہیں

(۱) بلاوجہ غضب ناک ہونا۔

(۲) بغیر حق کے عطاء کرنا۔

(۳) باطل کیلئے اپنے بدن کو تھکانا۔

(۴) دوست اور دشمن کی تمیز نہ رکھنا۔

(۵) کسی شی کو اس کے مناسب مقام پر نہ رکھنا۔

(۶) بغیر جانے ہر ایک کی تصدیق کرنا۔

(۷) بے فائدہ زیادہ کلام کرنا۔

(۸) بے عقل اور بے وفا پر حسن ظن رکھنا۔

قال علیه السلا من واقع المعصیة اتکالاً علی التوبه لم یوفقه الله تعالی لها -(۱)

جس نے توبہ پر تکیہ کرتے ہوئے گناہ کیا اللہ تبارک وتعالی اسکو توبہ کی توفیق نہیں دے گا۔

براء ته من القدریة والمرجئة قال زید أ برأ من القدریة الذین حملوا ذنوبهم علی الله عز وجل ومن المرجئة الذین أطمعوا الفساق فی عفو الله تعالی - (۲)

(۱) من مجموع اخبار زید ورسائلہ ۳۸۷۔

(۲) مسند زید صفحہ ۸۲۔

میں قدریہ سے برأت اختیار کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گناہ کو خداوند کریم پر تھوپ دیا ہے۔اور میں مرجئہ سے بھی برأت اختیار کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے فاسق لوگوں کی پشت پناہی کی ہے۔قدریہ اور مرجئہ دونوں گمراہ ہیں۔

قدریہ کہتے ہیں جو بھی گناہ ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے انسان غیر مسئول ہے۔

مرجیہ وہ ہیں جو گناہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو گناہ اور برائیوں کو بجالاتے ہیں اللہ انکو معاف کریگا۔

عزّاہ شخص بوفاۃ ولد لہ فأ جابہ فانا اموات آباء وأموات أبناء، فواعجبا من میّت یعزّی میّتاً عن میّت۔

ایک شخص نے دوسرے شخص کے بیٹے کی موت پر اسکو تعزیت کی تو آپ نے فرمایا آباء کی موت بیٹوں کی موت ہے تعجب ہے ایک میت دوسرے میت کو میت کی تعزیت پیش کررہی ہے۔

حضرت زید بن علی کی شان میں علماء کرام کی مدح سرائی

(۱) علامہ سید محسن امین اپنی کتاب اعیان شیعہ میں حضرت زید بن علی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ہمارے جدّ بزرگ وار ہیں۔ ہمارا سلسلہ نسب ان کے بیٹے حضرت حسین ذوالدمعہ تک پہنچتا ہے۔

خلاصۂ یہ ہے آپ اپنے زمانے کے عالم عابد زاھد عارف اور جامع صفات کے مالک تھے۔

آپ وہ واحد فرد ہیں جس نے رسول اور آل رسول کے دشمن جاہلیت اور اسلام میں بنی ھاشم کے دشمن خبیث حکمرانوں کے غرور کو توڑ ڈالا۔

علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ بلند مقام و مرتبہ اور صاحب فضیلت شخصیت تھے۔

(۲) علامہ طبری کہتا ہے کہ حضرت زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ افضل تھے۔

آپ نے اپنے دادا امام حسین علیہ السلام کے خون کے انتقام کیلئے تلوار بلند کی۔

(۳) علامہ مامقانی اپنی کتاب تنقیح المقال میں کہتے ہیں۔ حضرت زید ثقہ ہیں اور ان کی اخبار صحیح ہیں۔

(۴) علامہ حسین نوری اپنی کتاب مستدرک میں کہتے کہ ہمارے نزدیک حضرت زید جلیل القدر عظیم الشان اور بڑی منزلت والے ہیں۔

(۵) علامہ سید ابو القاسم خوئی نے اپنی کتاب معجم الرجال میں حضرت زید کی مدح میں بہت ساری روایات لکھی ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت زید نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیلئے خروج کیا تھا۔

(۶) علامہ عبداللہ آفندی اپنی کتاب ریاض العلماء میں لکھتے ہیں۔

كان زيد سيداً كبيراً عظيماً فی اهله وعند شيعة ابيه۔

حضرت زید اپنے خاندان عصمت میں بزرگ ترین سردار اور باعظمت شخصیت تھے۔
اپنے والد کے شیعوں کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند تھا اور آپکی فضیلت میں بہت ساری روایات ہیں۔

(۷) علامہ شیخ عبدنبی کاظمی تکملۃ الرجال میں کہتے ہیں کہ حضرت زید کی عظمت وجلالت سخاوت وزھد وتقوی اور فضیلت پر علماء اسلام کا اتفاق ہے۔

(۸) علامہ شیخ بہائی اپنے رسالہ اثبات وجود صاحب الزمان میں لکھتے ہیں

۔انا معاشر الامامیة لا نقول فی زید الا خیرًا وکان جعفر صادق یقول کثیرًا کثیرًا مایقول (رحم الله عمّی زید)

ہم امامیہ حضرت زید کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہتے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر مقامات پر فرماتے تھے اللہ میرے چچا زید پر رحمت نازل فرمائے۔

الشهید الاول فی القواعد فی قاعدة وجوب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال ۔کان خروج زید بن علی علیه السلام باذن الامام علیه السلام

(۹) شہید اوّل محمد بن جمال الدین مکّی عاملی اپنی کتاب قواعد میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے قاعدہ وجوب کی بحث میں لکھتے ہیں۔کہ حضرت زید بن علی کا خروج امام کے اذن سے تھا

(۱۰) قال شیخ الطوسی زید بن علی هذا هو المجاهد المعروف الذی تنسب الیه زیدیه ۰ اخو الامام الباقرؑ وجلالة قدره اشهر من یعرف ۰ وقد الفت مولفات فی حیاته

شیخ طوسی علیہ رحمہ کہتے ہیں زید بن علی علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام کے بھائی ہیں آپ جلیل القدر اور معروف مجاہد تھے آپ نے اپنی زندگی میں بہت ساری تالیفات کی ہیں۔

(۱۱) قال حر عاملی

علامہ حر عاملی رجال الوسائل میں لکھتے ہیں کہ حضرت زید امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد اپنے بھائیوں میں زیادہ فضیلت کے مالک تھے آپ عابدو زاھد فقیہہ وسخی اور شجاع ترین انسان تھے آپ نے امر بالمعروف نہی عن المنکر اور امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لینے کیلئے تلوار کو بلند کیا ۔احادیث کی کتابوں میں کثرت سے آپ کی مدح کی گئی ہے۔

(۱۲) مرحوم سید علی خان شیرازی فی ریاض السالکین : کان زید بن علیؑ جم الفضائل عظیم المناقب وکان یقال له حلیف القرآن

مرحوم سید علی خان شیزازی اپنی کتاب ریاض الساکین میں لکھتے ہیں۔

حضرت زید بن علی بہت زیادہ فضائل ومناقب رکھتے تھے۔آپ کو حلیف القرآن بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۳) علامہ شیخ مفید علیہ رحمہ اپنی کتاب ارشاد میں کہتے ہیں

زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام امام محمد باقرؑ کے بعد اپنے بھائیوں میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے سب سے زیادہ صاحب فضیلت تھے آپ بہت بڑے عابد زاہد عارف شجاع فقیہہ اور بہت زیادہ سخی تھے انسان تھے۔آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دیا اور اپنے دادا سید الشھداء کے خون کا بدلا لینے کیلئے تلوار اٹھائی۔

یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ آپ کی امامت کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان لوگوں کے اعتقاد کا سبب یہ تھا کہ آپ نے تلوار کے ذریعے سے دعوت دی۔ان لوگوں نے گمان کیا کہ شاید وہ سب کچھ اپنے لئے کر رہے ہیں۔حالانکہ وہ ایسا نہیں چاہتے تھے بلکہ آپ نے لوگوں کو آل محمد کی رضا کیلئے جہاد کی دعوت دی اور آپ کو یہ بھی معرفت تھی کہ امامت کا حق میرے بھائی کے بعد ان کے بیٹے حضرت جعفر صادقؑ کیلئے ہے وفات کے وقت آپکی وصیت امام جعفر صادقؑ کی طرف تھی۔

(۱۴) علامہ خزاز قمی اپنی کتاب کفایۃ الاثر میں کہتے ہیں۔

حضرت زید بن علی ہر خاص وعام کیلئے ڈھارس تھے۔آپ کا خروج اپنے بھائی کے بیٹے کی مخالفت میں نہیں تھا بلکہ آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے خروج کیا تھا اور لوگوں نے اسکو

مخالفت سمجھا۔ کیونکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن علی نے خروج کیا اور حضرت جعفر بن محمد نے خروج نہ کیا اس سے بعض شیعہ نے گمان کیا کہ زید بن علی نے جعفر بن محمد کی مخالفت کی ہے۔ **امّا جعفروزید فما کان بینهما خلاف ۔**

حالانکہ حضرت زید اور جعفرؑ کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔

(۱۵) علامہ مجلسی علیہ رحمہ اپنی کتاب مراۃ العقول میں کہتے ہیں

حضرت زید نے امامت کا دعویٰ نہیں کیا ۔ بلکہ وہ حضرت محمد باقر اور حضرت جعفر صادق کی امامت پر اعتقاد رکھتے تھے ۔انہوں نے صرف اورصرف خون حسینؑ کے انتقام اور امر بالمروف ونہی عن المنکر کیلیئے خروج کیا تھا۔آپ نے آل محمد کی رضا کیلیئے لوگوں کو دعوت دی اورعزم رکھتے تھے کہ اگر وہ اس جہاد میں کامیاب ہوگئے تو اس امر کو اپنے سے افضل اور اپنے سے اعلم کے سپرد کردینگے ۔اور ہمارے اکثر علماء نے بھی یہی لکھا ہے۔

اس کے علاوہ میں نے انکی کلام میں کوئی اور چیز نہیں دیکھی **انه کان مأذوناً من قبل امام سرّا**۔ اور یہ بھی قول ہے کہ آپ کو امام کی طرف سے اجازت تھی۔

(۱۶) شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری شہید ثالث

فرماتے ہیں یہ بات مسلم ہے کہ حضرت زید بن علی نے کبھی بھی اپنے لئے امامت کا دعویٰ نہیں کیا وہ اپنے بھائی کے فرزند حضرت جعفر صادق علیہ السلام کو خلافت وامامت کا حق دار سمجھتے تھے (۱)

---

(۱) زید شہید علامہ سید عبدرزاق مقرم۔ شخصیت وقیام زید سید ابوالفاضل اردگانی۔

آئمہ طاہرین کی نظر میں آپ کا مقام

(۱) وردعن امیرالمومنین علیه السلام ثمّ قال لمّ أخبرنی رسول الله (صلی الله علیه واله وسلم) بقتل الحسین بن علی (علیهما السلام) وصلب ابنه زید بن علی قلت: یا رسول الله اترضی أن یقتل ولدك؟

قال أرضی بحکم الله فی وفی ولدی۔(۱)

امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے۔کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کی خبر دی تو فرمایا اسکا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام زید بن علیؑ ہوگا اسکو سولی پہ چڑھایا جائے گا۔میں نے عرض کی یارسول اللہؐ آپ اپنے بیٹے کے قتل ہونے پر راضی ہیں تو آپ نے فرمایا میں اپنے بارے میں اور اپنے بیٹے (یعنی زید بن علی) کے بارے میں اللہ کے حکم پر راضی ہوں۔

(۲) وعن سدیر الصیرفی قال: کنت عند ابی جعفر (علیه السلام) فدخل زید بن علی فضرب ابوجعفر علی کتفه وقال هذا سید بنی هاشم فاذا دعاکم فاجیبوه واذا ستنصرکم فانصروه)(۳)

سدیر صیرفی کہتا ہے ایک مرتبہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اسی اثناء میں حضرت زید بن علی علیہ السلام تشریف لائے امام علیہ سلام نے آپ کے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا **۔ هذاسید بنی هاشم** ۔یہ بنی ہاشم کا سردار ہے۔پس جب بھی یہ تمھیں دعوت دے تو اس کے جواب میں لبیک کہو۔اور جب بھی یہ نصرت کیلیے بلائے تو ان کی مدد کرو۔

---

(۱) ابوالحسین زید الشھید ،مصنف محسن الامین۔

(۲) المناقب جلد۴ رص ۱۲۷۔ومعجم رجال الحدیث السید ابوالقاسم الموسوی ۸/ ۳۵۔۳۶۔زید بن علی الشیخ رافد تمیمی ص ر ۱۰۷۔زید بن علی،محمد رضا کاشف الغطاء

(۳) وبالاسناد الی یحی بن میمون المرفوع الی النبی (صلی الله علیه واله وسلم) قال: یصلب رجل من اهل بیتی بالکوفة عریان لاینظر احد عورته متعمداً الا عماه الله عزّ وجل یوم القیامة) (۱)

یحیٰ بن میمون سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میری اہلبیت میں سے ایک شخص کو کوفہ میں عریان جسد سولی پر چڑھایا جائے گا۔ جو بھی جان بوجھ کر اس کے عریان جسد مبارک کو دیکھا گا قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اندھا محشور کریگا۔

(٤) قال رسول الله (صلی الله علیه واله وسلم) یقتل رجل من اهل بیتی فیصلب لاتری الجنة عین رات عورته۔ (۲)

رسول اللہ نے فرمایا کہ میری اہلبیت میں سے ایک شخص کو قتل کے بعد سولی پر لٹکایا جائے گا۔ وہ آنکھ جنت نہیں دیکھے گی جس نے اس کے عریان جسد کی طرف دیکھا۔

(٥) عن حمزه بن عمران قال :دخلت علی الصادق علیه سلام فقال من این اقبلت من الکوفه فبکی حتی بلت دموعه لحیته فقالت له یابن رسول الله مالك اکثرت البکاء ؟فقال ذکرت عمی زیدًا وماصنع به فبکیت ۔هو حمزه بن عمران بن مسلم الجعفی کوفی من اصحاب الصادق علیه السلام(۳)

حمزہ بن عمران روایت کرتے ہیں کہ میں امامؑ صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہاں سے آرہے ہو میں نے عرض کی کوفہ سے آرہا ہوں یہ سنکر آپ نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگی تو میں نے عرض کیا

---

(۱) زید الشہید عبدالرزاق المقرم ۱۰/۱۱ البرھان الجلی فی ایمان زید بن علی ۔زید بن علی محمد رضا کاشف الغطاء۔

(۲) مقاتل طالبین، زید بن علی الشیخ رافد تمیمی، البرھان الجلی فی ایمان زید بن علی ۔

(۳) معجم رجال الحدیث ۲۷۵/۶ علامہ محمد رضا کاشف الغطاء زید بن علی۔

اے فرزند رسول آپ کا اس قدر گریہ کرنے کا کیا سبب ہے تو امامؑ نے فرمایا مجھے اپنے چچا زید کی مصیبت یاد آگئی جو کچھ ان کے ساتھ ہوا تھا۔

(٦) وعن الفضيل قال دخلت على ابى عبد الله بعد ماقتل زيد بن على عليه السلام فدخلت بيتاً فى جوف بيت فقال يا فضيل عمى زيد؟ فقلت نعم جعلت فداك فقال رحمه الله انه كان مؤمناً وكان عارفاً وكان عالماً وكان صدوقاً اما انه لو ظفر لوفا انه لو مالك عرف كيف يضعها؟(١)

فضیل روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت زید بن علی علیہ سلام کی شہادت کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ سلام کی خدمت میں حاضر ہوا امامؑ نے فرمایا اے فضیل میرے چچا زید شہید ہوگئے؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاوں ایسا ہی ہوا ہے امام نے فرمایا خدا ان پر رحم کرے وہ ایک مومن عارف عالم اور صدوق تھے اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو وہ خوب جانتے تھے کہ حکومت کا اہل کون ہے۔

(٧) رواية الكلينى عن سليمان بن خالد قال؛ قال لى ابو عبدالله عليه السلام كيف صنعتم بعمّى زيدًا؟

قلت انّهم كانوا يحرسونه فلما شفّ الناس اخذ نا جثّته فدفناه فى جرف على شاطى الفرات فلما اصبحوا جالت الخيل يطلبونه فوجدوه فاحرقوه فقال افلا اوقرتموه حديدًا والقيتموه فى الفرات صلى الله عليه ، ولعن الله قاتله۔(٢)

علامہ کلینی اپنی کتاب کافی میں روایت کرتے ہیں سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ سلام نے مجھے فرمایا تم لوگوں نے میرے چچا زید کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

---

(١) التھذیب ٢/٥٨٥۔ والکافی ج ٣۔ ورجال الحدیث ١٣/٤٩٠۔ بحار انوار ج ٤٦/١٧٨ ارشاد المفید ص ٢٨٦ ۔

(٢) الکافی ٨:١٦١ ح ١٦٤۔ بحار الانوار ٤٦/٢٠٥۔ الشیخ رافد تمیمی صفحہ ٤٣۔

میں نے عرض کیا سپاہی اس کے جسدِ اطہر کی نگرانی کر رہے تھے پس جب وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو ہم نے حضرت زید کے جسد مبارک کو وہاں سے اٹھالیا اور دریا فرات کے کنارے دفن کیا ۔جب حکومت کے سپاہیوں کو پتلا چلا تو انہوں نے کوفہ کی زمین کو چھان ڈالا۔ آخر کار ان کے جسد مبارک کو پالیا پھر جسد مبارک کو جلا دیا امامؑ نے فرمایا کہ تم نے ان کے پاوں کے ساتھ لوہا باندھ کر فرات میں کیوں نہ ڈال دیا۔ پھر فرمایا خداوند کریم میرے چچا زید پر رحم کرے اور اس کے قاتلوں پر لعنت کرے۔

(۸)روایة الکلینی عن الحسن بن علی الوشاء عمن ذکره عن ابی عبد الله علیه السلام قال انّ الله عزّ ذکره اذن فی هلاك بنی امیه بعد احراقهم زیدًا بسبعة ایام۔(۱)

علامہ کلینی اصول کافی میں لکھتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خداوند متعال اس (زید) کے ذکر کو عظمت بخشے اور بنوامیہ کو ھلاک کرے یہ ہی وجہ ہے حضرت زید کے جسد مبارک کو جلانے کے بعد بنوامیہ کی حکومت کا زوال شروع ہوگیا۔

(۹) روایة الکلینی عن ابی هاشم الجعفری قال:سألت الرضا علیه السلام عن المصلوب ، فقال امّا علمت انّ جدّی صلّی علی عمّه۔(۲)

علامہ کلینی اصول کافی میں ابوھاشم جعفری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ سلام سے مصلوب (زید) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں علم ہونا چاہیے کہ میرے جدّ بزرگ وار امام صادق علیہ سلام نے اپنے چچا حضرت زید پر درود وسلام بھیجا ہے۔

---

(۱) بحارالانوار جلد ۴۶ صفحہ ۲۰۵۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی۔

(۲) الکافی ۸: ۲۶۴ ح ۳۸۱ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۰۲۔
وسائل الشیعۃ جلد ۱۵ صفحہ ۰۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی۔

(۱۰) روایة الصدوق عن ابی عبدون عن ابیه قال لمّا حمل زید بن موسیٰ جعفر الی المامون وقدکان خرج بالبصرة واحرق دور ولد العبّاس ،وهب المامون جرمه لاخیه علی بن موسیٰ علیه السلام وقال له : یااباالحسن لان خرج اخوك وفعل مافعل ،لقد خرج قبله زید بن علی فقتل ،ولو لا مکانك منّی لقتلته ،فلیس ما اتاه بصغیر،فقال الرضا علیه السلام (یاامیر المومنین) لا تقس اخی زیدًا الی زید بن علی ، فانه کان من علماء أل محمد ، غضب لله عزّوجل فجاهد اعدئه حتی قتل فی سبیله ولقد حدّثنی ابی موسیٰ بن جعفر علیه السلام انه سمع اباه جعفر بن محمد بن علی علیه السلام یقول رحم الله عمّی زیدًا،انه دعاالی الرضامن أل محمدؐ ولو ظفر لوفی بما دعا الیه ،ولقد استشارنی فی خروجه فقلت یا عمّ ان رضیت ان تکون المقتول المصلوب بالکناسة فشانك فلّما ولّیٰ قال جعفر بن محمد ویل لمن سمع واعیه فلم یجبه فقال المامون یاابا الحسن الیس قدجاء فی من ادّعیٰ الامامة بغیر حقّها ماجاء؟ فقال الرضا علیه السلام انّ زید بن علی لم یدّع مالیس له بحق وانه کان اتّقیٰ الله من ذلك انه قال : ادعوکم الی الرضا من أل محمدصلی الله علیه واله و سلم وانما جاء ماجاء فی من یدّعی انّ الله تعالی نص علیه ثمّ یدعو الی غیر دین الله ویضل عن سبیله بغیر علی وکان زید والله ممّن خوطب بهذه الایة وجاهدوا فی الله حق جهاده هو اجتباکم

(۱) (سورة حج ۷۸)

(۱) عیون اخبار الرضا جلد۱: ۲۲۵۔ باب ۲۵ بحار الانوار جلد۴۶ صفحہ ۱۷۴۔ نور ثقلین جلد۳ ۔۔۔ ۵۲۲۔

علامہ شیخ صدوق علیہ رحمہ۔ اپنی کتاب عیون اخبار الرضا میں میں لکھتے ہیں۔
جب زید بن موسی بن جعفر کو مامون عباسی کے پاس لایا گیا۔ کیونکہ انھوں نے عباسی حکومت کے خلاف بصرہ میں خروج کیا تھا مامون عباسی کے پاس اسوقت امام رضا علیہ سلام بھی تشریف فرما تھے۔ اور امام کی عظمت کی وجہ سے مامون عباسی نے زید بن موسی کو معاف کر دیا اور ساتھ یہ بھی کہا اے ابوالحسن اگر اب آپ کے بھائی نے خروج کیا تو میں وہی کرونگا جو یہ کریگا جس طرح زید بن علی نے اس سے پہلے خروج کیا تھا۔ اور قتل کر دیئے گئے تھے۔ اگر میرے نزدیک آپ کا مقام و مرتبہ نہ ہوتا تو میں اسکو ضرور قتل کر دیتا۔ یہ سن کر امامؑ نے فرمایا **لاتقس اخی زیداً** ۔ تو میرے بھائی کا زید بن علی سے قیاس نہ کر کیونکہ وہ آل محمد کے علماء میں سے تھے وہ اللہ کیلئے غضب ناک ہوئے تھے اس کے دشمنوں سے جہاد کیا اور اسی کی راہ میں شہید ہو گئے تھے۔ پھر مامون نے کہا اے ابوالحسن کیا اس نے امامت کا دعویٰ نہیں کیا ؟
جب کہ وہ امامت کے حق دار نہیں تھے؟
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تحقیق زید بن علی نے کبھی بھی اس چیز کے بارے میں دعوی نہیں کیا جس کا وہ حق نہیں رکھتے تھے۔ وہ اللہ کے پرہیزگار ترین بندوں میں سے تھے۔
تحقیق انھوں نے کہا تھا کہ میں تمھیں آل محمد کی رضا کیلئے دعوت دیتا ہوں کیونکہ آل محمد کے حقوق کو نااہل لوگوں نے غصب کیا ہے۔ اللہ تبارک تعالی فرماتا ہے پھر وہ لوگ اللہ کے دین کے غیر کی طرف دعوت دیتے ہیں درحالنکہ وہ لوگ اللہ کی راہ سے علم نہ ہونے کی وجہ سے گمراہ ہوتے ہیں اور خدا کی قسم زید تو وہ تھے جن کے بارے میں قرآن مجید اس طرح خطاب کرتا ہے

وجاهدوا فى الله حق جهاده هواجتبكم وما جعل عليكم فى الذين من حرج ملّة ابيكم ابرٰهيم هو سمّٰكم المسلمين من قبل وفى هذا ليكون الرسول شهيدًا عليكم وتكونوا شهدأء على الناس فاقيموا واٰتوا الزكوٰة واعتصموا بالله هو مولٰكم فنعم المولىٰ ونعم النّصير-(١)

(١) سورہ حج آیت نمبر ۷۸/

اور اللہ کے بارے میں اس طرح جہاد کرو جو جہاد کرنے کا حق ہے کہ اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین میں کوئی زحمت نہیں قرار دی ہے یہی تمہارے بابا ابراہیم کا دین ہے اس نے تمہارا نام پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلم اور اطاعت گزار رکھا ہے تا کہ رسول تمہارے اوپر گواہ رہے اور تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو۔ لہذا اب تم نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو اور اللہ سے بقاعدہ طور پر وابستہ ہو جاؤ کہ وہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔

اس مقام پر جہاد کی ترغیب کیلئے حسب ذیل نکات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ خدا نے تمہیں اس جہاد کیلئے منتخب کیا ہے اور کام صرف تمہارے انجام دینے کا ہے۔

۲۔ جہاد میں کوئی مشقت نہیں ہے اس لئے کہ دین خدا میں مشقت کا گزر نہیں ہے وہاں مشقت سے احکام ساقط ہو جاتے ہیں۔

۳۔ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم کا طریقہ کار ہے کہ انہوں نے بت خانہ میں جا کر بتوں کو توڑا ہے۔ اور راہ خدا میں جہاد کیا ہے۔

۴۔ خدا نے تمہیں مسلمان کہا ہے اور مسلمان اطاعت گزار کا نام ہوتا ہے باغی اور سرکش مسلمان نہیں ہوتا ہے۔

۵۔ تمہیں لوگوں کے اعمال کا گواہ بنایا گیا ہے اور گواہ کردار کے اعتبار سے کمزور نہیں ہونا چاہیے۔ (۱)

(11) روایة ابی الفرج عن یونس بن خباب، قال: جئت مع ابی جعفر الی الکتاب فدعا زیدا فاعتنقه، والزق بطنه ببطنه، وقال اعیذک بالله ان تکون صلیب الکناسة (۲)

ابی فرج اصفہانی اپنی کتاب مقاتل طالبین میں یونس بن خباب سے روایت کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ سلامؑ کے ساتھ تھا امامؑ نے زید کو بلایا اور اسے گلے لگایا امام کا سینہ مبارک زید کے سینے کے ساتھ ملا ہوا تھا پھر امامؑ نے فرمایا آپکو کناسہ کے مقام پر سولی چڑھایا جائے گا۔ امام کا

(۱) حاشیہ و ترجمہ قرآن علامہ ذیشان۔

(۲) مقاتل طالبین صفحہ ۱۲۸۔ بحار الانوار جلد ۴۶ صفحہ ۲۰۹۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۵۶ زید شہید سید عبدالرزاق مقرم ۵۵۔

اپنے بھائی زید کو گلے سے لگانا اور فرط محبت سے اسکو سینے سے لگانا اور پھر یہ بتانا کہ آپکو کتنا سہ کے مقام پر سولی پر چڑھایا جائے گا۔ اس روایت سے یہ کشف ہوتا ہے کہ امام کو اپنے بھائی سے کس قدر محبت تھی اور آپ کے نزدیک حضرت زید کا مقام کتنا بلند ہے۔

(۱۲) ابن ادیس الحلی، قال عن بعض اصحاب قال راوی: کنت عند علی بن الحسین علیه السلام۔ وکان اذا صلّی لم یتکلم حتّی تطلع الشمس۔ فجاؤوه یوم ولد فیه زید، فبشر بعد صلاۃ الفجر، قال، فالتفت الی اصحابه فقال علیه السلام۔ ایّ شیء ترونی ان اسمی هذ االمولود؟ قال فقال کلّ رجل منهم سمّه کذا وسمه قال فقال ۰ یاغلام علیّ بالمصحف قال فجاؤوا بالمصحف فوضعه فی حجره قال ثم فتحه فنظر الی اوّل حرف فی الورقة، فاذا فیه۔

علامہ ابن ادریس حلی اپنی کتاب سرائر میں لکھتے ہیں راوی کہتا ہے کہ میں امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کے پاس تھا امام نے نماز تہجد اور نماز صبح کے بعد کسی سے کلام نہ کیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یہ وہی دن ہے جس دن حضرت زیدؑ کی ولادت ہوئی اور امام کو نومولود کی بشارت دی گئی تو امام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم اس بارے میں کیا کہتے ہو کہ اس نومولود بچے کا نام کیا رکھا جائے؟

اصحاب میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی پھر امام نے اپنے غلام سے کہا مجھے قرآن دو امامؑ کو قرآن پیش کیا گیا تو آپ نے استخارے کی نیت سے قرآن کو کھولا تو یہ آیت سامنے آئی۔

فضل الله المجهدین باموالهم وانفسهم علی القعدین درجه وکلًا وعدالله الحسنی وفضل الله المجهدین علی القعدین اجرًعظیما۔

اللہ نے اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر امتیاز عنایت کیے ہیں اور ہر

ایک سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں اجر عظیم عطا کیا ہے۔

۔راہ خدا میں جہاد کے سلسلے میں چند قسم کے افراد اور کردار ہوتے ہیں۔

۱۔ جو قوت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاد کرتے ہیں۔

۲۔ جو کسی مجبوری کی بناء پر شریک جہاد نہیں ہو سکتے۔

۳۔ جو واجب کفائی ہونے کی بناء پر شرکت نہیں کرتے ہیں۔

۴۔ جو وجوب عام کے بعد بھی شرکت نہیں کرتے۔

قرآن مجید نے پہلے قسم کے مجاہدین کی فضیلت کا تذکرہ معذورین کے مقابلہ میں کیا ہے کہ نیکی کا وعدہ دونوں کیلئے ہے لیکن مجاہدین کا درجہ بہر حال بلند ہے اس کے بعد ان کا فضل وجوب کفائی کی بناء پر بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں بیان کیا گیا کہ ان کیلئے اجر عظیم ۔درجات ۔رحمت اور مغفرت الہی ہے۔

اس کے بعد ان کاہلوں اور بہانہ بازوں کا ذکر کیا گیا جن کے پاس خود ساختہ مجبوریوں کا عذر تھا انھوں نے ہجرت نہ کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور یہ اسی ظلم کی حالت میں دنیا سے اٹھائے جائیں گے۔

آخر میں ان واقعی کمزور مردوں ۔بچوں اور عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ہجرت کرنے کے قابل ہی نہ تھے کہ خدا انکو معاف کرنے والا اور بخش دینے والا ہے (۱)

پھر امام نے قرآن کو بند کیا اور دوبارہ کھولا تو پھر یہ آیت سامنے آئی۔

انّ اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدًعلیہ حقاًفی التورۃ والانجیل والقراٰن ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذالک ھوالفوزالعظیم۔

---

(۱) حاشیہ قرآن علامہ ذیشان۔

بیشک اللہ نے صاحبان ایمان سے ان کے جان ومال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے کہ یہ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور پھر خود بھی قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ وعدہ برحق توریت۔ انجیل اور قرآن میں ہر جگہ ذکر ہوا ہے اور خدا سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا کون ہوگا۔ پھر امام نے دو بار فرمایا خدا کی قسم یہ وہی زید ہے یہ تمام صفات اور فضائل زید ہی کا مقدر ہیں۔(۱)

(۱۳)وایة الصدوق عن جابر بن یذید جحفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام عن أبائه عن علی علیه السلام قال :قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم للحسین یا حسین یخرج من صلبك رجل یقال له زید یتخطی هو واصحابه یوم القیامة رقاب الناس غزاً محجلین یدخلون الجنة بلاحساب۔(۲)

علامہ الشیخ صدوق علیہ رحمہ، اپنی کتاب عیون الاخبار میں لکھتے ہیں جابر بن یزید جعفی امام محمد باقر علیہ سلامؑ سے اور سلسلہ روایت امیر المومنین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امام حسین علیہ السلامؑ کو فرمایا اے حسینؑ تیری صلب میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ **یقال له زید۔** اسکا نام زید ہوگا۔ وہ اور اس کے اصحاب قیامت کے دن سب سے آگے آگے ہونگے۔
اور انکی پیشانیوں سے نور چمک رہا ہوگا۔ وہ لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے۔
اور حاکم کی کتاب جلاء البصار اور یحیٰی بن حسین ھارونی اپنی کتاب امالی اور علامہ سید عبدرزاق مقرم اپنی کتاب زید بن علی صفحہ ۴۴ پر صحیح سند کے ساتھ لکھتے ہیں اور اس روایت کا سلسلہ ذاذان تک

(۱) سورہ توبہ ۱۱۱۔

(۲) عیون اخبار الرضا علیہ السلام جلد ا صفحہ ۲۲۶ باب ۲۵۔ بحار الانوار جلد ۴۶ صفحہ ۱۷۰ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۵۰۔

پہنچاتا ہے ذاذان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا(۱)

الشهید من ذریتی والقائم بالحق من ولدی المصلوب بکناسة کوفان امام المجاهدین وقائد الغرّ المحجلین یاتی یوم القیامة واصحابه تتلقاهم الملائکه المقربون ینادونهم ادخلوا الجنة لاخوف علیم ولاانتم تحزنون

میری ذریت میں ایک شہید ہوگا جوحق کے ساتھ قیام کرے گا اور کوفہ میں کناسہ کے مقام پر اسے سولی پہ لٹکایا جائے گا۔وہ امام مجاہدین اور قائد غرمجلین ہوگا۔جب وہ اور اس کے اصحاب قیامت کے دن آئیں گے تو ملائکہ مقربین انکا استقبال کرینگے اور انہیں پکار پکار کے کہیں گے بغیر خوف وغم کے جنت میں داخل ہوجاو۔

علامہ الشیخ صدوق اپنی کتاب عیون الاخبار میں لکھتے ہیں سعید بن خیثم اپنے بھائی معمر سے روایت کرتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی تشریف لائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا تو امام نے انھیں فرمایا اے چچا خدا کی قسم میں آپ کے بارے ڈرتا ہوں کہ آپکو کناسہ میں سولی پر چڑھایا جائے گا پھر حدیث کو نقل کیا کہ رسول اللہؐ نے میرے جد کو فرمایا کہ تحقیق اسکی اولاد میں سے ایک شخص خروج کریگا اسکا نام زید ہوگا جوکوفہ میں قتل کیا جائیگا اور کناسہ میں سولی پر چڑھایا جائے گا اور اسکو قبر سے اسوقت نکالا جائیگا جبکہ اسکی روح کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اہل آسمان اور اہل زمین اس پر فخر کرینگے ۔

(١٤)عن عبد الرحمن بن سیابه قال:خرجنا ونحن سبعة فاتینا المدینه علی ابی عبد الله علیه السلام فقال لنا:اعند کم خبر عمّی زید؟

قلنا قد خرج او هو خارج -

---

(۱) کتاب روض تفسیر جلد نمبر ۱/صفحہ ۵۸۔

قال فان اتاكم خبر فاخبروني فمكثنا اياماًفاتى رسول بسام الصيرفي بكتاب فيه امّا بعد فان زيداًبن علي عليه السلام قد خرج يوم الاربعاء غرّة صفر فمكث الاربعاء والخميس وقتل الجمعةوقتل معه فلان وفلان فدخلنا على الصادق عليه السلام فدفعنا اليه الكتاب فقراه وبكى ثم قال انّالله وانّااليه راجعون عند الله احتسب عمّي انه كان نعم العم انّ عمّي كان رجلاً لدنيايا واخرتنا مضى والله عمّي شهيداً كشهداء استشهدوا مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وعلي والحسين عليهما السلام مضى والله شهيدا(۱)

علامہ الشیخ صدوق اپنی کتاب عیون الارخبار میں عبدالرحمٰن بن سیابہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے۔ ہم سات آدمی نکلے اور مدینہ میں آئے پھر ہم ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوئے تو امام نے ہمیں فرمایا۔ **أعندكم خبر عمّي زيد** میرے چچا زید کے بارے میں تمھیں کوئی خبر ہے؟ ہم نے عرض کیا وہ خروج کر چکے ہونگے یا کرنے والے ہونگے۔ پھر امام نے فرمایا اگر تمھارے پاس کوئی خبر آئے تو مجھے بتانا۔ پس کچھ ہی دن گزرے تھے۔ کہ سام صیرفی کے ساتھ ایک قاصد خط لیکر آیا جس کا مضمون یہ تھا۔

لما بعد زید بن علی نے بدھ کے دن درمیانی صفر کو خروج کیا۔ اور جمعہ کے دن شہید ہوگئے۔ اور انکے ساتھ کچھ ساتھی بھی شہید ہوگئے اس خط کے بعد ہم امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خط کو امام کی خدمت میں پیش کیا امام نے خط کو پڑھا اور گریہ کیا۔ اور **انالله وانااليه راجعون** پڑھا۔ پھر فرمایا وہ ہمارے بہترین چچا تھے بے شک وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہیں۔ خدا کی قسم میرے چچا شہید ہیں۔ انکی شھادت اسی طرح ہے کہ جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی مرتضیٰ وحسن مجتبیٰ اور حسینؑ سیدالشھداء کے ساتھ شہید ہونا ہے۔

(۱) زید شہید سید علامہ عبدرزاق مقرم صفحہ ۵۷۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۵۲۔

(۱۵)روایۃالصدوق عن الفضیل بن یسار قال :انتهیت الی زید بن علی بن الحسین علیه السلام صبیحه یوم خرج بالکوفة فسمعته یقول من یعیننی منکم علی قتال انباط اهل الشام فوالذی بعث محمداًصلی اللـه علیه واله وسلم بالحق بشیراًونذیراً لایعیننی منکم علی قتالهم احدالااخذت بیده یوم القیامة فادخلته الجنة باذن اللـه عزوجل فلماقتل اکتریت راحلة وتوجهت نحو المدینه فدخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فقلت فی نفسی والله لااخبر نه بقتل زید بن علی فجیزع علیه فلما دخلت علیه قال مافعل عمّی زید ؟ فخنقتنی العبرة فقال قتلوه ؟قلت ای والله قتلوه قال فصلبوه؟ قلت ای والله فصلبوه قال فاقبل یبکی ودموعه تنحدر عن جانبی خده کانها الجمان ثمّ قال یافضیل شهدت مع عمّی زید قتال اهل الشام ؟ قلت نعم فقال فکم قتلت منهم ؟

قلت ستّة قال فلعلك شاك فی دمائهم

قلت لو کنت شاکاًماقتلتهم فسمعته وهو اشرکنی الله فی تلك الدماء مامضی والله زید عمّی واصحابه الا شهداء مثل مامضی علیه علی بن ابی طالب علیه السلام واصحابه-(۱)

علامہ الشیخ صدوق اپنی کتاب عیون الاخبار میں فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں-
راوی کہتا ہے- جس دن حضرت زید بن علی نے کوفہ میں خروج کیا - اسی دن صبح سویرے میں انکے پاس پہنچا- پس میں نے سنا وہ فرما رہے تھے - کہ تم میں سے جو بھی اہل شام کے مقابلہ

(۱) بحارالانوار جلد ۴۶ صفحہ ۱۷۱- زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۵۳-

میں میری مدد کریگا ۔اور انکو قتل کریگا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کیساتھ مبعوث کیا ہے میں انکے ہاتھ کو پکڑ کر قیامت کے دن اللہ کے اذن سے جنت میں داخل کرونگا۔

انکی شہادت کے بعد میں مدینہ آیا اور ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں زید بن علیؑ کی شہادت کی خبر نہیں دونگا کیونکہ اس سے ان کے غم میں اضافہ ہوگا ۔پس جب انکی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمایا میرے چچا زید کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ یہ سنکر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

امام نے فرمایا کیا اسکو قتل کر دیا گیا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔

امام نے فرمایا کیا انھیں سولی پہ چڑھایا گیا ہے؟ میں نے عرض کیا خدا کی قسم ایسا ہی ہوا ہے امام نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کے آنسو رخساروں پر موتیوں کی طرح گر رہے تھے۔

امام نے فرمایا اے فضیل تو نے میرے چچا کے ساتھ ملکر اہل شام کے خلاف قتال کیا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔امام نے فرمایا تو نے ان میں سے کتنے لوگوں کو قتل کیا۔ میں نے عرض کیا چھ آدمیوں کو قتل کیا ہے امام نے فرمایا انکے خون بہانے میں آپ کسی شک میں مبتلا تو نہیں؟ میں نے عرض کیا اگر مجھے ذرہ برابر بھی انکے قتل کرنے میں شک ہوتا تو میں انکو قتل نہ کرتا۔ پس میں نے امام سے سنا وہ فرما رہے تھے واللہ میرے چچا زید اور اسکے اصحاب ایسے شہداء ہیں جیسے علی بن ابیطالب اور انکے اصحاب تھے۔

(١٦)عن كفاية الاثر للخزاز القمي، قال :وامّا جعفر وزيد فما كان بينهما خلاف والدليل على صحة قولنا قول زيد بن علي عليه السلام من اراد الجهاد فاليّ ومن اراد العلم فالى ابن اخي جعفرولوادّعىٰ الامامة لنفسه لما نفىٰ كمال العلم عن نفسه اذكان الامام يكون اعلم الرعيّة(١)

(١) زید بن علی الشیخ راند تمیمی صفحہ ۵۸۔

کتاب کفایۃ الاثر میں خزاز قمی سے روایت ہے کہ حضرت زید اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارے اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل حضرت زید بن علی کا وہ قول ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا جو شخص جہاد کا ارادہ رکھتا ہے پس وہ میرا ساتھ دے۔ اور جو شخص علم چاہتا ہے۔ وہ میرے بھائی کے بیٹے جعفر صادقؑ کے پاس جائے۔ اگر وہ اپنے لئے امامت کا دعویٰ کرتے تو پھر وہ اپنے آپ سے علم کی نفی نہ کرتے۔ کیونکہ امام وہ ہوتا ہے جو اپنی رعیت سے اعلم ہو۔

عمر بن متوکل اپنے باپ متوکل بن ھارون البجلی سے روایت کرتا ہے اسکے باپ نے کہا کہ میں نے یحیٰ ابن زید سے اسکے باپ کے قتل ہونے کے بعد ملاقات کی۔ جبکہ وہ اسوقت خراسان کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے اس سے زیادہ عاقل عالم فاضل کسی کو نہیں دیکھا۔ پھر میں نے حضرت یحیٰ سے اسکے باپ حضرت زید کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا انکو شہید کر دیا گیا ہے اور کناسہ میں سولی پر چڑھا دیا گیا ہے پھر رونے لگے اور انکے ساتھ میں بھی رویا وہ اتنا روئے کہ ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب انہیں افاقہ ہوا تو میں نے پھر سوال کیا اے فرزند رسول آپ کے بابا نے اس ظالم حکومت کے خلاف کیوں خروج کیا جبکہ وہ اہل کوفہ سے اچھی طرح واقف تھے تو انہوں نے فرمایا یہی سوال میں نے اپنے بابا سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے بابا سے سوال کیا اور انھوں نے اپنے بابا حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری صلب پر رکھا۔ اور فرمایا اے حسینؑ تیری صلب سے ایک شخص خروج کریگا جسکا نام زید ہوگا اور وہ شہید کر دیا جائیگا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے اصحاب کے ساتھ سب سے آگے آگے ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔ پھر میرے بابا نے فرمایا میں اس صفت کو زیادہ پسند کرتا ہوں جو رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بیان فرمائی۔

راوی کہتا ہے پھر حضرت یحیٰ نے دعا کی اللہ میرے باپ پر رحمت نازل فرمائے۔
خدا کی قسم وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت کرتے تھے

انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا جسطرح جہاد کرنے کا حق ہے۔ پھر میں نے عرض کیا اے فر زند رسول کیا۔ اس صفت کیساتھ وہ امام ہو گئے تھے؟

تو اس نے کہا اے ابو عبداللہ میرے باپ امام نہیں تھے۔ جبکہ وہ سادات کرام کے بزرگوں اور انکے زاھد ترین لوگوں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اسی طرح رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے آپ میں امامت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔ اے ابو عبداللہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ میرے باپ عقل مند ترین شخص تھے بھلا وہ ایسی چیز کا کیسے دعوی کر سکتے ہیں جو انکا حق نہیں تھا۔ انہوں نے کوئی اس طرح کا دعوی نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو یہ فرمایا تھا میں تمہیں آل محمد کی رضا کیلئے دعوت دیتا ہوں یہی قول میرے بابا کے بارے میں جعفر صادقؑ نے مجھے بیان فرمایا۔ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول آجکل جعفر صادق علیہ السلام ہی صاحب امام ہیں؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں وہ بنی ھاشم میں سب سے زیادہ علم وفضل والے ہیں۔ (۱)

(۱۷)حجة زماننا ابن اخی جعفر بن محمد لا یضل من تبعه ولا یهتدی من خالفه(۲)

حضرت زید نے فرمایا ہمارے زمانے کی حجت میرے بھائی کے بیٹے جعفر بن محمد ہیں ۔جو شخص بھی اسکی اتباع کریگا وہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگا۔ اور جو شخص اسکی مخالفت کریگا وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پاییگا۔

محمد بن جریر الطبری الشیعی اپنی کتاب دلائل امامت میں لکھتا ہے محمد بن راشد اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور کہا اے فرزند رسول حکیم بن عباس کلبی کوفہ میں لوگوں کے سامنے آپکی اور آپکے اھلبیت کی اہانت میں شعر پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا وہ جو پڑھ رہا تھا اسکا کوئی شعر یاد ہے۔ راوی نے کہا جی ہاں وہ اس طرح پڑھ رہا تھا۔

(۱) زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۶۰۔ (۲) امالی شیخ صدوق صفحہ ۶۳۷۔

صلبنالكم زیدًاعلی جزعِ نخلۃٍ۔

ولم أر مهدیاً علی الجذع یصلب

یہ کلام سنکر امامؑ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے۔ اس حالت میں کہ آپ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اور فرمایا۔

اللهم ان کان عبدك کاذباً فسلّط علیه کلبك۔

اے پروردیگار اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر کتے کو مسلط کردے۔ اس کے بعد اس شخص کو بنوامیہ نے کوفہ کی طرف بھیجا۔ ایک دن وہ کوفہ کی گلیوں میں گزر رہا تھا کہ اچانک شیر آیا اور اسکے اوپر مسلط ہوگیا اور چیر پھاڑ دیا اس واقعہ کی خبر جب امام صادقؑ کے پاس پہنچی تو آپ اللہ کی باگاہ میں سجدے کی حالت میں گر گئے اور کہا۔

الحمد لله الذی انجزناوعدنا۔

تمام تعریف ہے اس اللہ کی جس نے ہماری دعا کو پورا کیا۔

(۱۸)عن الخرائج والجرائح للراوندی:قال ماروی عن الحسن بن راشد قال ذکرت زید بن علی ،فتنقّصته عند ابی عبدالله علیه السلام فقال لاتفعل رحم الله عمّی انّ عمّی انی ارید الخروج علی هذا الطاغیةفقال لاتفعل فانی اخاف ان تکون المقتول المصلوب بظهر الکوفة اما علمت یازید انه لایخرج احدمن ولد فاطمة علی احد من السلاطین ،خروج السفیانی الا قتل ثمّ قال لی یاحسن انّ فاطمة احصنت فرجها،فحرّم الله ذریّتها علی النار ثمّ اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرٰت باذن الله ذلك هوالفضل الکبیر ۔فالظالم لنفسه الذی لایعرف الامام والمقتصد العارف بحق الامام ،والسابق

بالخیرات ھو الامام ثم قال یاحسن انا اھل یبت لا یخرج احد نا من الدنیا حتی یقر لکل ذی فضل بفضلہ۔ (۱)

علامہ راوندی اپنی کتاب الخرائج والجرائح میں لکھتے ہیں۔ حسن بن راشد روایت کرتا ہے کہ ایک دن میں نے ابوعبداللہ کے پاس زید بن علی کا ذکر کیا اور اسکی تنقیص کی۔ امام نے فرمایا **لا تفعل** ایسا ہرگز نہ کر رحم اللہ عمی۔ اللہ میرے چچا پر رحمت کرے تحقیق میرے چچا زید میرے باپ کے پاس آئے۔ اور آ کر عرض کی میں اس ظالم بنوامیہ کی حکومت کے خلاف قیام کرنا چاہتا ہوں۔ تو میرے باپ نے فرمایا اے زید آپ ایسا نہ کریں مجھے ڈر ہے کہ آپکو شہید کر دیا جائے گا اور کوفہ میں آپکو سولی پر چڑھایا جائے گا تو پھر میرے باپ نے فرمایا اے زید تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اولاد فاطمہ زہراء سلام اللہ علیھا میں سے جو بھی سفیانی کے خروج سے پہلے طاغوت کے خلاف خروج کرے گا۔ وہ قتل ہوگا۔

راوی کہتا ہے پھر امام نے مجھے فرمایا۔ اے حسن آگاہ رہو کہ تحقیق فاطمہ زہر سلام اللہ علیھا کی ذریت پر اللہ نے جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔

اور انکے بارے میں قران مجید میں ہے۔ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنھیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔

اور بعض اعتدال پسند ہیں۔

اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

اور در حقیت یہ ہی بہت بڑا فضل وشرف ہے۔ (۲)

تحقیق اپنے نفس پر ظلم کرنے والا وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا اعتدال پسند وہ ہے جو حق کے امام کی معرفت رکھتا ہو۔ اور سابق بالخیرات سے مراد امام ہیں پھر امام نے فرمایا اے حسن ہم اہلبیت میں سے کوئی بھی اسوقت تک دنیا سے نہیں جاتا جب تک وہ فضیلت کے تمام مراتب کو

(۱) بحارالانوار جلد ۴۶ صفحہ ۱۸۵، زید بن علی، الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۶۲)

(۲) سورہ فاطر آیت ۳۲ ترجمہ علامہ ذیشان۔

حاصل نہ کرلے۔
واضح رہے کہ منھم کی ضمیر کا تعلق عام بندوں سے ہے منتخب بندوں سے نہیں ہے یعنی اللہ کے بندے تین طرح کے ہیں۔
ا۔بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔
۲۔اور بعض اعتدال پسند ہیں۔
۳۔اور بعض راہ خدا میں نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔
اورظاہر ہے کہ ان تینوں قسموں سے جب خدا انتخاب کرے گا۔تو آخری قسم کے ہوتے ہوئے دوسری دونوں قسموں کے انتخاب کا کوئی سوال نہیں پید ہوتا ہے۔اور پہلی قسم تو یوں بھی قابل انتخاب نہیں ہے اس بنیاد پر بعض مفسرین کا یہ قول کہ کتاب سے مراد گزشتہ کتب ہیں تو وارث کتاب سے مراد انبیاء ومرسلین ہیں اور کتاب سے مراد قران مجید ہے تو وارث سے مراد امت اسلامیہ ہے انتہائی بے معنی قول ہے اس لیے کہ امت اسلامیہ میں ایسے بے شمار افراد پائے جاتے ہیں جو انسانوں کی نگاہ میں قابل انتخاب نہیں ہیں تو پروردگار کا کیا ذکر ہے حقیقت یہ ہے کہ وارثان کتاب وہ معصومینؑ ہیں جنھیں پروردگار نے علم وفضل اور طھارت وتقویٰ کی بنیاد پر منتخب قرار دیا ہے اورانہیں کو پیغمبر اسلام نے ثقلین کی ایک فرد بنا کر چھوڑا (حاشیہ قران ذیشان

(۱۹)ووقف امیرالمومنین علیه السلام بالکوفة فی الموضع الذی صلب فیه زید بن علی علیه السلام وبکیٰ حتی اخضلت لحیته وبکیٰ الناس لبکائه فقیل له یاامیر المومنین ممابکاوك فقد ابکیت اصحابك ؟ فقال انّ رجل من ولدی یصلب فی هذاالموضع لاارٰی خشیة من رضی ان ینظر الی عورته ۔ (۱)

روایت ہے ایک مرتبہ مولائے کائنات کا کوفہ کے قریب اس مقام سے گزر ہوا جس مقام پر بعد میں حضرت زید بن علی کو سولی پہ چڑھایا گیا۔تو امیر المومنینؑ اس مقام پر رکے اور رونا شروع کیا

(۱) سید عبدالرزاق مقرم۵۲)وض نضید شرح مجموح الفقہ الکبیر میں صفحہ ۵۹۔

اتنا روے کہ آپکی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ آپکے گریہ کو دیکھ کر اصحاب نے بھی رونا شروع کیا۔ کسی نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا اے مولا آپکی اور آپ کے اصحاب کی اس مقام پر گریہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ تو امیر المومنینؑ نے فرمایا تحقیق میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا اسکو اسی مقام پہ سولی چڑھایا جایگا۔

حبۃ العرنی کہتا ہے۔ میں اور اصبغ امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ صحراء میں تھے اور امام مسجد کوفہ کا ارادہ رکھتے تھے۔ ہمارا گزر ایک مقام سے ہوا۔ تو امام نے اس مقام کو غور سے دیکھا۔ اور پھر شدت سے گریہ کیا۔ اصبغ نے عرض کیا مولا آپ کے گریہ نے ہماری آنکھوں کے ساتھ ساتھ دلوں کو بھی رلا دیا ہے تو امام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بیان کیا اور انکو جبرائیل نے اور جبرائیل کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتایا کہ میرا ایک بیٹا ہوگا۔ جو بے مثال ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کیلیے غضب ناک ہوگا اور اس سے راضی ہوگا جو حق پر ہوگا میرے اس بیٹے کو اسی مقام پر مثلہ کیا جائے گا۔ ایسا مثلہ جو نہ پہلے ہوا اور نہ بعد میں ہوگا اللہ کی رحمت ہو اسکی روح پر اور ان لوگوں کی روحوں پر جو اس کے ساتھ شھید ہونگے (۱)

علامہ خوارزمی اپنی کتاب مقتل امام حسینؑ میں امام محمد باقرؑ کی حدیث کو نقل کرتے ہیں امام نے فرمایا۔ **انّ اخی زید بن علی خارج فمقتول علی الحق فالویل لمن خذله والویل لمن حاربه والویل لمن یقتل۔**

تحقیق میرے بھائی زید بن علی علیہ السلام خروج کرنے والے ہیں اور وہ حق کے اوپر قتل ہوں گے۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جس نے انھیں رسوا کیا۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جس نے اس کے ساتھ جنگ کی۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو انھیں قتل کریگا۔

(۲۱) رویٰ الساباطی قال کان سلیمان بن خالد مع زید بن علی حین خرج فقال له رجل ونحن وقوف فی ناحیة وزید فی ناحیة۔ ماتقول فی زید هو خیر ام جعفر؟

---

(۱) زید شھید علامہ سید عبد الرزاق مقرم صفحہ ۵۲۔

فقال سليمان قلت والله ليوم من جعفر خير من زيد ايام الدنيا فحرّك الرجل دابته واتى زيداً وقص عليه القصه ومضيت نحوه فانتهيت الى زيد وهو يقول جعفر امامنافى الحلال والحرام۔ (۱)

ساباطی سے روایت ہے۔ جب حضرت زید بن علی نے خروج کیا اسوقت سلیمان بن خالد آپ کے ساتھ تھا کسی شخص نے سلیمان سے کہا زید کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے وہ بہتر ہیں یا جعفر صادقؑ بہتر ہیں تو سلیمان نے جواب دیا خدا کی قسم میرے نزدیک جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دن زید کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔ پس وہ شخص چلا گیا اور حضرت زید تشریف لائے آپ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا جعفر صادق ہمارے حلال اور حرام میں امام ہیں۔

(۲۲)وعن عمرو بن خالد الواسطی قال حدثنی زيد بن علی وهوأخذ بشعره قال سمعت امير المومنين عليه السلام وهو أخذبشعره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وهو أخذبشعره قال من أذى شعره منّى فقد أذانى ومن أذانى فقد أذىٰ الله عزوجلَ ومن أذىٰ الله عز وجلَ لعنه ملاالسّماوات وملا الارض وتلا

انّ الذين يوذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدّنيا والأخرة واعدّ لهم عذاباًمهيناًسوره احزاب آيت ۵۷ ۔ (۲)

حضرت زید کا قول ہے عمر بن خالد واسطی روایت کرتا ہے ایک دن حضرت زید اپنے ایک بال کو پکڑ کر یہ فرمار ہے تھے۔ کہ میں نے امیر المومنینؑ سے سنا ہے۔ اور وہ بھی اپنے بال کو پکڑ

---

(۱) تاریخ طبری جلد نمبر ۵۔

(۲) کتاب امالی بن الشیخ صدوق۔

کر فرما رہے تھے۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔ اور رسول اللہ اپنے ایک بال کو پکڑ کر فرما رہے تھے۔ جس نے میرے ایک بال کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی جس نے اللہ کو اذیت دی اس پر زمین و آسمان میں رہنے والی تمام مخلوق کی لعنت ہو۔

پھر اس کے بعد قرآن مجید کی اس آیت کو تلاوت فرمایا یقیناً جو لوگ خدا اور رسول کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

(۲۳)عن قاسم بن خليفة عن يحيٰ بن زيد انه قال سالت ابى عن الائمة

فقال الائمة اثنا عشر اربعة من الماضين وثمانية من الباقين -

فقلت سمهم یاابت

فقال:اما الماضون :فعلى بن ابى طالب ،والحسن والحسين وعلى بن الحسين

ومن الباقين اخى الباقر وبعده جعفر الصادق وبعد ہ موسى ابنه وبعده على ابنه وبعده محمد ابنه وبعد على ابنه وبعده الحسن ابنه وبعده المهدىؑ

فقلت له یاابت الست منهم ؟

قال لاولكنى من العترة

قلت فمن اين عرفت اساميهم؟

قال عهد معهود عهده الينا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم۔(۱)

کتاب کفایۃ الاثر میں روایت ہے کہ قاسم بن خلیفہ نے یحیٰ ابن زید سے روایت کی ہے حضرت یحیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے بابا سے آئمہ اطہار کے بارے میں سوال کیا۔ میرے بابا نے

(۱) کفایۃ الاثر صفحہ ۳۰۷۔

فرمایا امام بارہ ہیں جن میں سے چار گزر چکے ہیں اور آٹھ باقی ہیں۔ حضرت یحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بابا سے بارہ اماموں کے نام دریافت کیے۔ تو انہوں نے فرمایا جو گزر چکے ہیں وہ یہ ہیں۔ علی بن ابیطالب۔ حسن بن علی۔ حسین بن علی۔ علی بن حسین علیھم السلام اور جو باقی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ میرے بھائی محمد باقر ان کے بعد انکے بیٹے جعفر صادقؑ انکے بیٹے موسیٰ کاظم۔ اور انکے بیٹے علی رضا۔ اور انکے بیٹے محمد تقی۔ اور انکے بیٹے علی نقیؑ۔ اور انکے بیٹے حسن عسکریؑ۔ اور انکے بعد ان کے فرزند مھدیؑ ہیں

پھر میں نے عرض کیا۔ اے باباجان کیا آپکا نام ان میں سے نہیں ہے ؟

آپ نے فرمایا نہیں میرا نام آئمہ اطھار میں سے نہیں ہے۔

بلکہ میں عترت اھلبیت میں سے ہوں میں نے عرض کیا آپ نے انکے نام کیسے معلوم کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان ناموں کو بیان فرمایا ہے جو ہم تک پہنچے ہیں۔

(٢٤)وروی عن زیاد بن منذر قال قیل الابی جعفر الباقر علیه السلام ایّ اخوتك احبّ الیك وافضل ؟

قال علیه السلام امّا عبد الله فیدی التی ابطش فلسانی الذی انطق به وامّا الحسین فحلیم یمشی علی الارض هوناً واذا خاطبهم الجاهلون قالواسلاماً۔ (١)

علامہ سید مرتضٰی شریف اپنی کتاب ناصریات میں زید بن منذر سے روایت کرتے ہیں۔ ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا عبداللہ میرے ہاتھ ہیں جن سے میں کام کرتا ہوں

حضرت عبداللہ ماں اور باپ کیطرف سے آپ کے بھائی ہیں۔

عمران میری آنکھیں ہیں جن سے میں دیکھتا ہوں۔

زید میری زبان ہے جس کے ذریعے سے میں کلام کرتا ہوں۔

---

(١) الناصریات ٦٤ الشیخ رافد تمیمی ٦٢۔

حسین وہ حکیم و بردبار ہے جو زمین پر بڑے وقار اور متانت کے ساتھ چلتا ہے۔

(۲۵)عن ابی داودالدنی،عن علی بن الحسین عن ابیه عن علی علیه السلام یخرج بظهر الکوفة یقال له زید فی ابّهة والابّهةالملك لا یسبقه الاوّلون ولایدرکه الاخرون الا من عمله یخرج یوم القیامةهوواصحا به معهم الطوامیر او شبه الطوامیر حتی یتخطوا اعناق الخلائق تتلقاهم الملائکة فیقولون هولاء ماامرتم به فادخلوا الجنة بغیر حساب۔(۱)

ابوالفرج اصفہانی اپنی کتاب مقاتل طالبین میں ابوداود مدنی سے روایت کرتا ہے اور وہ علی بن حسین سے اور وہ اپنے باپ امام حسینؑ سے اور وہ اپنے باپ امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ سے نقل کرتے ہیں امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ کوفہ میں ایک شخص قیام کریگا۔(یعنی خروج کریگا جسکا نام زید ہوگا پہلے والے اس سے سبقت نہیں کرینگے اور بعد والے اسکی منزلت کو نہیں پہنچ پائیں گے۔مگر وہ جو اس جیسا عمل کریگا وہ اور اسکے اصحاب جب قیامت کے دن محشور ہونگے تو غلمان ان کے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ اہل محشر انکی طرف گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے ملائکہ ان سے ملاقات کرینگے اور کہیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو حق کی دعوت دینے والے بہترین وارث ہیں ۔اور اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم انکی ملاقات کریں گے اور فرمائیں گے۔ اے میرے بیٹے آپ نے وہ عمل کیا۔جس پر آپ مامور تھے پس اب تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاو۔

(۲۶)خالد مولی أل الزبیر قال کنّاعند علی بن الحسین فدعاًابناًله یقال له زیدفکبا لوجهه وجعل یمسح الدم عن وجهه ویقول اعیذك بالله ان تکون زیداً المصاب بالکناسة من نظر متعمداً اصلی الله وجهه النار

(۱) مقاتل طالبین صفحہ ۱۲۷ اسید عبدرزاق مقرم ۵۳۔

ابوفرج اصفہانی اپنی کتاب مقاتل طالبین میں آل زبیر کے غلام خالد سے روایت کرتا ہے۔ہم علی بن حسینؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ایک بیٹے کو بلایا جسکو زید کہتے تھے۔پس وہ بچہ آتے ہوئے منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔تو اسکو چوٹ لگ گئی اور چہرۂ اقدس سے خون بہنے لگا ۔آپ نے اس بچے کو زمین سے اٹھایا اور اپنے ہاتھوں سے چہرے سے خون صاف کیا اور فرمایا خدا کی قسم مجھے خوف ہے کہ تو وہی زید ہو گا جسکو کوفہ میں کناسہ کے مقام پر سولی پہ چڑھایا جائے گا ۔اور تیرے ہی بارے میں ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر اسکے عریان جسد کو دیکھے گا خداوند کریم اسے جھنم کی آگ میں جلائے گا۔ (۱)

(۲۷)انّ علیاًعلیه السلام خطب بالكوفة وقال: سلونی فی العشر الاواخر من شهر رمضان تفقدونی ثم ذكر الحوادث بعده وعد منها قتل الحسين عليه السلام وقتل زيد بن علی علیه السلام واحراقه وتذريته بالرياح وانّه فی الجنة (۲)

کتاب ملاحم فتن میں راوی کہتا ہے۔امیر المومنینؑ کوفہ میں منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔

اور وہ خطبہ مولا کے آخری خطبوں میں سے تھا جب منبر پر جلوہ فگن ہوئے تو اللہ تبارک کی حمد ثناء رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر درود وسلام کے بعد ارشاد فرمایا اے لوگو رمضان کے دوسرے عشرے میں جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو۔پوچھ لو قبل اس کے میں تم لوگوں کے درمیان میں نہ رہوں۔پھر بعد میں ہونے والے واقعات کا ذکر فرمایا۔ امام حسینؑ کی شھادت کی خبر دی۔اور زید بن علی رضوان اللہ علیہ کی شھادت کا ذکر فرمایا کہ زید بن علی کو جلایا جائے گا۔اور اسکی راکھ کو ہواء میں اڑایا جائے گا اسکے بعد مولا کا گریا بلند ہو گیا۔

ابوسعید مکاری کہتا ہے کہ ایک مرتبہ ہم ابوعبداللہ جعفر صادقؑ کی بزم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضرت زید اور انکے ساتھ خروج کرنے والوں کا تذکرہ ہوا تو بزم میں موجود بعض اصحاب نے

(۱) مقاتل الطالبین ۱۲۸۔بحار الانوار جلد ۴۶ صفحہ ۲۰۹ سید عبدرزاق مقرم ۵۴۔

(۲) ملاحم لابن طاوس فی الباب ۳۱ سید عبدرزاق مقرم ۵۲، الشیخ رافد تمیمی ۶۶

ناپسندیدگی ظاہر کی اور انکے بارے میں چہ مگوئیاں کرنے لگے تو اسوقت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا خاموش رہو ہمارے درمیان مداخلت کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔ ہمارے خاندان کی طرف نیکی کے علاوہ کسی چیز کی نسبت نہ دو تحقیق ہم میں سے کسی کو بھی اسوقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ درجہ سعادت حاصل نہ کرلے۔ (۱)

عن جعفر بن محمد علیه السلام قال لجماعة تبرء وا من بیعة زید بن علی علیه السلام برء الله ممّن تبرّء من عمّی زید

کتاب زید بن علی مولف سید عبدالرزاق مقرم موسوی صفحہ ۵۴ خطط مقریزیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۷)

روایت ہے جن لوگوں نے حضرت زید کی بیعت سے دوری اختیار کی اور ان سے منہ موڑ لیا ان کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں سے برأت اختیار کرے گا جنھوں نے میرے چچا زید سے برات اختیار کی۔

قال الصادق علیه السلام لابی ولاد الکاهلی :رأیت عمّی زیداًقال نعم رأیته مصلوباًورأیت الناس بین شامت ومخزن فقال علیه السلام امّاالباکی علیه فمعه فی الجنة وامّاالشامت

کتاب کشف الغمہ میں اردبلی روایت کرتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابی ولاد کاہلی سے فرمایا۔ تو نے میرے چچا زید کو دیکھا ہے۔اس نے کہا جی ہاں میں نے انکو دیکھا وہ سولی پہ لٹکے ہوئے تھے۔اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ ان پر سب و شتم کر رہے تھے۔اور کچھ لوگ اسکی مظلومیت پر آنسو بہا رہے تھے۔تو امام نے فرمایا جو لوگ اسکی مظلومیت پر آنسو بہا رہے تھے وہ جنت میں انکی ساتھ ہونگے۔اور جو لوگ اس پر سب وشتم کر رہے تھے وہ اسکے قاتلوں میں شمار ہونگے ۔ (۲)

---

(۱) حوالہ کتاب معانی اخبار۔

(۲) زید شہید علامہ سید عبدالرزاق مقرم صفحہ ۶۰ الشیخ رافد تمیمی ۶۶۔

(الروض النضیر جلد ۱ صفحہ ۵۵، زید شہید علامہ سید عبدرزاق مقرم صفحہ ۶۲)

عن عباد بن صهیب عن جعفر علیٰ السلام فما رأه تلا هذه الایة یایها الذین اٰمنوا کونو قوّمین بالقسط شهداء ثم قال انت والله یازید من اهل ذلك

عباد بن صہیب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے امام نے فرمایا کہ ایک دن زید بن علی اپنے بھائی ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام نے جب زید کو دیکھا تو اس آیت کی تلاوت فرمائی **یا ایها الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء الله** پھر فرمایا خدا کی قسم اے زید تو ہی اسکا مصداق ہے۔

عن ابی مخنف انّ جعفر ابن محمد علیه السلام قال لجماعة سالوه عن مبایعه زید بن علی علیه السلام بایعوه والله سیدنا وخیرنا فکتموا ماامرهم به۔(۱)

ابی مخنف سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے امام جعفر صاق علیہ السلام سے سوال کیا کہ زید بن علی کی بیعت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اسکی بیعت کرو۔ اللہ کی قسم وہ اھلبیت نبوت کے بہترین سردار ہیں۔

عن حزیفة بن الیمان قال نظر رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی زید بن حارثه فقال المقتول فی الله والمصلوب فی امّتی والمظلوم من اهل بیتی سمّی هذا اشار بیده الی زید بن حارثه فقال ادن منّی یازید زادك اسمك عندی حباً فأنت سمّی الحبیب من اهل بیتی۔(۲)

علامہ ابن ادریس حلی اپنی کتاب سرائر میں لکھتے ہیں۔ حذیفہ بن یمانی روایت کرتا ہے کہ ایک دن رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زید بن حارثہ کی طرف دیکھ کر فرمایا جسکو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے گیا اور میری امت میں اسکو سولی پر چڑھایا جائے گا اور جو میری اھلبیت میں

---

(۱) کتاب تاریخ طبری جلد نمبر/۸ صفحہ نمبر/۲۷۲۔ علامہ سید عبدرزاق مقرم صفحہ ۶۲

(۲) السرائر جلد ۳ صفحہ ۶۳۷۔ بحار الانوار جلد ۴۶ صفحہ ۱۹۱۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۶۷۔

مظلوم ہوگا اسکا نام بھی یہ ہی ہوگا پھر زید بن حارثہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے زید میرے پاس آو تیرا نام مجھے پیارا لگتا ہے کیونکہ جو اھلبیت میں سے میرا حبیب ہے اس کے نام پر تیرا نام ہے۔

علامہ سید عبدالرزاق مقرم اپنی کتاب زید شھید میں ھدایۃ راغبین اور جلاء البصار کے حوالے سے لکھتے ہیں انس بن مالک روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

قتل رجل من ولدی یقال له زید بموضع یعرف بالکناسه یدعو الی الحق ویتبعه کل مومن۔

میری اولاد میں سے ایک شخص کناسہ کے مقام پر قتل کیا جائے گا جسکا نام زید ہوگا اور وہ حق کی طرف دعوت دیگا اور ہر مومن اسکی اتباع کریگا۔

اخبر نی ابو حمزه الثمالی قال کنت أزور علی بن الحسین علیه السلام فی کلّ سنه مرّة فی وقت الحج فا تیته سنه من ذلك واذا علیٍ فخذه صبّی فقعدت الیه وجاء الصبی فوقع علی عتبة الباب فأشج فوثب الیه علی بن الحسین ،ویقول له یابنّی اعیذك بالله ان تکون المصلوب فی الکناسة قلت بابی انت وامی وایّ کناسة؟

قال کناسة الکوفة

قلت جعلت او یکون ذلك؟

قال ای والذی بعث محمّداً بالحق ان عشت بعدی لترینّ هذا الغلام فی ناحیة من نواحی الکوفة مقتولاً مدفوناً منبوشاًمسلوباًمسحوباًمصلوباً فی الکناسة ثمّ ینزل ویحرق ویدق ویذرّی فی البرّ

قلت جعلت فداك وما اسم هذا الغلام ؟

قال هذا ابنى زيد ثمّ دمعت عيناه ثمّ قال الا احدثك بحديث
ابنى هذا؟ بيناانا ليلة ساجد وراكع اذذهب بى النوم فى بعض
حالاتى فرايت كانّى فى الجنةوكانّ رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم وفاطمة والحسن والحسين قد زوّجونى جارية من
حور العين ،فواقعتها فاغتسلت عند سد ره المنتهىٰ وولّيت
وهاتف بى يهتف ليهنئك زيد ليهنئك زيد
ليهنئك زيد فاستيقضت فاصبت جنابة فقمت وتطهّرت للصلا ة
وصلّيت صلاة الفجر ودق الباب وقيل لى رجل على الباب
يطلبك فخرجت فاذا انابرجل معه جارية ملفوف كمّها على يده
مخمّرة بخمار فقلت حاجتك؟
فقال اردت على بن الحسين
قلت انا رسول المختار ابن ابى عبيدة الثفقى، يقروك السلام
ويقول وقعت هذه الجارية فى ناحيتنا فاشتريتهابستّمائة دينار
وهذه ستّمائة دينار فاستعن بها على وقتك ودفع الىّ كتاباً،
فادخلت الرجل والجارية وكتبت له جواب كتابه واتيت به الى
الرجل ثمّ قلت للجارية مااسمك ؟قالت حوراء فهيّووها لى
وبتّ بها عروساً فعلقت بهذا الغلام فسمّيته زيداً وهو هذا
وسترى ماقلت لك
قال ابوحمزة فوالله مالبثت الاّ برهة حتّى رايت زيداًباكوفة
فى دارمعاويةابن اسحاق فاتيته فسلمت عليه ثمّ قلت جعلت
فداك مااقدمك هذا البلد ؟
قال الاّ بالمعروف والنهى عن المنكر فكنت اختلف اليه وكان

ينتقل فى دور بارق وبنى هلال فلما جلست عنده قال يا ابا حمزة الحديث حتّى قال اتينا الذكوات البيض فقال هذا قبر علی بن ابی طالب عليه السلام ثمّ رجعنا فكان من امره ما كان فوالله لقد رايت
مقتولاً مدفوناً مسلوباً مسحوباً مصلوباً ثمّ قد احرق ودق فى الهواوين وذرّى فى العريض من اسفل العاقول -(۱)

عبدالکریم بن طاوس ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں جو کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے بہترین اصحاب میں سے تھے کہتے ہیں کہ میں ہر سال حج کے بعد امام زین العابدینؑ کی زیارت کے لیے جاتا تھا پس ایک مرتبہ میں حج کے بعد امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم امامؑ کی خدمت میں بیٹھے ہوے تھے اتنے میں ایک بچہ آیا اس کا پاوں دروازے کی چوکھٹ سے الجھا اور وہ گر پڑا۔ جس سے اسکی پیشانی زخمی ہوگئی۔ امام نے اس بچے کو اٹھایا اور پیشانی سے خون صاف کرتے ہوے فرمایا۔ اے میرے بیٹے خدا کی قسم آپکو کناسہ کے مقام پر سولی چڑھایا جایگا میں نے عرض کیا اے مولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔ آپ کس کناسہ کی بات کرر ہے ہیں۔ امام نے فرمایا کوفہ کے کناسہ کی۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہوجاوں کیا واقعی ایسا ہی ہوگا؟

امام نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر میرے بعد تو زندہ رہا تو ضرور دیکھے گا اسے کوفہ کے قریب قتل کیا جائے گا قتل کے بعد دفن کیا جائے گا دفن کے بعد قبر سے نکالا جائے گا۔ نکالنے کے بعد پھر کناسہ میں سولی پر چڑھایا گا۔ پھر سولی سے اتارا جائے گا اتارنے کے بعد اسکو جلایا جایگا۔ جلانے کے بعد اسکو پیسا جایگا۔ اور راکھ کو ہوا میں اڑایا جایگا۔

حدیث طویل کے بعد حضرت ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں زمانہ گزرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت بھی

(۱) بحار الانوار جلد ۴۶ صفحہ ۱۸۳۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۶۹۔

آیا۔ کہ میں نے حضرت زید بن علی کو معاویہ بن اسحاق کے گھر کوفہ میں دیکھا اور انکی خدمت میں حاضر ہوا سلام کیا۔ اور عرض کی میں آپ پر قربان جاوں آپکا اس شہر میں کیسے آنا ہوا تو انہوں نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ میرا اور کوئی ارادہ نہیں۔

اس کے بعد وہ بنی حلال کے ہاں منتقل ہو گئے میں وہاں انکی ملاقات کے لئے گیا جب میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے ابوحمزہ اٹھو ہم امیر المومنینؑ کی زیارت کو چلیں میں نے عرض کیا جی ہاں چلتے ہیں پھر ہم امیر المومنینؑ کی زیارت کے لئے چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو حضرت زید نے فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام کا مرقد مبارک ہے زیارت کے بعد ہم واپس آ گئے پھر کچھ دنوں کے بعد ان کے ساتھ وہی ہوا جو میں نے سن رکھا تھا خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اسکو قتل کرنے کے بعد دفن کیا گیا دفن کے بعد قبر سے نکالا گیا اور سولی پر لٹکایا گیا اس کے بعد جلا دیا گیا اور راکھ کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔

(۳۱)من مشهور قول جعفر عليه السلام رحم الله عمّى زيدلوظفرلوفيا انّما دعاالى الرضامن آل محمدوانا الرضا)

کتاب کفایۃ الاثر میں خزاز قمی سے روایت ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا امیرے چچا زید پر خدا رحمت نازل فرمائے۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو وہ ضرور وفا کرتے انہوں نے آل محمد کی رضا کیلئے دعوت دی تھی اور الرضا سے مراد میں ہوں۔(۱)

علامہ شرف الدین نجفی الاستر ابادی اپنی کتاب تاویل الایات طبع قم المقدسہ صفحہ ۵۳۰ پر لکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

اناشافع يوم القيامة اربعة آصناف ولوجاؤابذنوب اهل لدنيا

رجل نصرذريّتي

ورجل بذل ماله لذريّتي عند الضيّق

ورجل احبّ ذريّتي باللسان والقلب

---

(۱) کفایۃ الاثر ۳۰۶۔ زید بن علی الشیخ رافد تمیمی صفحہ ۱۷۔

ورجل سعی فی حواحج ذریتی اذا شرّدوا وطردوا

ا۔ وہ بندہ جس نے میری اھلبیت کی مدد کی۔

۲۔ وہ بندہ جس نے میری ذریت پر تنگی کے وقت اپنا مال قربان کیا ہو۔

۳۔ وہ بندہ جس نے میری اھلبیت کے ساتھ دل وزبان سے محبت کی ہو۔

۴۔ وہ بندہ جس نے میری اھلبیت کے کسی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہو اور اسکا معاون ثابت ہوا۔

یہ چار قسم کے بندے اگر دنیا بھر کے لوگوں کے برابر بھی گناہ لیکر آئیں گے۔ تو قیامت کے دن انکی شفاعت میں کروں گا۔

کتاب کفایۃ الاثر میں محمد بن بکیر حضرت زید بن علی سے طویل حدیث ذکر کرتے ہیں اس حدیث کا کچھ حصہ ہم یہاں پر نقل کرتے ہیں حضرت زید بن علی نے فرمایا

یا بن بکیر من تمسک بنا فھو معنا فی الدرجات العلی

اے ابن بکیر جس نے ہم اھلبیت کیساتھ تمسک کیا وہ جنت میں اعلیٰ درجات پر ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور جس نے ہم اھلبیت کیساتھ اللہ کی رضا کیلئے محبت کی وہ ہمارے ساتھ محشور ہوگا اے بکیر کے بیٹے بے شک اللہ تعالیٰ تبارک نے محمد صلی اللہ علیہ والہ سلم کو منتخب کیا ہے۔

اور ہمیں اس کی ذریّت قرار دیا ہے۔ پس اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ تبارک دنیا و آخرت کو خلق نہ فرماتا۔

اے ابن بکیر ہماری وجہ سے اللہ کی پہچان ہوئی اور ہماری وجہ سے اسکی عبادت ہوئی اور ہم ہی اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہیں **-منّا المصطفیٰ والمرتضیٰ**۔ مصطفیٰ ہم میں سے ہے اور مرتضیٰ بھی ہم میں سے ہے۔ اور اس امت کا مھدیؑ بھی ہم میں سے ہوگا۔

ابن بکیر کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا رسول اللہ کی خبر آپ تک پہنچی ہے۔ کہ آپ کا قائم کب قیام کریگا؟

تو آپ نے فرمایا۔ اے ابن بکیر تو اسکو نہیں دیکھ سکے گا۔ کیونکہ اسکے بعد یہ امر چھ اوصیاء کیساتھ متعلق ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے قائم کے خروج کو قرار دیگا۔ پس جب ہمارا قائم خروج کریگا۔ اللہ

تعالیٰ کی زمین کوعدل وانصاف سے اس طرح بھر دیگا جسطرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔
راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا اے فرزند رسول۔ **ألست صاحب هذا الامر**۔کیا یہ منصب آپکا نہیں ہے؟۔آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں عترت اھلبیت میں سے ہوں۔

بحث استدلالی

جو احادیث گزشتہ صفحات پر گزر چکی ہیں ان کے بعض نکات پر تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔

انّ جعفر صادق هوامامنا فی الحلال والحرام

حضرت زید کا قول ہے کہ جعفر صادقؑ حلال اور حرام میں ہمارے امام ہیں۔یہاں حضرت زید پر کیے گے دو اہم اشکال دور ہو جاتے ہیں۔

(۱) **انّ زیدٌ ادّعی الامامة لنفسه** (۱) ایک اشکال یہ کیا جاتا ہے حضرت زید نے امامت کا دعویٰ کیا تھا۔

(۲) **انّ زیدً لم یعرف امام)** (۲) دوسرا اشکال یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت زید امام کی معرفت نہیں رکھتے ہیں۔

حضرت نے یہ فرمان کسی عام جگہ نہیں بلکہ اپنے لشکر کے درمیان میں کہا اس سے یہ کشف کیا جاتا ہے کہ آپ کا قیام درست ہے اور اس میں یہ واضح اشارہ ہے کہ حضرت اپنے جہاد اور قیام میں اجازت یافتہ تھے۔اور آپکا ہر فعل وعمل امام کی اجازت سے تھا۔

حضرت زید کا یہ وضاحت کرنا کہ امام صادقؑ بندوں پر اللہ کی طرف سے حجت ہے۔

اس روایت میں حضرت زید گواہی دے رہے ہیں کہ ہر زمانے میں حجت کا ہونا ضروری ہے۔ جو کہ اھلبیت رسول اللہ سے ہو اور وہ اللہ کی طرف سے لوگوں پر حجت ہوتا ہے اور ہمارے زمانے کی حجت امام جعفر صادق ہیں اسکی اتباع کرنے والا گمراہ نہیں ہوگا اور اسکی مخالفت کرنے والا ہدایت نہیں پائے گا تو یہاں پر حضرت زید لوگوں کو ہدایت کر رہے ہیں اور ان پر واضح کر رہے

ہیں جو بھی امام صادقؑ کی مخالفت کریگا جو اس وقت زمین پر حجت ہیں وہ ہدایت نہیں پائے گا بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت زید دوسرے لوگوں کو تو امام کی اطاعت کا حکم دیں اور خود انکی مخالفت کریں یہ عقلاً محال ہے ۔

(ا) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے **صلی اللہ علیہ لعن اللہ قاتلہ**

اس روایت میں امام کا آپ پر درود بھیجنا اور آپ کے قاتل پر لعنت کرنا امام کی رضا پر دلالت کرتا ہے۔ واضح ہے کہ امام جس شخص سے راضی ہوں اسکی حسن عاقبت اور حسن حال روشن اور واضح ہے۔

زید واصحابه یدخلون الجنة بغیر حساب

۔اس روایت پر اکثر اشکال کیا جاتا ہے کہ حضرت زید کی تحریک عام تحریک تھی جس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو گئے تھے۔ مثلاً شیعہ کے علاوہ معتزلہ اور احناف اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی شریک ہوئے۔ اسی طرح بعض لوگ بنوامیہ کی حکومت کے ظلم وستم کی وجہ سے بنی امیہ سے متنفر تھے پھر یہ سارے کے سارے بغیر حساب کے جنت میں کیسے داخل ہونگے ؟

اسکا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے۔

(ا) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر وہ جو حضرت زید کیساتھ محب اہلبیت کے علاوہ قتل ہوا اور اپنے سابقہ عقیدے پر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ آخری لمحات میں اس نے سابقہ عقیدے کو چھوڑ دیا ہو اور ولایت اھلبیت کے نور سے اسکا دل منور ہو گیا ہو۔ تو پھر وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہے۔

(۲) اسکا دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت زید کے ساتھ وہ لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے جو حضرت زید کے عقیدے پر ہوئے ۔ البتہ وہ لوگ جنکا کوئی اور عقیدہ تھا اور انکی ذاتی غرض وغایت ہو۔ ان لوگوں کا شمار آپ کے اصحاب میں نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے۔

کان للامام نعم العم وقد مضی شهیداً

آپ کی مدح میں جتنی روایات ہیں ان میں یہ روایت ابلغ ترین ہے اس میں واضح بیان ہے کہ

حضرت زید امام کے بہترین چچا تھے اور اس روایت میں امام نے فرمایا انکی شھادت ایسے ہے جیسے کوئی شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ شھید ہوا ہو اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت زید نے جو خروج کیا ہے وہ صحیح اور شرعی ہے انکا یہ جہاد امام کی اجازت سے تھا اگر امام کی اجازت نہ ہوتی تو ہرگز امام آپ کی شھادت کی تشبیہ شھداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ نہ دیتے۔

تایید الامام لجهاد زید

یہ روایت آپ کے حسن عقیدہ اور صحیح راستے پر نص ہے اور امامؑ نے ان لوگوں کے لئے دعا کی ہے جنھوں نے جہاد عمل میں آپکا ساتھ دیا۔ اور فرمایا انکا موقف عظیم موقف ہے۔ اور انکی موت شھادت کی موت ہے۔ اور انکا درجہ بلند اور عالی رتبہ ہے۔ بلکہ حضرت زید اور آپ کے اصحاب کی قدر و منزلت یہ ہے کہ امام نے امیر المومنینؑ اور انکے اصحاب کیساتھ تشبیہ دی ہے ۔

المتخاذل عن نصرة زيد فی النار

یہ روایت آپکی مدح پر واضح دلالت کرتی ہے جو بھی حضرت زید کی نصرت نہیں کریگا اسکا ٹھکانا جھنم ہے اس سے ثابت ہوا کہ زید کا راستہ حق کا راستہ ہے اور آپکا جہاد حق ہے ورنہ آپکی مخالفت کرنے والے کا ٹھکانہ جھنم نہ ہوتا۔

زيد سيد من اهل البيت ومطالب باورهم

اس روایت میں امام محمد باقر علیہ السلام نے زید بن علی کو اھلبیت کا سردار کہا ہے۔

آپکا خاندان عصمت و نبوت کا خاندان اور آپ کا گھر علی و فاطمہ کا گھر ہے۔

حضرت زید اسی گھرانے کے فرزند ہیں بلکہ اس گھر کے سرداروں میں سے ہیں اور یہ سرداری کا تمغہ امام محمد باقرؑ نے حضرت زید کو عطاء فرمایا جو آپ کیلئے عظیم شرف ہے اور اس سے امام کی غرض حضرت زید کی مدح ہے۔ بلکہ امام نے آپکو ایک اور عظیم صفت سے نوازا۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت زید اھلبیت کے خون کا انتقام لینے والے ہیں کہ جن کا انتقام کسی نے نہیں لیا۔ امام کا یہ خطاب حضرت زید کی رفعت اور اعلیٰ مقام و منزلت پر دلالت کرتا ہے۔

بكاء الامام على زيد ولعن قاتله وخاذله

اس روایت کے کلمات حضرت زید کی مدح اور اسکی حسن سیرت اور مقام منزلت پر دلالت کرتے ہیں

(۱) امام کا حضرت زید پر اس قدر گریہ کرنا کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی امام کا یہ گریہ صرف اور صرف عطوفت کی وجہ سے نہیں تھا۔ جیسا کہ واضح ہے کہ آپ کا اس طرح رونا حضرت زید کے حسن عاقبت اور حسن سیرت کی دلیل ہے۔

(۲) جس نے حضرت کو دھوکہ دیا اور قتل کیا ان سب پر امام کا لعنت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت زید کا جہاد جہاد حق ہے یہ بات مسلمات میں سے ہے حضرت زید کا خروج امام کے اذن سے ہے اگر امام کی اجازت نہ ہوتی تو جنھوں نے جہاد میں حضرت زید کا ساتھ نہیں دیا امام ان پر لعنت نہ کرتے۔ بلکہ آپ کی نصرت واجب ہے۔ جس طرح آپکو دھوکہ دینے والوں پر لعنت سے ظاہر ہے۔

(۳) امام نے حضرت زید کی شہادت کو اھلبیت کی مصیبتوں میں سے ایک عظیم مصیبت قرار دیا اور آپ کی شہادت کے وقت یہ فرمایا **اشکو مانزل بنا أهلبيت الى الله تعالىٰ** میں اللہ تبارک وتعالی سے اس مصیبت کی شکایت کرتا ہوں جو مصیبت ہم پر ڈھائی گئی ہے۔

زيد سيّد بنی هاشم وتجب نصرته

اس روایت میں امام محمد باقرؑ نے حضرت زید کو سردار بنی ھاشم کی صفت دی ہے کہ یہ بنی ھاشم کا سردار ہے اور پھر امام کا حکم دینا کہ جب بھی تمھیں بلائیں تو اسکی آواز پر لبیک کہو اور اسکی مدد کرنا واجب ہے۔ امام کا یہ قول اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت زید کا قیام شرعی ہے بلکہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ جہاد میں شریک ہونا واجب اور انکی مخالفت کرنا حرام ہے بعض اوقات اس روایت کے متن پر اشکال کیا جاتا ہے کہ امام کا یہ قول **(هذا سيدی بنی)** یہ عبارت مطلق ہر اسکو شامل ہے جو بنی ھاشم میں سے ہے۔ اور امام محمد باقرؑ اور امام صادقؑ بھی بنی ھاشم میں سے ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے مطلقاً زید کیسے سردار ہوسکتے ہیں؟ علماء نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ یہاں پر قرینہ حالیہ واضح ہے امام کا مقصود زید کو سردار بنی ھاشم کہنا اماموں کے علاوہ ہے کیونکہ آئمہ اطہار تو نہ صرف بنی ھاشم بلکہ پوری کائنات کے سردار ہیں اور زید بنی ھاشم

کے سردار ہیں جواب ثانی یہ دیا جاتا ہے کہ یہاں سے حدیث کے کچھ الفاظ حذف ہیں اصل حدیث اس طرح ہے(**سید من بنی هاشم**)زید بنی ہاشم کے سرداروں میں سے ہیں۔

زید لسان الامام الذی ینطق به

اس روایت میں امام محمد باقر علیہ السلامؑ نے حضرت زید کوایک ایسی صفت سے نوازا ہے۔جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔امام نے فرمایا زید میری زبان ہے جس سے میں کلام کرتا ہوں امام کی زبان ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔اس سے حضرت زید کی وثاقت وصداقت ظاہر ہوتی ہے اور اسی طرح امام نے زید کو اپنی لسان کہہ کران تمام توہمات کو دور کردیا کہ حضرت زید کبھی بھی اھلبیت کے راستے سے نہ منحرف ہوئے تھے اور نہ منحرف ہوسکتے ہیں یعنی حضرت زید کا وہی راستہ ہے جو اھلبیت کا راستہ ہے آپ کا وہی عمل ہے جو اھلبیت کا عمل ہے۔

لا یسبقه الاوّلون ولایدركه الآخرون

بعض لوگ اس روایت پرسوال کرتے ہیں امام علی علیہ السلام نے اس روایت میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے(**لایدرك احد زیداً الاّ من عمل بمثل ماعمل لجمیع البشر** حضرت زید نے جنگ اور جہاد کیا۔جب کہ جہاد ایک حکم شرعی ہے بلکہ امر مفروض ہے جو بھی چاہتا ہو اس کا مرتبہ بلند ہو ملائکہ اسکی ملاقات کو آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسکا استقبال کریں۔اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریگا یہ قاعدہ کلیہ ہر جہاد کرنے والے کو شامل ہے۔حضرت زید کے ساتھ خاص نہیں اور یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ امام صادقؑ کی طرف سے ہر تحریک اور ہر قیام اھلبیت کیلئے ممنوع ہے جو بھی امام کی اجازت کے بغیر خروج کریگا وہ غیر جائز ہے؟

جواب اس میں شک نہیں ہے کہ ان دونوں کلیوں میں ہر ایک صحیح ہے ان میں کوئی تضاد بھی نہیں ہے یعنی ہر وہ شخص جس نے امام کے اذن کے بغیر قیام کیا وہ عاصی ہے(گنہگار)اور اذن کا نہ ہونا واضح ہے کہ امام کی اجازت نہیں ہے اور یہاں پر اس کلیہ میں جو مقصود ہے وہ ایسا قیام ہے جو امام کی اجازت کیساتھ ہے۔

فزید کان موذونا پس حضرت زید کو اجازت ہے۔اور اس روایت میں اذن سے حضرت زید کے فضائل میں اور اضافہ ہوتا ہے اور آپکا مقام بلند تر ہے۔جو شخص بھی امام کی اجازت کے بغیر خروج کریگا وہ گنہگار ہے ہر وہ شخص جو امام کی اجازت کے ساتھ خروج کریگا قیامت کے دن اسکا عظیم رتبہ ہے اور اس رتبے اور بلندی تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا مگر جس نے وہ عمل کیا ہو جو عمل حضرت زید نے سرانجام دیا۔

بکاء الامام علی علیه السلام ا لشدید علی زید

اس روایت میں دو جملے ایسے ہیں جو حضرت زید کی مدح پر دلالت کرتے ہیں۔

پہلا جملہ یہ ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کا حضرت زید پر شدت سے گریہ کرنا۔

دوسرا جملہ یہ ہے **من نظر الی عورته** کہ امیرالمومنینؑ نے حضرت زید کے عریان جسد کو دیکھنے سے منع فرمایا۔حضرت زید پر گریہ کرنے والا اس کے ساتھ جنت میں ہوگا

ایک روایت میں راوی نے کوفہ کے لوگوں کی حکایت بیان کی ہے کہ حضرت زید کے قتل اور سولی کے بعد لوگوں کی کیا صورت حال ہے۔

اس واقع کے بعد دو قسم کے لوگ تھے ان میں سے بعض حضرت زید کی شھادت پر رو رہے تھے اور بعض حضرت زید پر سب وشتم اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

جب راوی نے امام کے سامنے بیان کیا تو امام نے فرمایا۔

الباکی معه فی الجنة والشامت فشریك بدمعه۔

جو لوگ زید کی شھادت پر آنسوں بہا رہے ہیں اور اس کے غم میں غمگین ہیں وہ اس کے ساتھ جنت میں ہونگے اور جو زید پر سب وشتم کر رہے ہیں اور خوشی کا اظہار کر رہے ہیں انکا شمار اسکے قاتلوں میں ہوگا۔

زید حبیب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زید کو اپنا حبیب کہا ہے رسول اعظم کی حضرت زید سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ جب بھی اپنے اصحابی زید

بن حارثہ کو دیکھتے تو زید بن علیؑ کا عظیم کلمات کے ساتھ ذکر فرماتے۔اور یہ فرماتے اے زید تیرا نام میرے حبیب کے نام پر ہے جو میری اہلبیت سے ہوگا یہ روایت حضرت زید کی مدح وثناء میں واضح ہے۔

علماءرجال کی نظر میں احادیث مذمومہ

علماءرجال کی نظر میں وہ احادیث جن میں مذمت بیان کی گی ہے وہ مندجہ ذیل ہیں

حضرت زید کی ذم کے بارے میں مومن طاق سے دو روایات ہیں

جن میں ایک حدیث کا سلسلہ رجال کشی میں اس طرح ہے۔

حدثنی محمد بن مسعود عن اسحاق بن محمد بصری قال حدثنی أحمد بن صدقة الكا تب الانباری عن مالك احمسی عن مومن طاق ۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے چند امور کی بناء پر ضعیف ہے۔

(۱) اسحاق بن محمد بصری کی وثاقت ثابت نہیں ہے۔

(۲) أحمد بن صدقۃ الکاتب الانباری۔ ہماری کتب رجالیہ میں اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔ اٰیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی نے اپنی کتاب معجم الرجال میں اس کو مجھول قرار دیا ہے۔

(۳) ابی مالک احمسی یہ بھی ہماری کتب رجالیہ میں غیر مذکور ہے اور اٰیۃ اللہ ابوالقاسم خوئی کے نزدیک یہ مجھول ہے۔

دوسری روایت مومن طاق سے حضرت زید سے مناظرہ کی صورت میں ہے۔

رجال کشی میں اس روایت کا سلسلہ کچھ اس طرح ہے۔

حدثنی حمدویۃ بن نصیر قال حدثنی محمد بن عیسیٰ عن یونس عن اسماعیل عبدالخالق عن مومن طاق الاحول۔

محمد بن عیسیٰ کے بارے میں علماء رجال کی مختلف آراء ہیں۔

جن میں سے علامہ شیخ طوسی علیہ رحمہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ سید علی بروجردی نے اپنی

کتاب مقال میں اس کو مشتبہ قرار دیا ہے۔

تیسری روایت داود الرقی سے ہے

داود رقی وہ شخص ہے جس کے بارے میں ابن غضیاری کہتا ہے یہ فاسد مذہب اور ضعیف راوی ہے علامہ نجاشی علیہ رحمہ کہتے ہیں یہ روایت کے سلسلے میں ضعیف ترین شخص ہے۔

اور علامہ استر آبادی اپنی رجال میں لکھتے ہیں میں نے اس کی روایت کو صحیح نہیں پایا۔

چوتھی حدیث محمد بن جمھور عن بکار بن ابی بکر حضرمی۔

اس کو علامہ مجلسی نے اپنی کتاب الوجیزہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ نے اپنی کتاب الخلاصہ میں لکھا ہے کہ محمد بن جمھور حدیث کے معاملے میں ضعیف اور فاسد عقیدہ ہے اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے۔

پانچویں روایت حنان بن سدیر سے ہے۔

علامہ حلی نے اپنی کتاب خلاصہ اور علامہ شیخ طوسی علیہ رحمہ نے اپنی رجال میں اسکو غیر عادل قرار دیا ہے۔

خلاصہ کلام

یہاں تک جو کچھ ہم ذکر چکے ہیں اس سے حضرت زید کی مدح اور فضلیت روایات میں تواتر کے ساتھ ثابت ہوئی ہے یہ ہی حق اور امر یقینی ہے البتہ رہا سوال ان روایات کا جو آپکی ذم کے بارے میں ہیں یا تو خبر واحد سے ہیں یا جھوٹ پر مبنی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے

کیونکہ یہ روایات ظن پر مبنی ہیں اور ظن پر یقین کے ہوتے ہوئے اعتماد نہیں کیا جاتا لہذا ان روایات پر نہ اعتبار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کی کوئی قدر و قیمت ہے۔

آپ کی شجاعت

آپ اپنے آباواجداد کی طرح اپنے زمانے کے شجاع ترین انسان تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپکو بے بہا جسمانی قوت سے نواز رکھا تھا جسمانی قوت کیساتھ ساتھ آپکو عقل وفکر کی قوت بھی عطاء فرمارکھی تھی۔

عزت وغیرت وحیاء اور شجاع میں آپ بے مثال تھے آپ کی حیاء اور غیرت انبیاء کے مشابہ تھی۔جب آپ میدان کی طرف جاتے تھے۔تو اپنے دادا علی بن ابیطالبؑ کی یاد تازہ کرتے تھے۔جب صفوں پر حملہ کرتے تو جس طرح اہل شام امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے سے فرار کر جاتے تھے۔اسی طرح اہل کوفہ نے بھی آپ سے فرار کیا آپکی ہیبت اور رعب کی وجہ سے میدان میں کوئی بھی آپ کے نزدیک نہیں آتا تھا۔مگر دور سے تیروں کے ذریعے حملہ کرتے تھے۔جس طرح کہ آپ کے دادا امیر المومنینؑ پر میدان میں حملہ کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی یہاں تک کہ مولا کو محراب مسجد میں شہید کیا گیا تھا۔اسی طرح آپ پر بھی میدان میں قریب سے حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔اور آپ پر دور سے تیروں سے حملے کیے جاتے تھے یہ ہے اہلبیت نبوت کے گھرانے کی شجاعت ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ آپ زین العابدینؑ کے بیٹے ہیں اور آپ کے دادا سید الشھداء امام حسینؑ ہیں۔

شیعہ وسنّی کے نزدیک اھلبیت کے مقام ومرتبہ میں کوئی شک نہیں ہے۔

جب بھی آپ کے ساتھ کوئی مناقشہ کرتا تو آپ نے کبھی بھی اس سے ترش روئی اختیار نہ کی۔اور نہ ہی تکبّرانہ انداز میں گفتگو کرتے۔بلکہ تمام امور خندہ پیشانی اور حکمت عملی کے ساتھ حل کرتے۔جب کوئی مخالف آپ کے سامنے مسائل پیش کرتا تو آپ مقالمہ کی صورت میں جواب نہ دیتے۔یہاں تک کہ اسکی پوری کلام مکمل نہ ہوجائے۔جب مخالف اپنی کلام کو مکمل کر لیتا جو کچھ اس نے کہنا ہوتا تھا۔تو پھر آپ اپنی گفتگو کا آغاز فرماتے۔اور مخالف کی کلام کے ایک ایک نقطے کا جواب دیتے۔اور آخر میں اس پر حجّت قائم کرتے۔

آپ انتہائی جرات منداور شجاع ترین شخص تھے اموی حکومت کے خلاف میدان جنگ میں آپ

نے اپنی شجاعت اور بہادری کے جوہر دیکھائے۔آپ کی شجاعت اور بہادری کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اموی لشکر کے پندرہ ہزار افراد کو واصل جھنم کیا۔جبکہ آپ کے ساتھ صرف تین سو افراد تھے یعنی آپ کے لشکر کی تعداد بدر میں مسلمانوں کے لشکر کے برابر تھی میدان جنگ میں آپ اپنے لشکر کے آگے آگے ہوتے تھے ۔

کتاب مقاتل طالبین صفحہ نمبر ۱۲۶ مطبع ایران بابکی روایت ہے کہ ہم زید بن علی کیساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے جب آدھی رات کا وقت ہوا تو ثریا چمکا۔آپ نے فرمایا اے بابکی کیا آپ یہ ثریا دیکھ رہے ہیں؟ کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جو اسکے قریب پہنچا ہو؟

میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو اسے اپنے ہاتھ سے کھینچ کر زمین پر دے ماروں اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں بے شک اللہ ہی امت محمد کی اصلاح کر سکتا ہے ۔

حضرت زید بن علی علم دین میں مکمل وسعت۔مضبوط اور محکم دلیل رکھنے والے تھے۔

آپ کا دشمن ہشام بن عبدالملک آپ کے وصف یوں بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک ایسے مرد کو دیکھا ہے جو کہ اپنی گفتگو کے ذریعے اپنے مد مقابل کو تہہ و بالا کر دیتا ہے اسکی کلام اخلاق سے پر ہوتی ہے اسکی گفتگو کی شیرینی اور مخالف پر محکم دلیل قائم کرنے کی وجہ سے جوق در

جوق لوگ اسکی خدمت میں چلے آتے ہیں دوران گفتگو کوئی بھی شخص اسکے علم اور مرتبہ کی برابری نہیں کر سکتا۔

یہ حقیقت ہے کہ فصاحت اور بلاغت میں آپ اپنے جد امیر المومنین علی بن ابیطالب علیھما السلام کے مشابہ تھے ۔

علامہ محسن امین اپنی کتاب زید شھید صفحہ نمبر ۱۷۔ ۱۸ میں لکھتے ہیں مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔

وانّ من اھل الکتب الّا لیومننّ به قبل موته ویوم القیٰمة یکون علیھم شھیدًا۔اور کوئی اہل کتاب میں ایسا نہیں ہے جو اپنی موت سے پہلے ان پر

ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اس کے گواہ ہوں گے۔ (۱)

تو آپ نے فرمایا یہ آیت ہمارے لیے مخصوص ہے۔

(انه لیس رجل من ولد فاطمه یموت ولایخرج من الادنیا حیّ یقرّ لامام وامامة)

تحقیق اولاد فاطمہ میں سے کسی شخص کو موت نہیں آئے گی اور نہ ہی وہ دنیا سے اسوقت تک جائے گا۔ جب تک وہ امام اور اسکی امامت کا اقرار نہ کرلے جس طرح یعقوب کے بیٹوں نے یوسف کیلیے اقرار کیا تھا اسوقت انہوں نے کہا۔

(قالوا تاالله لقد ا ثرك الله علینا وان کنّالخٰطین)

ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم خدا نے آپ کو فضیلت اور امتیاز عطاء کیا ہے اور ہم سب خطا کار تھے۔(۲)

ابو اسحاق روایت کرتا ہے میں نے زید بن علی کو دیکھا تو اس کی مثل کسی کو نہ پایا نہ علم میں نہ فضیلت میں نہ بلاغت میں وہ سب سے زیادہ فصیح اور بلیغ بیان والے تھے اور اس جیسا زاھد ترین انسان کسی کو نہیں دیکھا۔

امالی الشیخ صدوق میں ابی جارود کہتا ہے کہ میں ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران زید بن علی تشریف لائے جب امام نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا

هذاسیدمن اهلبتی والطالب باوثارهم

یہ اھلبیت کے سردار ہیں اور انکے خون کا بدلا لینے والا ہے۔

شعبی کہتا ہے خدا کی قسم عورتوں نے کسی ایسے بچے کو جنم نہیں دیا۔ جو فقہ میں علم میں شجاعت میں فصاحت و بلاغت میں زھد میں تقویٰ میں بیان میں زید بن علی سے زیادہ افضل ہو۔

---

(۱) سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۹۔

(۱) سورہ یوسف آیت نمبر/۹۱۔

ہشام کے ساتھ آپکا موقف

جب حضرت زید بن علیؑ شام پہنچے تو ہشام پر آپ کا آنا گراں گزرا۔
آپکا موقف یہ تھا کہ ہشام سے ملاقات کریں اور اس کے والیوں کے ظلم وستم کی شکایت کریں لیکن ہشام نے آپ کو ملنے کی اجازت نہ دی جبکہ ہشام کے دربار میں بدکردار اور ذلیل لوگوں کو آنے کی عام اجازت تھی۔ آپ جتنے دن شام میں رہے ہر روز ہشام سے ملنے کی اجازت مانگتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا کیونکہ وہ آپ کے علم وعرفان سے اچھی طرح واقف تھا آخر ایک دن آپکو اجازت دی گئی اور ہشام نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ جب زید بن علی دربار میں آئیں تو اردگرد ہو کر اس کا حلقہ تنگ کیا جائے تا کہ اسکی کلام اور حسن بیان لوگوں پر ظاہر نہ ہو لیکن اسکی یہ تمام کوشش بیکار ثابت ہوئی اور وہ آپ کو اپنا مقصود بیان کرنے سے نہ روک سکا۔ پس ہشام اور اسکے درباریوں نے آپ سے ایسی کلام سنی جو تلوار سے زیادہ تیز اور تیر سے زیادہ نشانے پر لگنے والی تھی اسی دوران ہشام کے حواریوں نے حضرت زید کے سامنے امام محمد باقر علیہ السلام کو نازیبا الفاظ سے پکارا انہوں نے امام کے لقب باقر کی بجائے بقرہ کہا یہ سن کر حضرت زید ان پر غضب ناک ہوئے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ سلم نے ان کا نام باقر رکھا ہے اور تم لوگ اسے غلط نام سے پکارتے ہو خدا کی قسم تم لوگوں نے ان دونوں سے سخت مخالفت مول لی ہے جس سے تمھاری دنیا اور آخرت خراب ہوگئی ہے۔

آپ کی تحریک

ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں بہت ساری سیاسی مذھی اور غیر مذھی تحریکوں نے سر اٹھایا یہ وہ دور تھا کہ جب دار الخلافہ بنوامیہ کے بدترین اوباش لوگوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا دار الخلافہ میں اسلامی احکام کی بجائے لہولعب اور رقص و سرود کی محفلیں ہوتی تھیں۔ اور شراب کے دور چلتے تھے اسی زمانے میں عباسیوں نے اموی حکومت کے خلاف اپنی تحریک کا آغاز کیا اور ان

تحریکوں میں جو اہم تحریک تھی وہ علوی تحریک تھی جس نے ایک دوسری نہج اختیار کی اور وہ جہاد کا راستہ تھا اور ظالم حکومت کے خلاف اعلان جنگ تھا اموی حکومت کا سامنا کرنے کے لیے بہت سارے لشکروں کو جمع کیا گیا۔

حضرت زید بن علی نے انکی کمان سنبھالی آپ نے اموی حکومت کے خلاف جو جہاد کیا اس کے چند اسباب ہیں جنکو ہم اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

(ا) ابتداء اسلام سے ہی بنوامیہ اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ اسلام کے اندر قتل و غارت دہشت گردی انکا وطیرہ تھا ابتدائی اسلامی تعلیمات کو بگاڑنا اور اسلام کے اندر غلط افکار اور شکوک و شبہات پیدا کرنا انکا اہم مقصد تھا۔ اور اسی طرح اہلبیت رسالت کی اہانت اور ان پر ظلم وستم کرنا انکا شیوہ تھا کیونکہ اہلبیت ہی حقیقی اسلام کے محافظ اور رسالت کے علمبردار تھے۔

یہ بات ابوسفیان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام اس کے دل میں داخل ہی نہیں ہوا تھا اسی طرح معاویہ نے بھی اپنے باپ کی پیروی کی بلکہ ان لوگوں نے فتح مکہ کے بعد تلواروں کے خوف سے سیاسی طور پر کلمہ پڑھا جیسا کہ تاریخ طبری میں عباس بن مطلب کہتا ہے کہ میں نے ابوسفیان سے کہا کہ حق کی گواہی دو ورنہ تیری گردن اڑا دی جائے گی اور معاویہ وہ ہے جس نے اہل کوفہ سے کہا۔

أترونی قاتلتکم علیٰ الصلاۃ والذکاۃ والحج وقدعلمت انکم تصلون وتذکون وتحجون ولکنّی قاتلتکم لاتامر علیکم۔

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں نے تم لوگوں کو نماز زکاۃ اور حج کے لئے قتل کیا ہے؟
جبکہ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ نماز بھی پڑھتے ہو۔ زکاۃ بھی دیتے ہو۔ اور حج بھی ادا کرتے ہو۔
بلکہ میں نے تو اس لیے جنگ کی ہے تا کہ تمھارے اوپر حکومت کر سکوں۔

(۲) بنوامیہ نے رسالت سماوی کا واضح انکار کر کے اپنے کفر کا اعلان کیا ہے۔

جب یزید کے دربار میں امام حسین علیہ السلامؑ کا سر مبارک لایا گیا۔ تو آپ کے سر مبارک سے ت سے مشک وعنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔

راوی کہتا ہے میں نے دیکھا کہ یزید کے سامنے تخت پر امام کا سر مبارک رکھا ہوا ہے اور وہ ملعون امام کے دندان مبارک پر چھڑی مار رہا ہے۔اور ساتھ ساتھ یہ اشعار بھی پڑھ رہا ہے

انّ اشیاخی ببدر لوراوا

مصرع الخذرج من وقع الاثل

لاهلوا واستهلوا فرحاً

ثم قالوا یایزید لاتشل

لعبت هاشم بالملك

فلا خبر جاء ولاوحی نزل

کاش آج بدر میں قتل ہونے والے میرے بزرگ ہوتے تو وہ ضرور خوش ہوتے اور مجھے شاباش دیتے اور کہتے اے یزید تیرے ہاتھ کبھی شل نہ ہوں ۔ بنی ھاشم نے یہ سب کچھ حکومت کیلئے ڈھونگ رچایا نہ کوئی فرشتہ آیا ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یزید کو ذلیل کیا ان اشعار میں اس نے رسالت کا انکار کیا ہے جس سے اسکا کفر واضح ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اس کے کفر کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اس نے امام حسینؑ کے خلاف فوج کشی کی اور نواسہ رسول کو تین دن کا بھوکا پیاسا جنگل بیابان میں شھید کیا اور آپ کے اھلبیت کو قید کیا وہ اھلبیت جو اس سرزمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔

اس کے بعد ولید بن یزید بن عبدالملک اپنے اشعار میں کہتا ہے۔

یا ایّها السائل عن دیننا

نحن علیٰ دین ابی شاکر

نشربها صرفاً وممزوجة

بالسحن احیا ناً و بالفاتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اس سے کہا اے امیر تو اسلام سے مرتد ہوگیا ہے اس نے کہا ہاں ۔یہی وہ ولید ہے جس نے ایک مرتبہ قرآن کھولا تو یہ آیت

سامنے آئی۔ **واستفتحوا وخاب کل جبار عنید** یہ دیکھ کر غضب ناک ہوا اور قرآن پر تیر برسائے اور ساتھ یہ اشعار بڑھے ۔(۱)

تهددنی بجبار عنید

فها اناذاك جبار عنيد

اذا ماجئت ربك یوم حشر

فقل یارب مزقنی الولید

جب تو محشر میں اپنے رب کے پاس آئے تو کہنا اے میرے رب مجھے ولید نے پھاڑ ڈالا ہے

(۳) اموی حکومت کا ہدف اسلام کے نام پر دنیاوی اقتدار کو مضبوط کرنا اور لوگوں کو غلام بنانا تھا۔ بنوامیہ میں سے جو بھی تخت حکومت کو سنبھالتا تو یہ کہتا۔ **المال مال الله وانا خليفة الله فماشئت اخذته وماتركته فهو جائز لی۔(۲)**

سب مال اللہ کا مال ہے اور میں اسکا خلیفہ ہوں ہر چیز میرے لیے جائز ہے جو چاہوں کروں جس کو چاہوں چھوڑ دوں۔

اموی حکومت اسی سنت پر چلتی رہی یہاں تک کہ سن ۱۰۵ ہجری میں ہشام بن عبدالملک نے اقتدار سنبھالا۔ بنوامیہ کی حکومت کا یہ وہ زمانہ ہے جس میں ظلم وستم کے ذریعے سے ہر تحریک کو دبا دیا گیا یہاں تک کہ حکومت نے لوگوں پر مکمل گرفت حاصل کرلی اور اس کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو اسلام کی حقیقی قیادت سے دور رکھا اور وہ حقیقی قیادت آئمہ اطہار ہیں۔

روایت میں ہے عبداللہ بن صیفی ہشام بن عبدالملک کے پاس آیا اور کہا اے امیر تیرے بعد خلیفہ کون ہوگا تو اس نے کہا کہ میرا خلیفہ میرے خاندان سے ہوگا اس نے کہا تو اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین اور مخلوق پر۔ محمد مصطفیٰ اللہ کی طرف سے ان پر رسول ہیں تم اللہ کے نزدیک رسول

---

(۱) کتاب اغانی تاریخ طبری بدایۃ ونھایۃ۔

(۲) مروج ذھب جلد نمبر/۳ صفحہ/۵۲۔ طبقات ابن سعد جلد نمبر/۵ صفحہ/۲۱۵۔

الکامل فی التاریخ جلد ۵ صفحہ ۲۹۰۔

اللہ سے زیادہ محترم ہو۔ ہشام نے اسکا انکار نہ کیا جو کچھ عبداللہ صفی نے کہا اس کلمے سے اسکا کفر واضح ہے۔

(۴) اموی حکمرانوں کے اندر بغض وعناد اور کینہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اقرباء پروری اور قبیلہ پرستی انکی فطرت تھی۔ وہ اپنے قبیلے کو تمام قبائل پر فوقیت دیتے تھے۔ اور باقی قبیلوں میں تفرقہ بازی اور فتنے کا بیج بوتے۔ جس کی وجہ سے امت مسلمہ کا خون بہایا جاتا اور اموال کو غصب کیا جاتا۔ اموی حکمرانوں کا لوگوں کے ساتھ بغض وعناد کینہ ظلم وستم کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ خصوصاً قاریان قرآن اہل تقوی اور پرہیزگاروں پر ظلم کرنا۔

اموی حکمران یہ بھی دعویٰ کرتے تھے کہ ہمارا مرتبہ انبیاء سے اعلیٰ وافضل ہے یہ وہ امر ہے جسکا کوئی بھی مومن تصور نہیں کرسکتا اور نہ ہی قبول کرسکتا ہے۔ یہ وہ حالات ہیں جنکی وجہ سے حضرت زید بن علی نے تحریک چلائی جب اسطرح کفریہ اقوال حضرت زید بن علی تک پہنچے تو آپ نے فرمایا

لولم اکن الا انا وابنی لخرجت علیھم۔

خدا کی قسم میرے بیٹے کے علاوہ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ جائیں تو میں پھر بھی ان کے خلاف قیام کرونگا۔

(۵) امام حسین علیہ السلام کی شھادت کے بعد امت اسلامیہ کے سوئے ہوئے ضمیر جاگ اٹھے تھے عباسیوں اور امویوں کے درمیان خلافت پر جنگ جدال کو دیکھ کر وہ اپنے آپکی ملامت کر رہے تھے ۔ جب اموی اور عباسی آپس میں دست وگریباں تھے۔ تو حق کے متلاشیوں کو تھوڑی سی فرصت ملی تو وہ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کی طرف متوجہ ہوئے دشمنان اسلام نے اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی اگر بنوھاشم کی ہر دور ہر زمانے میں تحریک نہ ہوتی تو اسلام مٹ کر رہ جاتا جیسا کہ یزید بن معاویہ بن ابوسفیان نے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی تو اسوقت امام حسینؑ نے اس کے خلاف جہاد کرنا واجب اور دینی فریضہ سمجھا۔ اس زمانے کے لوگوں پر یزید کا فسق فجور واضح ہو چکا تھا اس کے باوجود اس نے خلیفۃ المسلمین ہونے کا دعویٰ کیا تو اس وقت امام نے فرمایا کہ ہم اہلبیت نبوت خلافت کا تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ انکی نسبت جنھوں نے

بغیر حق کے اس کا دعوی کیا ہے۔ اور یہی حال حضرت زید بن علی کا ہے کہ آپ نے بھی اپنے داد امام حسینؑ کی طرح دشمنان اسلام کے خلاف اپنے اوپر جہاد کو واجب سمجھا۔

یہ بات آپ کے اس قول سے معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صحابی جلیل جابر بن عبداللہ انصاری سے کہا کہ میں نے ہشام کو دیکھا ہے اس کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سب وشتم کیا گیا اور اس نے انکو منع نہ کیا خدا کی قسم اگر کوئی بھی میرا ساتھ نہ دے میں اکیلا رہ جاوں تو میں پھر بھی اس کے خلاف خروج کرونگا۔

پھر فرمایا کہ جنھوں نے میرے دادا امام حسینؑ کو شہید کیا اور مدینہ منورہ کو تباہ و برباد کیا اور بیت اللہ پر منجنیق کے ذریعے آگ اور پتھر برسائے میں ان کے خلاف ضرور جہاد کرونگا۔

یہ واقعہ تاریخ میں حرۃ کے نام سے معروف ہے جب مسلم بن عقبہ کو یزید ملعون نے اہل مکہ و مدینہ کی طرف لشکر کشی کا حکم دیا تو اس نے بیت اللہ کی بے حرمتی کی اس پر آگ اور پتھر برسائے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور شہر کو اپنے خون خوار فوجیوں کیلئے مباح قرار دیا۔ جس سے اصحاب کی بیٹیوں کی عصمت دری کی گئی اور مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے گئے۔

(۶) امام حسین علیہ السلام کی شھادت سے پہلے اور بعد بنی امیہ کے خلاف بہت ساری جماعتوں نے علم جہاد بلند کیا ان میں سے ایک حجر بن عدی ہے جس نے ۵۱/ ھجری میں کوفہ میں قیام کیا

سن/۶۵ ھجری مدینہ میں توابین نے قیام کیا۔

مکہ میں عبداللہ بن زبیر نے قیام کیا۔

سن/۶۲ ھجری میں عثمان بن محمد بن ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ میں قیام ہوا۔

اہل مدینہ نے عبداللہ بن حنظلہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بنوامیہ کے خلاف قیام کیا۔

جب مسلم بن عقبہ مدینہ کا والی بنا اور اس نے یزید کی بیعت کی دعوت دی اور یہ کہا کہ جو بیعت سے انکار کرے گا اسکو قتل کر دیا جائیگا اس نے لوگوں کا خون بہانے اور اموال کو غصب کرنے کا عام حکم دے رکھا تھا۔ مصعب بن زبیر نے بھی قیام کیا جو اسی دوران قتل ہوگیا۔

(۷) جب ہشام بن عبدالملک کا دور آیا تو اس نے خالد قسری کو عراق کا والی بنایا جو سیاسی آدمی اور

نرم مزاج تھا اس کے دور میں شیعان عراق نے کچھ راحت محسوس کی لیکن یوسف بن عمر ثقفی جو کہ بنوامیہ کا خاص آدمی تھا اس نے خالد قسری کی ہشام کو شکایت کی اور خط لکھا کہ بنی ھاشم اوران کے ماننے والے فقر وفاقہ اور تنگ دستی کی وجہ سے ہلاک ہورہے تھے۔ان میں سے کوئی بھی اپنے اہل وعیال کے پیٹ پالنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا لیکن جب سے خالد عراق کا والی بنا ہے تو اس نے انکو مال ودولت دینا شروع کیا ہے تب سے وہ قوی ہو گئے ہیں یہاں تک کہ اب وہ اپنے آپ کو خلافت کا طلب گار سمجھتے ہیں۔

اس خط کے بعد ہشام غضب ناک ہوا اور اس نے خالد کو عراق کی حکومت سے معزول کردیا اور یوسف بن عمر کو والی مقرر کیا اس نے اپنی حکومت کا آغاز بنی ھاشم اوران کے ماننے والوں پر ظلم وستم سے کیا بنی ھاشم اور اہلبیت رسول سے محبت کرنے والوں کو قتل کروادیتا یا قیدی بنالیتا۔

یوسف بن عمر وہ شخص ہے جس نے اہل کوفہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ کہا کہ میں نے امیر ہشام سے درخواست کی ہے کہ وہ تمھارے بارے میں مجھے مکمل اختیار دے اگر اس نے اجازت دیدی تو خدا کی قسم میں تمھارے مردوں کو قتل کرونگا اور تمھاری عورتوں کو قیدی بناوں گا۔(۱)

(۸) یہ ظلم وستم وبربریت کا دور جس نے اہل عراق کی زندگی کو دوبھر کر رکھا تھا خصوصاً اہل کوفہ کو مشکل ترین حالات کا سامنا تھا وہ کوفہ جسکو امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ نے اپنے زمانہ خلافت میں مرکز بنایا تھا۔اوراس شہر کو وسعت دی یہیں سے اسلام کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچایا اور اسی شہر سے اموی جارحیت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا یہ تمام چیزیں ہشام کے ذہن میں تھیں لہٰذا اس کی کوفہ پر کڑی نظر تھی تاریخ میں ملتا ہے اس نے کوفہ کے والی کو خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا۔

اما بعد۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ اہل کوفہ اہلبیت نبوت سے محبت کرتے ہیں اوران کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے اور انکی اطاعت اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں انکی تلواریں انھیں کے ساتھ خاص ہیں۔وہ کائنات میں ان سے زیادہ کسی کو عالم نہیں سمجھتے تم کو چاہیے کہ انکی جمعیت کو تقسیم کردو تا کہ وہ ان کا ساتھ نہ دے سکیں۔

---

(۱) کتاب تاریخ طبری جلد نمبر/۸ صفحہ/۲۷۹۔

زید بن علی ہمارے پاس آیا ہم نے اسکو دیکھا وہ ایک قوی جنگ وجدال کرنے والا مرد ہے گفتگو کے دوران وہ اپنے مدمقابل کو الٹ پلٹ کردینے والا ہے اسکی زبان کی شیرین اور محکم دلیلوں کی وجہ سے لوگ اس کے سامنے سرخم کردیتے ہیں اس کو کوفہ آنے سے باز رکھو کیونکہ اگر وہ کوفہ آگئے تو اپنے اخلاق وعمل اور نرم گفتگو سے لوگوں کو اپنا مطیع بنالے گا۔ کیونکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ اہل کوفہ نے زید بن علی کو عراق آنے کی پیش کش کی ہے اور کوفہ والوں نے انھیں یہ بھی کہا ہے کہ آپ کیوں نہیں خروج کرتے جبکہ کوفہ بصرہ اور خراسان کی ایک لاکھ تلواریں آپ کے ساتھ ہیں۔ (۱)

(۹) صاحب حور العین اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ وہ تحریک جس کی قیادت حضرت زید بن علی علیہ السلام کررہے تھے کسی ایک مسلک کے ساتھ خاص نہیں تھی بلکہ اسوقت کے مختلف اسلامی فرقے اس میں شامل ہوگئے تھے ۔لوگوں نے فروعی اختلاف ہونے کے باوجود حضرت زید بن علی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

علامہ اصبہانی ذکر کرتے ہیں کہ وہ لوگ جنھوں نے حضرت زید کی بیعت کی ان میں شیعہ کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی شامل تھے۔(۲)

(۱۰) مناقب امام اعظم ابوحنیفہ میں ابن بزاز کردی ذکر کرتا ہے کہ اس وقت سنی اور شیعہ مذاہب کے سرداروں نے اس تحریک کی تعریف کی اور لوگوں کو اسکی نصرت کی دعوت دی اس وقت ابوحنیفہ نے خفیہ طور پر یہ فتوی دیا کہ زید بن علی کی نصرت کرنا واجب ہے اور ان کی طرف مال روانہ کیا۔

ابن بزاز کہتا ہے حضرت زید بن علیؑ نے ابوحنیفہ کی طرف قاصد بھیجا اور اسکو اپنی بیعت کی دعوت دی تو ابوحنیفہ نے جواب دیا کہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اس کو لوگ چھوڑ کر نہیں جائیں گے جس طرح ان کے آباء واجداد کو چھوڑ گئے تھے تو میں ضرور ان کے ساتھ ملکر جہاد کرتا۔ کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں لیکن میں اسکی مال کے ذریعے مدد کرونگا پھر اس نے حضرت زید کی طرف دس ہزار درھم بھیجے اور قاصد سے کہا کہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری طرف سے معذرت کرنا حضرت زید

---

(۱) تاریخ طبری جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۶۱۔

(۲) روض نضیر شرح مجموع فقہ کبیر ۳۰۔ مقاتل طالبین صفحہ ۱۳۵

کے قیام کرنے کے یہی چند اسباب نہیں ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت ساری وجوہات ہیں جو تاریخی کتابوں میں ذکر ہیں۔

آپ کی تحریک کے اہداف

اس زمانے میں جتنی تحریکیں بنی امیہ کے خلاف چل رہی تھیں ان میں سے حضرت زید کی تحریک کے اہداف مختلف تھے ہم خلاصہ کے طور پر یہاں کچھ اہم اہداف کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) الثار لدم الامام الحسینؑ بن علیؑ۔امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لینا

(۲)تحقیق العدل الاجتماعی) اجتماعی طور پر عدل وانصاف قائم کرنا

(۳) الامر بالمعروف والنھی عن المنکر) نیکی کا حکم دینا اور برائیوں کا قلع قمع کرنا امر بالمعروف نہی عن المنکر کتاب اللہ اور سنت نبوی کیلئے خروج کرنا۔اس بات کی واضح روشن دلیل ہے آپ کا جہاد جابر اور ظالم کے خلاف تھا اور حق کو قائم کرنا تھا آپ کا بالکل وہی طرز کلام تھا جو آپ کے دادا امام حسینؑ نے خروج کے وقت فرمایا تھا۔اور آپ کا بالکل وہی جہاد تھا جو آپ کے جدّ امام علی نے جنگ صفین جمل اور نہروان میں کیا۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت زید کے قیام کرنے کے بہت سارے اہداف ہیں انہی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ہے اور آپ ۔نے دیکھا کہ ہشام بن عبدالملک کے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سب وشتم کیا جا رہا ہے اور دین اسلام کی تعلیمات کو لوگوں کے سامنے بگاڑ کر پیش کیا جا رہا ہے تو آپ نے ظالمین کا مقابلہ کرنے کیلئے امر بالمعروف نہی عن المنکر کی خاطر جہاد کیا۔کیونکہ آپ کے سامنے آپ کے اجداد کا نمونہ عمل تھا۔

امام الحسین علیه السلام یقول فی خطبته :ایها الناس ،انی سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم : یقول من رای سلطاناً جائراً مستحلاً لحرام الله ناکثاً لعهده مخالفاً لنسة رسوله یعمل فی عباده بالاثم والعدوان فلم یغیر ماعلیه بفعل ولاقول

،كان حقاً على الله ان يدخله مدخله ـ(۱)

امام حسین علیہ السلام اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں اے لوگو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں جو بھی کسی ظالم حکمران کو دیکھے جو حرام خدا کو حلال اور حلال کو حرام سمجھتا ہو۔ حدود اللہ کو توڑ رہا ہو اور سنت رسول کی مخالفت کر رہا ہو اور لوگوں پر ظلم وستم کرتا ہو اگر کوئی بھی اپنے قول یا فعل کے ذریعے اسکو منع نہ کرے تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ ان لوگوں کو بھی اسی کے ساتھ جھنم میں ڈال دے

روی عن الامام الصادق علیه السلام ولوددت انّ الخارجی من أل محمد خرج وعلّی نفقة عیاله ـ (۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپ نے امر بالمعروف نہی عن المنکر کر نے والے شخص کی تمناء کی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں کہ میں محبت کرتا ہوں اس شخص سے جو آل محمد کے حق کیلئے خروج کرے تو اس کے اہل وعیال کا نان ونفقہ کی ذمہ داری مجھ پر ہے ۔

خلافت اور اہلبیت

اہل بیت خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں اور وہی اس منصب کے حقیقی وارث ہیں حضرت زید بن علی مدینہ میں زندگی بسر کر رہے تھے اور وہ تمام حادثات جو اس سے پہلے ہوئے یا انکی زندگی میں ہو رہے تھے وہ ان سے بخوبی آگاہ تھے اور بنی امیہ کے ظلم وستم کی وجہ سے ان کے سخت خلاف تھے اور ظالم حکومت کے خلاف جہاد کرنے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کر رہے تھے۔

روایت ہے کہ آپ ایک دن مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔ تو وہاں پر قریش کی ایک جماعت کو دیکھا جن میں سعد بن ابراھیم بھی تھا آپ نے انھیں مخاطب کر کے فرمایا کوئی بھی قوم تم سے زیادہ ضعیف نہیں ہے تم لوگ اہل حرۃ سے بھی زیادہ ضعیف ہو؟

---

(۱) تاریخ الطبری جلد ۳، ۴ صفحہ ۳۰۷، ۳۰۵۔

(۲) وسائل الشیعۃ۔ سرائر ابن ادریس جلد ۳ صفحہ ۵۶۹۔

تو انھوں نے جواب دیا ایسا نہیں ہے پھر آپ نے انھیں فرمایا کہ میں گواھی دیتا ہوں ہشام یزید سے بھی زیادہ بدکار ظالم اور شیطان ہے آخر تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ خاموش بیٹھے ہو؟

اس بات سے حضرت زید کا موقف واضح اور روشن ہے اور ان کے مقصد کو دمشق کے حکمران بھی جانتے تھے اور وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ وہ پہلی شخصیت ہے جو حسین بن علیؑ کے بعد محرک ہے اور خون حسینؑ کا مطالبہ کرے گی وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اہلبیت نبوۃ کے بہائے گئے خونوں کا بدلہ لینے والی ہے۔

تھذیب تاریخ ابن عساکر جلد/۶ صفحہ/۲۲۔

آپ کی بیعت

عربوں میں جو بیعت مشہور ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی قبیلے نے کسی دوسرے قبیلے کے خلاف معرکہ آرائی کرنا ہوتی تو ایک آدمی کو اپنا سردار بناتے اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے یہ عہد کرتے کہ ہم تیرے ہر فعل و قول پر لبیک کہیں گے ظھور اسلام کے بعد کتاب وسنت کیلئے بیعت لی جاتی تھی ۔ اسی طرح حضرت زید بن علی نے بھی کتاب اللہ اور سنت نبی کے لیے لوگوں سے بیعت لی۔ اس بیعت کا مقصد ظالمین کے خلاف جہاد کرنا کمزور لوگوں کا دفاع کرنا مرحوموں کو انکا حق دلوانا بیت المال کا مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کرنا مختلف مظالم کو روکنا اہلبیت کی نصرت کرنا اور جنھوں نے انکا حق غصب کیا ہے ان کے خلاف جہاد کرنا یہ وہ تمام اہداف تھے جن کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جاتا اور ان سے کہتے۔

اتبا یعونی علی ذلك فاذا قالوا نعم وضع یده علی یده من بایعه ثم یقول :علیك عهد الله ومیثاقه وذمته وذمة رسوله لتفین ببیعتی ولتقاتلین عدوی ولتضحن لی فی السر والعلانیة فاذا قال نعم مسح یده علی یده ثم قال اشهدوا علیه (1)

---

(1) کتاب علامہ سید عبدالرزاق المقرم/۱۲۲۔

کیا ان تمام چیزوں پر میری بیعت کرو گے اگر وہ جواب میں ہاں کہتے تو جو بیعت لے رہا ہوتا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے پھر بیعت لینے والا کہتا تمھارا عہد اللہ کے لیے ہے میری بیعت پر میرے دشمنوں کے خلاف جنگ کرو گے اور میرے لیے آواز بلند کرو گے ظاہراً باطناً میری مدد کرو گے اگر وہ جواب میں ہاں کہتے تو بیعت لینے والا ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مس کرتا۔ پھر وہ دوسرے لوگوں سے کہتا اس پر گواہ رہنا جب، حضرت زید کے لئے بیعت مکمل ہوگئی تو آپ نے فرمایا

-(الحمد لله الذی اکمل لی دینی والله انی کنت لاستحی من رسول الله ان ارد علیه الحوض غداً ولم امر فی امته بمعروف ولم انه عن منکر۔

تمام تعریفیں اس خدا کی جس نے میرے لیے دین کو مکمل کیا خدا کی قسم مجھے رسول اللہ سے شرم محسوس ہوگی۔ جب میں کل قیامت کے دن ان کے سامنے حوض کوثر پر جاوں گا اس حال میں کہ میں نے اس کی امت کو نیکی کا حکم نہ دیا ہو اور نہ ہی اسکو برائی سے روکا ہو خدا کی قسم مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جب میں کتاب اللہ اور سنت نبی کیلیئے قیام کروں اور میرے لیے آگ کے شعلے ہوں پھر مجھے ان شعلوں میں ڈال دیا جائے اور میں اسی حال میں اللہ کی بارگاہ میں چلا جاؤں خدا کی قسم جو بھی میری مدد کریگا وہ جنت فردوس میں محمد مصطفیٰ۔ علی مرتضیٰ۔ فاطمہ زہرا۔ حسن مجتبیٰ اور حسین سید الشھدآء کے ساتھ ہوگا افسوس ہے لوگوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا یہ وہی قرآن ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ پر نازل ہوا اور ہم اس کے بیٹے ہیں۔

یا معاشر فقهاء اے گروہ فقیہان اور حجاز کے لوگو **انا حجة الله علیکم** میں تمھارے اوپر حجت قائم کرتا ہوں یہ میرے ہاتھ تمھارے ہاتھوں کے ساتھ ہیں اس چیز کے لیے کہ ہم حدود اللہ کیلیئے قیام کریں اور کتاب خدا پر عمل کریں اور تم سب کے درمیان بیت المال کو برابر برابر تقسیم کریں۔ **فسلونی عن معالم دینکم** پس تم لوگ اپنے دینی معاملات میں مجھ سے سوال کرو اگر میں تمھارے سوالوں کا جواب نہ دے سکوں تو پھر اس مقدس ہستی کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ اعلم ہے خدا کی قسم میں نے اپنے بابا علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام کا علم سیکھا ہے۔

آپ کا کوفہ میں دخول

آپ ماہ شوال سن ۱۲۰/ھجری میں کوفہ وارد ہوئے۔بعض نے سن ۱۱۹/ھجری میں آپکا دخول لکھا ہے پندرہ ماہ آپ نے کوفہ میں قیام کیا اور دو ماہ بصرہ میں رہے۔

کوفہ میں آپ کی رہائش

کوفہ میں آپ کی رہائش کا کوئی خاص مقام نہیں تھا کبھی آپ بنی سلیمین کے گھر آتے جو آپ کے سسرال بھی تھے اور کبھی بنی عبس میں نصر بن خذیمہ عبسی کے پاس رہتے اور کبھی بنی غبر کے ہاں آپ کا قیام ہوتا پھر اس کے بعد آپ معاویہ بن اسحاق بن حارثہ انصاری کے ہاں منتقل ہو گئے اس دوران بہت سارے لوگوں نے آپکی بیعت کی جس میں شیعہ اور شیعہ کے علاوہ تقریباً/۲۵ ہزار افراد تھے ایک قول کے مطابق آپ کی بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ گئی تھی۔

ابو معمر کہتا ہے کہ ۸۰ ہزار افراد نے آپ کی بیعت کی کوفہ۔مدائن۔بصرہ۔واسط۔موصل جزیرہ۔ رای۔خراسان۔اور جرجان کے بہت سارے لوگ آپ کی بیعت میں شامل ہو گئے۔

کوفہ کے جن سرکردہ لوگوں نے آپ کی بیعت کی ان میں سے نصر بن خذیمہ عبسی۔معاویہ بن اسحاق بن زید بن حارثہ انصاری۔حجیۃ اجلح کندی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ کوفہ کے بعض فقہاء قاضیوں اور محدثوں نے بھاری تعداد میں آپکی بیعت کی جس میں قاری قرآن بھی شامل تھے ان لوگوں نے آپ کی بیعت نہ کی جو آپ کی معرفت نہیں رکھتے تھے اس کے علاوہ باقی تمام لوگ خصوصاً جو اہلبیت کے خواص اور انکی معرفت رکھتے تھے آپ کی تحریک میں شامل ہو گئے

وہ فقہا جنھوں نے آپ کی بیعت کی ان کے اسماء یہ ہیں

(۱) عبداللہ بن شبرمۃ بن طفیل اسکا تعلق بنی ضبہ سے ہے یہ بہت بڑے شاعر فقیہہ اور تابعی تھے یہ کوفہ میں سن ۱۴۴/ ھجری میں فوت ہوئے۔

(۲) اعمش سلیمان بن مھران یہ کوفہ میں معروف تھا اور اسکا شمار شیعان امیر المومنین علیہ السلام میں تھا اس نے امیر المومنینؑ کے فضائل میں دس ہزار احادیث نقل کی ہیں

یہ سن ۶۰/ ھجری پیدا ہوا۔ اور سن ۱۴۸/ ھجری میں وفات پا گیا۔

روایت میں ہے کہ جب یہ بیمار ہوا تو ابو حنیفہ انکی عیادت کیلئے آیا اور کہا اے سلیمان اللہ سے ڈرو آج تمھاری آخرت کا پہلا دن ہے اور تمھاری دنیا کا آخری دن ہے تو نے

علی بن ابیطالبؑ کی فضیلت میں جو احادیث کہیں ہیں ان سے رک جاو یہ تمھارے لیے بہتر ہے سلیمان بستر بیماری پر لیٹے ہوئے تھے۔

یہ سنکر کہا مجھے بیٹھا دو جب انھیں بیٹھا دیا گیا تو ابو حنیفہ کو مخاطب ہو کر کہا اے ابو حنیفہ مجھے ابو متوکل ناجی نے بتایا ہے۔ اور اس نے ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم سے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

اذا کان یوم القیامة یقول الله لی ولعلی بن ابی طالبؑ ادخلا الجنة من احبکما والنار من ابغضکما وهو قوله تعالی القیا فی الجهنم کل جبار عنید۔

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور علی بن ابیطالبؑ کو فرمائے گا جس نے بھی تم دونوں سے محبت کی ہے انکو جنت میں داخل کر دو اور جس نے تم دونوں سے بغض کیا ہے اسکو جھنم میں پھینک دو یہ سنکر ابو حنیفہ چلا گیا۔

(۳) مسعر بن کدام انکا تعلق بنی صعصعہ سے ہے اور یہ کوفہ میں احادیث کے مشہور راوی تھے یہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو احادیث کا درس دیتے تھے۔

منصور نے اس کو بلا کر قاضی ہونے کی پیش کش کی لیکن اس نے ٹھکرادیا انکی وفات سن ۱۵۲/ھ میں ہے۔(۱)

(۴) قیس بن ربیعی اسدی یہ کوفہ کے معروف فقہاء میں سے تھا ابو ولید کہتا ہے کہ میں نے قیس بن ربیعی سے چھ ہزار احادیث لکھی ہیں۔ یہ سن ۱۶۸/ھ میں کوفہ میں وفات پا گیا۔(۲)

(۵) حسن بن عمارہ بن مضرب بجلی ۱۵۳/ ھجری میں فوت ہوئے۔

(۶) ابو حصین عثمان بن عاصم بن حصین اسکا تعلق بنی جشم سے ہے کوفہ کے محدثین میں سے تھا یہ صاحب ۱۲۸/ ھجری میں فوت ہوا۔

(۷) یزید بن ابی زیاد قرشی ھاشمی یہ کوفہ کے معروف شیعوں میں سے تھا یہ سن ۱۳۷/ ھجری میں فوت ہوا۔

(۸) ھارون بن سعید عجلی یہ کوفہ کے معروف آدمی تھے۔

(۹) حجاج بن دینار۔ ان سے بہت سارے علماء اور محدثین نے روایات نقل کی ہیں۔

(۱۰) ابو ھاشم رومانی آپ کا نام یحیٰ بن دینار ہے کوفہ کے معروف فقہیہ اور تابعی تھے۔

(۱۱) منصور بن معتمر اس کی کنیت ابو عتاب تھی شیعوں میں اسکا بڑا وقار تھا اور یہ بھی محدث تھے سن ۱۳۲/ ھجری میں فوت ہوگئے۔

(۱۲) ابو یقظان عثمان بن عمیر ثقفی کوفی بجلی۔ یہ بھی کوفہ کے معروف آدمی تھے۔

(۱۳) سفیان ثوری اسکی نسبت ثور بن عبد منات کی طرف ہے اس لیے اسکو ثوری کہتے ہیں یہ کوفہ کے مشہور فقہیہ اور محدث تھے یہ سن ۱۶۱/ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے اس نے بصرہ میں والی بصرہ سے مخفی حضرت زید کی بیعت لیکن جب وہ کوفہ پہنچے تو حضرت زید شھید ہو چکے تھے تو اس نے آپ کے حق میں کہا خدا کی قسم وہ اپنے رب کی بارگاہ میں قربان ہوئے اور انھوں نے حق کی خاطر قیام کیا اور اپنے خاندان کے شھداء کے ساتھ ملحق ہوئے۔

---

(۱) طبقات ابن سعد معارف ابن قتیبہ صفحہ نمبر ۴۸۱/۔ علامہ سید عبدرزاق مقرم موسوی کتاب زید شھید صفحہ نمبر ۱۸/

(۲) علامہ سید عبدرزاق مقرم موسوی زید شھید صفحہ ۸/

سلام اللہ علیہ وعلی اباۂ۔

(۱۴) محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری سن ر۱۴۸ھجری میں فوت ہو گئے۔

(۱۵) زبیر بن حارث یامی اسکی نسبت یام سے ہے جو کہ ہمدان کے قریب ایک گاوں ہے اسکا تعلق کوفہ کے شیعہ محدثین اور تابعین میں سے تھا۔(۱)

(۱۶) حسن بن سعید فقہی۔ یہ کوفہ میں احادیث کے راوی تھے۔

(۱۷) ھلال بن خباب۔ یہ عالم فاضل اور احادیث کے راوی تھے یہ سن ر۱۴۴ھجری میں فوت ہو گئے۔

(۱۸) سلیمان بن خالد بن دھقان بن نافلہ۔ اسکا تعلق کوفہ کے محدثین میں تھا امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے احادیث کی روایت کی ہے اس نے حضرت زید کے ساتھ مل کر خروج کیا اور قید ہو گئے جب اسے قیدی بنا کے یوسف بن عمر ثقفی کے پاس لایا گیا تو اس ملعون نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے ہاتھ کے کٹ جانے کے بعد اس کو اقطع کہتے تھے یعنی کٹے ہاتھ والا یہ امام جعفر صادقؑ کے زمانے میں ہی فوت ہو گیا تھا۔

(۱۹) حضرت زید بن علی کی جب بیعت ہو رہی تھی تو خواتین بھی مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ انھوں نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان شیر دل خواتین میں سے ام عمر بنت صلت اور ام خالد کا بھی نام آتا ہے۔(۲)

علامہ بلاذری اپنی کتاب انساب الاشراف میں لکھتا ہے کہ ام خالد وہ بی بی ہے کہ جسکا یوسف بن عمر ملعون نے ہاتھ کاٹ دیا تھا (۔**لعنۃ اللہ علیٰ ظالمین**)

---

(۱) کتاب زید شہید علامہ عبدالرزاق مقرم موسوی۔

(۲) تاریخ طبری جلد نمبر ر۸ صفحہ نمبر ۲۶۸۔

والی کوفہ کی طرف ہشام کے خطوط

جب ہشام بن عبدالملک کو پتہ چلا کہ حضرت زید کوفہ میں ہیں تو اس نے کوفہ کے گورنر یوسف بن عمر ثقفی کو خطوط اور رسائل بھیجے اور ان خطوط میں حضرت زید کے خروج کے بارے میں خبردار کیا اور یہ بھی لکھا کہ کوفہ کے لوگ کہیں اسکی بیعت نہ کرلیں۔ کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اپنے علمؑ واخلاق و تقوی وزبان اورنسب کے ذریعے اپنی طرف میل کرنے والا ہے۔

ہشام اپنے ایک خط میں لکھتا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

امّا بعد۔ بنی امیہ میں سے ایک شخص نے مجھے خط لکھا ہے کہ اہل کوفہ زیدؓ کیلئے جمع ہو گئے ہیں اہل کوفہ کا اسطرح زیدؓ کی حمایت کرنا تمھارے لیے خطرناک ہے تیری غفلت اور جہالت نے مجھے حیرت زدہ کردیا ہے عجیب بات ہے کہ کوفہ کے لوگ زید کی بیعت کررہے ہیں اور تم اس سے غافل ہو اسکو کوفہ سے باہر نکال دو اگر اسکو کوفہ سے باہر نکالنے کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر اس کے ساتھ جنگ کرو۔

ایک دوسرے خط میں لکھتا ہے جسکا مضمون یہ ہے امّا بعد مجھے کوفہ کے حالات کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ اہل کوفہ اہلبیت سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان کے مرتبے کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے کیونکہ وہ ان کی اطاعت اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں پھر لکھتا ہے کہ زید بن علی اور عمر بن ولید کے درمیان نزاع ہوا اور امیر نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اس دوران اس نے دیکھا کہ یہ شخص مجادلہ اور مناظرہ میں قوی ہے انتہائی بلیغ بااخلاق ہے اسکی زبان کی شیرینی اور کلام کی روانی سے لوگ عاجز ہیں۔ وہ محکم دلیلوں سے اپنے مدمقابل پر حاوی رہتا ہے اور مدمقابل کو اس کے سامنے ہمت نہیں ہوتی۔

سلیمان بن سراقہ بارقی یوسف بن عمر کے پاس آیا اور اسے خبر دی کہ میں نے دیکھا ہے دو آدمی زید بن علی کی بیعت کررہے تھے ان میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا نام طعمہ جسکا تعلق بنی تمیم سے ہے زید اسوقت ان کے پاس ہے پس یوسف بن عمر نے انکی طرف اپنے آدمیوں کو بھیجا کہ انکو

میرے پاس لاؤ جب اس کے آدمی وہاں پہنچے تو حضرت زید کو موجود نہ پایا تو سپاہیوں نے ان دونوں کو قید کرلیا اور ان سے زید کے بارے میں پوچھا انھوں نے بتانے سے انکار کیا تو انکو قتل کر دیا گیا۔

اہل کوفہ پر ایک نظر

اسلامی تاریخ میں کوفہ بڑی شہرت کا حامل ہے اس میں مختلف ادوار میں قسم قسم کی تحریکیں اٹھیں۔اس شہر میں ہر قسم کے لوگ زندگی بسر کرتے تھے کسی نے ایمان کی دولت کو حاصل کیا تو کسی نے بغض ونفاق کی جڑوں کو مضبوط کیا امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں کوفہ اسلامی سلطنت کا مرکز تھا اہل کوفہ کی نفاست عہد علوی سے معروف ہے کہ جس دن امیر المومنینؑ نے ان کو جمل میں اپنی نصرت کیلیے بلایا تھا تو ابو موسیٰ اشعری نے انھیں امیر المومنین کی مدد کرنے سے منع کیا ان میں سے کوئی بھی مولا کی مدد کیلیے تیار نہ ہوا مگر جب مالک اشتر ان کے پاس آئے تو انھوں نے اہل کوفہ کو مولا کی نصرت کیلیے تیار کیا۔

اس دن کو بھی نہیں بھلایا جاسکتا جب صفین میں قرآن کو نیزوں پر بلند کیا گیا اور حکمین کے فیصلے کے بعد کچھ لوگ شرم سار ہوئے۔اور کچھ لوگ اپنی ہٹ دھرمی پر باقی رہے جس کے نتیجے میں واقعہ نہروان رونما ہوا۔اور انھوں نے اس کی مسئولیت بھی علی علیہ السلام کے سر تھوپ دی گئی اور اس کے بعد جب امیر المومنینؑ کی ذوالفقار معاویہ کے خلاف میدان جنگ میں بلند ہوئی تو امام نے ان کو معاویہ کے خلاف جنگ کرنے کو کہا تو انھوں نے امام کے سامنے طرح طرح کے عذر پیش کیے۔ان کی یہ حالت دیکھ کر مولا فرماتے تھے کہ معاویہ اہل کوفہ سے دس آدمی لے لے اور اس کے بدلے میں شام سے ایک دیدے۔اسی طرح امام حسن مجتبیٰ کے ساتھ بھی اہل کوفہ نے جو رویہ اختیار کیا اس پر تاریخ شاہد ہے جب امام اور معاویہ کے درمیان صلح کا واقعہ پیش آیا تو انھوں نے امام کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کی یہاں تک کہ آپ کی بے حرمتی کی گئی۔

اہل کوفہ کا ہر واقعہ بھلایا جاسکتا ہے مگر اس دن کو نہیں بھلایا جاسکتا جو امام حسینؑ کے ساتھ پیش آیا۔اور اس سے پہلے مسلم بن عقیل کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ بھی ناقابل فراموش ہے کیونکہ بارہ

ہزار یا اس سے بھی زیادہ لوگوں نے انکی بیعت کی اور بعد میں سب چھوڑ گئے ایک آدمی بھی ان کے ساتھ نہ رہا جو ان کو راستہ بتائے۔ اسی طرح بعد میں مختار نے قاتلین امام حسینؑ کے خلاف قیام کیا۔ تو یہ سب اس کی حمایت کیلئے جمع ہو گئے اور جب ابراھیم بن مالک اشتر سمیہ کے بیٹے ابن زیاد کے مقابلے میں نکلے۔ اور ادھر ان کے خلاف ابن زبیر نے جھنڈا الھر یا اس کے علاوہ ہر دور میں فتنے کے بعد فتنہ بنی ھاشم کے مدمقابل رہا اور ان میں سے ہر دور میں کوئی نہ کوئی انھیں دھوکہ دیتا رہا اور ان کے دشمنوں کا ساتھ دیتا رہا۔ اور انکو اکیلا مصیبت کے حوالے کر دیتے تاریخ نے اہل کوفہ کے اس قسم کے کردار کو ثبت کیا۔

اہل کوفہ کا آپ کیساتھ غدر

اہل کوفہ نے حضرت زید کو دھوکہ دیا اور آپ کے ساتھ وہی سلوک کیا جو اس سے پہلے آپ کے داو امام حسینؑ کے ساتھ کیا تھا۔ اہل کوفہ کا غدر صرف نفاق کی وجہ سے نہیں بلکہ اس میں ان کے دوسرے اغراض ومقاصد تھے۔ انھوں نے آپ کے سامنے طرح طرح کے بہانے کیے حتی کہ شیخین کے بارے میں بھی سوالات کیے تا کہ کسی طرح چھٹکارہ حاصل ہو جائے۔ اس پر بھی انھوں نے قناعت نہ کی۔ بلکہ آپ کو اس بات پر متہم کیا کہ آپ اپنے اجداد کے خون کا بدلہ نہیں لے رہے۔ بلکہ آپ کا مقصد سلطنت حاصل کرنا ہے۔ آپ نے انکی پیشانیوں سے پڑھ لیا کہ یہ لوگ دھوکہ باز اور فریب کار ہیں۔ تو ان کے جواب میں فرمایا جس چیز کا تم ذکر کر رہے ہو میں اس سے بھی زیادہ سخت بات کرتا ہوں یاد رکھو سلطنت کے مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور ہم اس کے وارث ہیں۔ تمام لوگوں سے زیادہ اس سلطنت کے حق دار ہم ہیں لیکن قوم نے ہمارے اوپر ظلم کیا اور ہم کو اس سے دور رکھا یہ لوگ تمھارے اور ہمارے حق میں ظالم ہیں۔ میں تمھیں کتاب اللہ اور سنت نبوی کیلئے دعوت دیتا ہوں تا کہ سنتوں کو زندہ کیا جائے اور بدعتوں کو ختم کیا جائے اگر تم نے میری دعوت پر لبیک کہا تو تم سعادت مند ہو اور اگر انکار کیا تو میں تمھارے اوپر وکیل نہیں ہوں ان تمام باتوں کے باوجود انھوں نے بیعت توڑ دی اور آپ سے جدا ہو گئے۔ لیکن ذلالت

وگمراہی کے بادل ان لوگوں سے دور رہے جن کی طینت پاکیزہ تھی اور اپنے آنے والی نسلوں کیلئے باعث فخر ہونا تھا۔ وہ دشمنوں پر بھاری ثابت ہوئے اگرچہ تعداد میں ان سے کم تھے۔

وہ نڈر جو دین حنیف کی حمایت اور ذریت رسول کے دفاع کیلئے سینہ سپر رہے ان کی تعداد پانچ سو سے زیادہ نہیں تھی ۔(۱)

کتاب عمدۃ طالب میں داودی نے ان جانثاروں کی تعداد تین سو لکھی ہے۔

علامہ سید عبدالرزاق مقرم موسوی نے لکھا ہے ان میں دو سو افراد تیرانداز تھے۔

یوسف بن عمر نے لوگوں کو مسجد کوفہ میں آنے کا حکم دیا اور اپنے خطبے میں ڈرایا دھمکایا اس کے بعد لوگ خوف زدہ ہو گئے۔

اعمش اس قوم کی حالت یوں بیان کرتا ہے اعمش نے حضرت زید سے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیلئے امان نہیں ہے۔ اگر ہم آپ کے کیلئے تین سو افراد بھی پالیں تو دشمن کیلئے کافی ہے۔ اہل کوفہ کی دھوکہ دہی کو دیکھتے ہوئے اعمش نے یہ جملہ مبالغہ کے طور پر کہا اس کلام سے اہل کوفہ کی حالت زار واضح ہے۔

اسی طرح انس بن عمر ازری نے حضرت زید کی بیعت کی جب جہاد کا وقت آیا تو وہ میدان میں نہ نکلا۔ آپ اس کے گھر کی طرف گئے اور بلند آواز سے کہا گھر سے نکلو اور میرا ساتھ دو۔ اس لیے کہ حق آگیا ہے اور باطل مٹ گیا ہے اور اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے۔

جاء الحق ذهق الباطل انّ الباطل كان زهوقا

لیکن اس شخص نے آپ کا جواب نہ دیا اور گھر سے باہر نہ نکلا۔

قیس بن ربیعی نے بھی آپ کی بیعت کرنے کے بعد آپکو دھوکہ دیا۔ حضرت زید نے اہل کوفہ کی خیانت کو محسوس کرتے ہوئے یہ کہا حسبی اللہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے اور نصر بن خذیمہ کو دیکھتے ہوئے یہ کہا اے ابن خذیمہ یہ وہی کرینگے جو میرے دادا کے ساتھ ہوا اور امام حسینؑ کی اس مصیبت کو پھر سے تازہ کریں گے جب اہل کوفہ نے آپ کے ساتھ وعدہ بے وفائی کی تو نصر نے

(۱) کتاب ثورۃ زید بن علی مولف ناجی حسن۔

عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں اہل کوفہ کا تو مجھے علم نہیں البتہ میں اپنی تلوار کے ساتھ آپکے دشمنوں سے اسوقت تک لڑتا رہوں گا۔ جب تک میری جان میں جان رہے گی۔

کمیل بن زید اسدی نے بھی آپ سے بے وفائی کی آپ نے اس کی طرف خط لکھا اسے کہا نکلو اور ہمارا ساتھ دو کیا تو نے ہمیں خود نہیں بلایا تھا؟

اس خط کے جواب میں کمیل نے لکھا اے فرزند رسول میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں اور مجھے اس سے باز رکھیں۔

حضرت عیسیٰ بن زید کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں کسی ثقہ کو نہیں جانتا کہ جس نے اپنی بیعت کی وفاء کی ہو اور اپنے وعدے پر کار بندر رہا ہو۔

مولا کائنات کا اہل کوفہ کے بارے میں یہ فرمان مشہور ہے اے اہل کوفہ میں نے تمھاری تین چیزوں کے دو رخ دیکھے ہیں۔ تمھارے کان سماعت کے باوجود بہرے ہیں اور تمھاری زبان گویائی کے باوجود گنگی ہے۔ اور تمھاری آنکھیں بصارت کے باوجود اندھی ہیں۔

بہر حال باقی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ بے وفائی کی اور کیئے ہوئے عہد کو توڑ دیا۔

مسجد کے اجتماع میں جب دشمن کے سپاہی ارد گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ یہ بھی امکان تھا کہ کہیں آپ کو گرفتار نہ کر لیا جائے اس کے باوجود آپ نے اہل کوفہ سے فرمایا

یااهل الکوفه اخرج من الذی الی العزۃ

اے اہل کوفہ ذلت کو چھوڑ دو اور عزت کی طرف آجاؤ اپنے دین اور دنیا کے لئے قیام کرو۔

اس لئے جس حال میں تم زندگی بسر کر رہے ہو نہ یہ تمھارا دین ہے اور نہ دنیا۔

حق کی راہ میں آپ کا جہاد

جب خروج کرنے کی معین شدہ تاریخ کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے اصحاب کو مکمل تیاری کا حکم دیا اور اس بات کو تمام حامیوں تک پہنچا دیا۔

یوسف بن عمر کو سراقہ بارقی نے جاسوسی کی اس نے اپنے سپاہیوں کو حضرت زید کی گرفتاری کا حکم دیا جب سپاہیوں نے چھاپہ لگایا تو وہاں سے حضرت زید نکل چکے تھے وہاں دو آدمی پائے گئے انکو گرفت میں لے لیا گیا جب ان سے حضرت زید کے بارے میں پوچھ گوچھ کی گئی تو انھوں نے بتانے سے انکار کیا تو ان دونوں کی گردن ماردی گئی جب حضرت زید کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ کو اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں مجھے راستے میں ہی گرفتار نہ کرلیا جائے۔

آپ نے مقررہ تاریخ سے پہلے جہاد کا اعلان کر دیا۔جس کا اپنے اصحاب اور مختلف شہروں کے لوگوں سے وعدہ کیا ہوا تھا۔

علامہ سید عبدالرزاق مقرم موسوی نے اپنی کتاب زید شہید میں مقاتل طالبین کے حوالے سے لکھا ہے۔کہ آپ نے یکم صفر کی رات ۱۲۱ ھجری کو خروج کرنے کا اعلان کیا۔

علامہ باقر شریف قرشی نے لکھا ہے کہ یکم صفر ۱۲۱ ھجری میں آپ نے خروج کیا۔

ابن جریر کہتا ہے کہ حکیم بن صلت جو کہ یوسف بن عمر کی طرف سے معمور تھا اہل کوفہ کو حضرت زید کے خروج کرنے سے پہلے مسجد میں جمع کیا جب سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔

تو تین دن اور تین راتیں انکو محصور کیا گیا ان کی سخت نگرانی کی گئی یہاں تک کہ ان کے ساتھ کئی جھڑپیں بھی ہوئیں اور ان کے سامنے بار بار حکومت کا اعلان پڑھا گیا منادی اپنی نداء میں یہ کہتا **من ادرکنا زیداً فی رحلہ فقد برئت منہ الذمہ** ہم زید کی تلاش میں ہیں جس کے گھر میں پایا گیا۔پھر ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

اسوقت کوفہ شہر کا ایک حصہ ابراھیم بن عبداللہ بن جریر بجلی کے تابع تھا اور ایک حصہ جس میں مذحج اور اسد کے سردار عمر بن ابی بذل عبدی تھے اور ایک حصہ قبیلہ کندہ پر مشتمل تھا۔

ربیعہ اور کندہ کی سرداری منذر بن محمد بن اشعث بن قیس کندی کے پاس تھی۔

تمیم اور ہمدان کا سردار محمد بن مالک ہمدانی تھا۔

منگل کے دن حضرت زید کے خروج سے ایک دن پہلے حکم بن صلت نے آڈر جاری کیا کہ بازاروں کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں اور اہل کوفہ پر مسجد کے دروازوں کو بھی بند کر دیا۔

یوسف بن عمر (جواسوقت حیرہ میں تھا) کی طرف قاصد بھیج کر حالات سے آگاہ کیا تو اس نے جواب میں سخت کاروائی کرنے کا حکم دیا۔

شہر حیرہ

اس شہر کے آثار کوفہ سے چند کلو میٹر پر نظر آتے ہیں یہ سلاطین مناذر کا پایہ تخت تھا۔

یکم صفر بدھ کی رات کو حکومت کے لشکر نے معاویہ بن اسحاق بن زید بن حارثہ انصاری کے گھر پر ایک بار پھر دھاوا بول دیا تا کہ حضرت زید کو گرفتار کیا جائے لیکن آپ سخت سردی کے باوجود رات کی تاریکی میں وہاں سے پہلے ہی نکل کر کوفہ سے دور ایک مقام پر جا ٹھہرے آپ کے ساتھیوں نے سردی سے بچنے کیلئے آگ روشن کی اور طویل رات اسی حال میں گذاری۔

آپ کے جانثاروں کا نعرہ اصحاب بدر والا تھا۔ **یامنصور امت** ۔بدھ کے دن صبح کے وقت یوسف بن عمر حیرہ کے قریب ایک ٹیلے پر آیا اور اس کے ساتھ قریش کی ایک جماعت بھی تھی اس نے ریان بن سلمہ کو ایک لشکر دیا جس میں بھاری تعداد میں تیر انداز بھی تھے۔

ان کے ساتھ عباس بن سعید مزنی کو بھیجا یہ پولیس کا آفسر تھا۔

اس دن حضرت زید نے قاسم بن کثیر بن یحی بن صالح بن یحی بن عزیز بن عمر بن مالک بن خذیمہ حضرمی اور ایک دوسرے شخص کو ان کی طرف بھیجا یہ دونوں یامنصور امت کا نعرہ لگاتے ہوئے نکلے صحرا عبد قیس کے مقام پر انکا سامنا جعفر بن عباس کندی سے ہوا وہاں ان کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تو قاسم کا ساتھی شھید ہو گیا اور قاسم کو گرفتار کر کے حکم بن صلت کے پاس لا گیا ابن صلت نے اس سے کلام کی لیکن قاسم نے کوئی جواب نہ دیا تو اس نے حکم دیا کہ دار الامارۃ کے دروازے پر اس کی گردن اڑا دی جائے اور اسی طرح قاسم بھی شھید ہو گئے۔

اس دن حضرت زید کی بیعت کرنے والوں نے آپ کا ساتھ نہ دیا صرف دوسو اٹھارہ ۲۱۸۔افراد آپ کے ساتھ بچے ۔جب آپ نے انکی طرف دیکھا تو فرمایا بس یہی لوگ ہیں

باقی افراد کہاں ہیں؟ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں کو مسجد میں بند کر دیا گیا۔

نصر بن خذیمہ نے ایک آواز سنی تو آواز کی سمت چل پڑا وہاں اسکا سامنا حکم بن صلت کے ایک پولیس آفسر عمر بن عبدالرحمٰن سے ہوا وہ ایک لشکر کے ساتھ اس راستے پر تھا جو بنی عدی کی مسجد کی طرف جاتا ہے۔نصر بن خذیمہ نے انکو دیکھ کر **یا منصور امت** کا نعرہ لگایا تو عمر بن عبدالرحمٰن نے جواب نہ دیا نصر نے اس پر حملہ کر کے واصل جھنم کر دیا اور اس کے ساتھی فرار کر گئے ۔

اس کے بعد نصر حضرت زید کی طرف گئے جبانہ صیادین کے مقام پر ملاقات کی۔(ا)

جبانہ صیادین پر اہل شام کے پانچ سو افراد کے لشکر پر حضرت زید نے حملہ کیا اور وہ سب کے سب فرار کر گئے۔ یوسف بن عمر ٹیلے پر بیٹھ کر حضرت زید اور آپ کے اصحاب کا منظر دیکھ رہا تھا حضرت زید ایک گھوڑے پر سوار تھے جسکو بنی نہد ابن کمس نجاری کے ایک آدمی سے ۲۵۰۰۰/ ہزار دینار میں خریدا گیا تھا۔ جو آپ کی شہادت کے بعد حکم بن صلت کے قبضے میں آگیا اس کے بعد حضرت زید کناسہ پہنچے وہاں پر بھی اہل شام کے ایک لشکر پر حملہ کیا اور انھیں شکست دی وہاں سے نکل کر جبانہ آگئے جو کوفہ اور حیرہ کے درمیان ہے یوسف بن عمر حیرہ کے قریب ٹیلے پر اپنی جماعت کے ساتھ موجود تھا تقریباً سو افراد اس کے ساتھ تھے جن میں حزام بن مرّہ مزنی اور زمزم بن سلیم تغلبی بھی تھا اگر آپ وہاں چلے جاتے تو یوسف بن عمر کو قتل کر سکتے تھے لیکن ریان بن سلمہ یوسف بن عمر کی طرف جانے سے مانع ہوا اس کے بعد حضرت زید نے کوفہ کا رخ کیا جب کوفہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بعض اصحاب کو جبانہ مخنف بن سلیم کی طرف چلے جانے کا حکم دیا اور خود جبانہ کندہ کی طرف آگئے اسی دوران انھوں نے دیکھا کہ یوسف بن عمر کا بھاری لشکر آن پہنچا ہے۔ جب آپ کے اصحاب کی نظر لشکر پر پڑی تو وہ ان سے بچ کر گلیوں میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص موقعہ پا کر مسجد میں داخل ہو گیا وہاں اس نے دو رکعت نماز پڑھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے یوسف بن عمر کے ساتھیوں پر حملہ کیا اور وہ سارے اس پر ٹوٹ پڑے لیکن پھر

(ا) جبانہ: جبانہ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں اس کا ایک معنیٰ محلّہ بھی ہے کوفہ میں مختلف محلے جبانہ کے نام سے معروف تھے مثلاً جبانۃ السبیع ۔ جبانہ سالم ۔ جبانہ بشر بن ربیعہ۔ جبانہ میمون ۔ جبانہ عرزم جبانہ بنی شکر۔ جبانہ ابی مخنف ۔ جبانہ کندہ۔ جبانہ صیادین۔ جبانہ مراد۔ جبانہ حشاشین۔

بھی اس نے انکا جواں مردی سے مقابلہ کیا آخر لشکر میں سے ایک شخص نے چھپ کر اس کے سر پر گرز مارا اور شہید کر دیا۔ اس کے بعد وہ جانثار جو گلیوں میں داخل ہو گئے تھے باہر نکلے اور یوسف بن عمر کے ساتھیوں سے شدید لڑائی کی اور کافی لوگوں کو واصل جہنم کیا۔ جنگ کے دوران ان جانثاروں سے ایک ساتھی جدا ہو گیا اور یوسف کے سپاہی ان کے اور دوسرے جانثاروں کے درمیان حائل ہو گئے لڑتے لڑتے اس نے عبداللہ بن عوف کے گھر میں جا کر پناہ لی وہاں سے اسے گرفتار کر کے یوسف بن عمر کے پاس لے آئے تو اس نے قتل کروادیا۔

جب حضرت زید کوفہ میں داخل ہوئے تو نصر بن خذیمہ نے مسجد کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ مسجد میں لوگ جمع ہیں حضرت زید نے ان سے مایوسی کا اظہار کیا تو نصر بن خذیمہ نے کہا اے میرے آقا آخری سانس تک میری تلوار آپ کی حمایت میں چلتی رہے گی۔

مسجد کی طرف جاتے ہوئے شامی لشکر کے سردار عبیداللہ بن عباس کندی کے ساتھ سامنا ہوا عمر بن سعد ابی وقاص کے گھر کے سامنے آپ نے عبیداللہ کو حملے کے لئے للکارا تو بزدلی کی وجہ سے اس کے حواس باختہ ہو گئے اس نے اپنے غلام سلیمان جس کے ہاتھ میں علم تھا۔

چیخ کر کہا **احمل یابن الخبیثه** اے خبیث ماں کے بیٹے حملہ کر۔

لیکن نصر نے اس پر اتنا شدید حملہ کیا کہ اس کے خون سے انکا پرچم سرخ ہو گیا۔

واصل حناط نے بڑھ کر عبیداللہ پر حملہ کیا اور حملے کے دوران یہ کہہ رہا تھا **انا الغلام لحناط** میں بنی حناط کا نوجوان ہوں۔ عبیداللہ کے سپاہیوں اور حضرت زید کے جانثاروں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی اور عبیداللہ کے بہت سارے سپاہی واصل جہنم ہو گئے۔

جو باقی سپاہی بچ گئے انکو لے کر سبخہ کے مقام پر عمر بن حریث کے گھر پہنچا۔(۱)

---

(۱) سبخہ : وہ مقام ہے جہاں پر حضرت میثم تمار کی قبر ہے اور یہ مسجد کوفہ کے بالکل قریب ہے۔ میثم تمار حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام کے خاص اصحابی تھے اور مولا نے انھیں علم منایا والبلایا بھی عطا کیا تھا یہ وہ ہے جس نے عمر بن حریث کو کہا تھا کہ میں عنقریب تیرا ہمسایہ بنوں گا عمر بن حریث اس کی بات کو نہ سمجھ سکا مگر جب آپ کو ابن زیاد نے اس کے گھر کے قریب ایک کھجور کے درخت پر سولی پر لٹکایا۔ تو پھر وہ سمجھا۔ یہ واقعہ حضرت امام حسینؑ کے عراق آنے سے دس دن پہلے ہوا۔ اس وقت آپکی مزار مقدس کوفہ میں معروف ہے اور شیعان علیؑ کے لئے زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔

اس کے بعد حضرت زید اپنے اصحاب کو لیکر مسجد کے اس دروازے پر پہنچے جو کہ باب فیل کے نام سے معروف ہے۔ (۱)

فمن مؤمن مصدق من منافق مرتاب۔

مومنین نے اس بات کی تصدیق کی اور منافقین نے اسکا انکار کیا۔

علامہ مجلسی نے بحار انوار میں اور علامہ سید ھاشم بحرانی نے اپنی کتاب مدینۃ المعاجز میں لکھا کہ یہ دروازہ باب ثعبان کے نام سے معروف تھا اور بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے باب فیل رکھا گیا۔ علامہ بلاذری اپنی کتاب فتوح البلدان صفحہ ۲۹۶۔ پر اس تبدیلی کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے مدائن کو فتح کیا تو وہاں سے ایک شخص نے ہاتھی خریدا جو اہل حیرہ میں سے تھا۔ جب آپ باب فیل پر پہنچے تو آپ کے جان نثاروں نے علم بلند کیے علم اتنے بلند تھے کہ دروازوں کے اوپر سے نظر آ رہے تھے۔ وہ اپنے پرچموں کو لہراتے ہوتے یہ کہ رہے تھے۔

یااھل المسجد اخرجووا الی العزّ اخرجوا الی الدین والدنیاء اے اہل مسجد ذلت کو چھوڑ کر عزت کی طرف قدم بڑھاو۔ اپنے دین کی حمایت کیلئے نکلو اسی میں تمھاری دنیا کی بھی بہتری ہے اور اگر تم نہ نکلے تو نہ تمھارا دین ہے اور نہ دنیا۔ اتنے میں اہل شام کے لشکر نے مسجد کی چھت سے ان کے اوپر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔

---

(۱) آج کل اسی دروازے سے لوگ داخل ہوتے ہیں حقیقت میں اس دروازے کا نام باب ثعبان ہے اسکی وجہ تسمیہ علماء حدیث یہ بیان کرتے ہیں۔
حارث ہمدانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنینؑ علی علیہ السلام مسجد کوفہ میں خطبہ دے رہے تھے خطبہ کے دران اسی دروازے سے ایک اژدہا داخل ہو جو منبر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسکو دیکھ کر لوگ خوف زادہ ہوئے مولا کائنات نے فرمایا ڈرو نہیں اسے راستہ دیدو جب وہ منبر کے قریب پہنچا تو وہ قد آدم کے برابر کھڑا ہوا اور کافی دیر اپنا منہ امیر المومنین کے کان کے ساتھ لگائے رکھا۔ اس کے بعد اسی دروازہ مسجد سے باہر نکل گیا۔ جب لوگوں نے امیر المومنین سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ قوم جنات کا سردار ہے۔ اور یہ مجھ سے مسئلہ پوچھنے آیا تھا۔ یہ سنکر دوست اور دشمن سب حیران ہو گئے جب وہ کوفہ میں آیا تو ہاتھی کو اسی دروازے کے اردگرد گھماتا رہا پھر وہ ہاتھی کو مسجد کے دروازے پر باندھ کر امّ ایوب بن عمارہ کے گھر آیا اس نے اسکو کوئی چیز دی جب وہ واپس پلٹا تو وہ مر گیا اس دن سے لوگوں نے اس دروازے کو باب فیل کہنا شروع کیا۔

بدھ کی رات کو ریان بن سلمہ حیرہ کی طرف واپس پلٹا اور حضرت زید اپنے ساتھیوں سمیت دارالرزق کی طرف آئے تو وہاں پر ریان بن سلمہ بھی پہنچ گیا اور طرفین کے درمیان سخت ترین لڑائی ہوئی ریان کے بعض سپاہی زخمی ہوگئے اور بہت سارے مارے گئے جو بچ گئے وہ فرار کر گئے حضرت زید کے ساتھیوں نے ان کا مسجد تک تعاقب کیا جس سے انھیں پسپائی ہوئی۔ جب رات کی تاریکی چھاگئی تو حضرت زید کے ساتھیوں کیلئے آسان ہوگیا جو دن بھر کی لڑائی میں ایک دوسرے جدا ہوگئے تھے وہ آپس میں مل سکیں خصوصا وہ لوگ جنھوں نے شہر میں شامی فوج کے خلاف آپ کی نصرت کی تھی۔

اسی رات یوسف بن عمر نے ایک میٹنگ بلوائی اور اپنے فوجی آفسروں کو سخت کاروائی کرنے کا حکم دیا۔ جمعرات کے دن صبح سویرے صفر کی دو تاریخ کو عباس بن سعید مزنی اپنے ایک دستے کے ساتھ دار الرزق کی طرف بڑھا اسے یقین تھا کہ حضرت زید اور اس کے ساتھی اسی جگہ ہوں گے۔ ادھر حضرت زید اپنے جان نثاروں کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہو رہے تھے۔

آپ نے ذرع پہنی ہوئی تھی ذرع کے نیچے سفید رنگ کی قباع زیب تن کئے ہوئے تھے۔

اور اپنی تلوار اور ڈھال کو لگائے ہوئے تھے۔

یوسف بن عمر نے عباس مزنی کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ وہ حضرت زید اور ان کے ساتھیوں کو ہر صورت میں گرفتار کرے جب آپ وہاں سے نکلے تا کہ لشکر شام کا مقابلہ کریں تو آپ کے ساتھ نصر بن خزیمہ اور معاویہ بن اسحاق تھے آپ نے دشمن کا سخت مقابلہ کیا اور شدید جنگ ہوئی جس مقام پر جنگ ہو رہی تھی وہاں پر نجاروں کی لکڑیاں پڑی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے دشمن کے لشکر کو راستے پر چلنے کی دشواری پیش آئی۔

آپ کے لشکر کے میمنہ پر نصر بن خزیمہ عبسی تھا۔ اور میسرہ کو معاویہ بن اسحاق انصاری نے سنبھال رکھا تھا جب عباس مزنی نے اپنے لشکر کو شکست کھاتے ہوئے دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے چیخ کر کہا **الارض الارض** تو انھوں نے گھوڑوں سے اتر کر زمین پر پیدل لڑنا شروع کیا دونوں طرف سے سخت مقابلہ جاری تھا لاشوں پے لاشے گر رہے تھے اسی دوران نیل بن فروہ

نے نصر بن خزیمہ کی ران پر قاری ضرب لگائی جواب میں نصر نے بھی حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور بعد میں نصر بھی اس کی لگائی ہوئی ضرب کی تاب نہ لا سکے اور آخر کار راہی جنت ہوئے۔ اسی معرکہ میں نصر بن خذیمہ نے عباس بن سعید کے لشکر میں سے ستر آدمیوں کو واصل جھنم کیا اور باقی راہ فرار اختیار کر گئے۔

نصر بن خزیمہ کی شہادت حضرت زید اور آپ کے جان نثاروں پر ایک بہت بڑا صدمہ تھا یہ اپنے زمانے کا بہت بہادر اور جنگجو آدمی تھا۔

جمعرات کی شام کو یوسف بن عمر نے ایک تر و تازہ لشکر حضرت زید کے مقابلے میں بھیجا اور سبخہ کے مقام پر دونوں کا آمنا سامنا ہوا اور سخت جنگ ہوئی حضرت زید اپنے جان نثاروں کے ساتھ بڑی بہادری سے لڑ رہے تھے آپ نے اتنا سخت حملہ کیا کہ یوسف بن عمر کا لشکر بھاگ نکلا یہاں تک کہ بنی سلیم کے مقام پر جا کر پناہ لی اور پھر وہاں سے بھی راہ فرار اختیار کر گئے اسوقت آپ کے لشکر کا علم عبدصمد بن ابی مالک بن مسروح کے ہاتھ میں تھا اسکا تعلق بنی سعد سے ہے مسروح سعدی عباس بن عبدمطلب کی بیٹی صفیہ کے شوہر تھے۔ سبخہ والی جنگ کے دن حضرت زید نے اسے چچا کے بیٹے کہہ کر پکارا اور ضرار بن خطاب فہری کے اشعار پڑھے عبدصمد نے شامی فوج پر سخت حملہ کیا اور انھیں شکست کے مقام تک پہنچا دیا یہاں تک کہ عباس بن سعید نے یوسف بن عمر کی طرف قاصد بھیجا اور صورت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ یہ بھی مطالبہ کیا کہ مقابلے کیلئے ایک تازہ لشکر دیا جائے یوسف بن عمر نے کیسان کلبی کو تیر اندازوں کا ایک لشکر دیکر عباس بن سعید کی مدد کے لئے بھیجا انھوں نے آتے ہی حضرت زید اور آپ کے جان نثاروں پر تیروں کی بچھاڑ کر دی کافی دیر تک طرفین کے درمیان تیروں تلواروں کا مقابلہ جاری رہا اسی دوران آپ کا ایک اور عظیم ساتھی معاویہ بن اسحاق عبسی بھی شھید ہو گیا۔ یہ وہ جان نثار تھا کہ جس نے حضرت زید کی حمایت میں دن رات سخت ترین جنگ کی اور آخر کار آپ کے قدموں پر اپنی جان نثار کر دی۔

فی حدیث محمد بن فرات الکوفی : کان الناس ینظرون الی زیدٍ یقاتل یوم السبخة وعلی راسه سحابة صفراء تدورمعه حیثمادار ۔(۱)

محمد بن فرات کوفی بیان کرتا ہے کہ سبخہ کے مقام پر حضرت زید جس وقت جنگ کر رہے تھے تو لوگوں نے دیکھا آپ کے سر پر ایک زرد رنگ کا بادل کا ٹکڑا سایہ کیے ہوئے ہے۔ آپ جس طرف بھی جاتے وہ آپ کے ساتھ ساتھ رہتا۔

ایک شامی گستاخ زہرآء اور اس کا انجام

اذانفصل رجل من کلب علی فراس له رائع وصار بالقرب من زید فشتم الزهراء فاطمة فغضب زید وبکی حتی ابتلّت لحیته والتفت الی من معه وقال :امّا احد یغضب لفاطمة ۔ امّا احد یغضب لرسول الله صلی الله علیه واله وسلم امّا احد یغضب لله ؟

شام کے لشکر سے ایک بدفطرت سپاہی آپ کے لشکر کے سامنے آیا اور قریب آ کر اس ملعون نے سیدۃ العالمین فاطمۃ زہراء سلام اللہ علیہا کی شان مبارک میں گستاخی کی اسکی بکواس سنکر آپ غضب ناک اور بہت رنجیدہ ہوئے۔ آپ نے رونا شروع کیا اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے جان نثاروں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کوئی ہے جو فاطمۃ زہراء سلام اللہ علیہا کی خاطر غضب ناک ہو؟

کوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خاطر غضب ناک ہو؟

کوئی ہے جو اللہ کی خاطر غضب ناک ہو؟

سعید بن خثیم کہتا ہے کہ حضرت زید کا یہ استغاثہ سنکر مجھ سے برداشت نہ ہو سکا تو میں اپنے غلام کے پاس آیا اس سے تلوار لے کر اس ملعون کے قریب آیا اور پوری طاقت سے اسکی گردن پر تلوار ماری تو اس کا سر تن سے جدا ہو کر گھوڑے قدموں میں جا گرا۔

---

(۱) زید شہید علامہ سید عبدالرزاق مقرم صفحہ/۱۵۰۔

یہ دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے مجھ پر حملہ کر دیا لیکن جب ہمارے لشکر والوں نے دیکھا تو تکبیر بلند کرتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑے اور مجھے ان کے ہاتھوں سے بچالیا پھر میں گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت زید کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے سینے سے لگایا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا خدا کی قسم تو نے ہمارا بدلا لے کر دنیا و آخرت میں عزت حاصل کی ہے۔

وسار زيد عليه السلام حتى انتهى الى الجسر ونادى في اصحابه ،والله لو كنت اعلم عملاً اضى لله من قتال هؤلاء لفعلته ،وقد كنت نهيتكم الا تتبعوا مدبرًا ولا تجهزوا على جريح ولا تفتحوا باباً مغلقاً ولكنى سمعتهم يسبّون علياً عليه السلام فاقتلو هم من كل وجه فوالله لاينصرنى رجل عليهم اليوم الا اخذت بيده وادخلته النجة)۔(۱)

پھر حضرت زید وہاں سے چل کر اپنے بہادر جنگجوؤں کے پاس آئے اور فرمایا میں نے تمھیں منع کیا تھا کہ بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرنا۔ زخمیوں کو قتل نہ کرنا اور جو دروازے بند کر لیں تو ان بند دروازوں کو نہ کھولنا۔لیکن اب میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ امیر المومنین علی بن ابیطالب اور فاطمہ زہراء سلام اللہ علیھا پر سب و شتم کر رہے ہیں پس اب تمھیں اجازت ہے کہ انھیں جس حال میں بھی دیکھو قتل کر کے واصل جھنم کر دو ۔خدا کی قسم آج کے دن ان کے مقابلے میں جو بھی میری مدد کریگا قیامت کے دن میں اسکا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرونگا۔

آپ کی شہادت

آپ کو مسلسل جنگ کرتے ہو دو دن گزر چکے تھے۔
جمعرات کا دن گزرنے کے بعد جمعہ کی رات بھی مقابلہ جاری رہا ابھی رات کا کچھ حصہ گزرا ہی تھا کہ داود بن کیسان نے آپ کی طرف تیر چلایا اور ایک قول یہ ہے کہ یوسف بن عمر کے غلام نے تیر چلایا جو آپ کی پیشانی پر دائیں طرف آ کر لگا تیر اتنے زور سے مار گیا کہ آپ کے دماغ تک پہنچ گیا۔ تیر لگنے کے بعد آپ زین سے زمین پر آ گئے محمد بن مسلم خیاط نے آگے بڑھ کر آپ کو سنبھالا اور سر کو اپنی گود میں رکھا اتنے میں آپ کے بیٹے یحیٰی بھی آ گئے اس نے آپ کی پیشانی سے خون کو صاف کیا۔ اور عرض کی بابا ایسے لگتا ہے کہ اب آپ ہم سے جدا ہونے والے ہیں رسول اللہ۔ علی مرتضی۔ فاطمۃ زہراء سلام اللہ علیھا۔ حسن مجتبیٰ۔ اور سید الشھدا آپ کے انتظار میں ہیں آپ نے کہا **اجل یا بنیہ** ہاں بیٹا ایسا ہی ہے میں جلد ہی اپنے آباواجداد کے پاس جانے والا ہوں عرض کی بابا مجھے کیا کرنا چاہیے آپکے پاس رہوں یا دشمنان دین کو قتل کروں تو آپ نے فرمایا بیٹا ان کے ساتھ جنگ کرو اگر آپ قتل ہو گئے تو آپ کیلئے جنت ہے اور آپ کے ہاتھوں سے قتل ہونے والے جھنم میں جائیں گے۔(۱)
اس کے بعد آپ کے ساتھیوں نے آپکو اٹھایا اور حران بن کریمہ کے گھر میں داخل ہوئے۔ اسکا گھر مسجد اعظم کے قریب تھا وہاں پر شقیر نامی طبیب کو بلایا گیا جب طبیب نے آپکی حالت دیکھی تو کہا جب تک آپ کی پیشانی میں تیر ہے اسوقت تک آپ زندہ ہیں مجھے خوف ہے کہ اگر آپ کی پیشانی سے تیر نکالا گیا تو شاید آپ زندہ نہ رہ سکیں۔ آپ نے فرمایا تم تیر نکالو مجھے موت سے کوئی خوف نہیں۔

---

(۱) ثورہ زید بن علی ناجی حسن صفحہ ۱۲۲۔ زید شھید سید عبد الرزاق مقرم صفحہ ۱۵۲۔ مقاتل طالبین صفحہ ۲-۱۴۱ عمدۃ طالب صفحہ ۲۵۷۔ زید بن علی محمد رضا کاشف غطا صفحہ ۴۵

پس طبیب نے آپ کی پیشانی سے پوری طاقت کے ساتھ تیر کھینچا جونہی تیر پیشانی مبارک سے باہر آیا تو ساتھ ہی آپ کی روح بھی پرواز کرگئی۔**انالله وانااليه راجعون**

آپ کے قاتلین پر رسول اللہؐ ملائکہ انبیاء اور صالحین کی لعنت ہو۔(۱)

حضرت زید بن علی نے اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کرتے ہوئے اسلام کے دفاع میں اپنی جان قربان کردی آپ ان مجاہدین کیلئے باعث فخر ہیں جو اللہ اور اسلام کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔یہی آپ کی شان ہے اور آپ کی یاد مومنین کے دلوں میں ہمیشہ باقی رہے گی۔

شہادت کے وقت آپکا سن مبارک

آپ کی شہادت کے سال مہینے اور دن میں مورخین نے اختلاف کیا ہے۔

اکثر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ شہادت کے وقت آپ کا سن مبارک ۴۲ سال ہے۔

طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۲۳۹ میں بھی آپکی عمر ۴۲ سال لکھی ہے۔

شذرات الذہب میں ۴۳ سال ہے۔

اور ابن خرداد نے ۴۸ سال لکھی ہے۔

علامہ عبدالرزاق مقرم موسوی کے نزدیک ۵۶ یا ۵۷ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

---

(۱) ابوالحسین زید شہید سید محسن امین عاملی صفحہ ۷۶۔ ۷۵۔

آپ کے قتل کے بعد والی کوفہ کا خطبہ

جب یوسف بن عمر کو اطلاع ملی کہ حضرت زید شہید ہو چکے ہیں تو وہ حیرہ سے کوفہ آیا اور ممبر پر آ کر خطبہ دیا۔

اے اہل کوفہ تم لوگ نہایت ہی پست فطرت ہو۔ چھوٹے بڑے جوان بوڑھے سب میری بات سنو ۔نہ تمھارے لئے حکومت کی طرف سے عطیہ ہے اور نہ ہی رزق ہے بلکہ میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ تمہارے شہروں اور گھروں کو تباہ و برباد کردوں۔ اور تمہارے اموال کو تم پر حرام کردوں خدا کی قسم میں ممبر پر اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں بتاوں تم مخالفت اور بغاوت کرنے والے لوگ ہو میں نے امیر سے تمہارے بارے میں اجازت طلب کی ہے اگر مجھے اذن مل گیا تو میں تمہارے مردوں کو قتل کر دونگا اور تمہاری عورتوں کو قیدی بناوں گا پھر ممبر سے اتر گیا اور ایک لشکر کو حکم دیا کہ وہ کوفہ کے گھر گھر کی تلاشی لیں یہ لوگ جب گھروں میں داخل ہوتے تو عورتوں کو باہر نکال کر گھر کی تلاشی لیتے جب انہیں کچھ نہ ملا تو پھر انھوں نے اعلان کیا کہ جو بھی زید اور اس کے اصحاب میں سے کسی کا سر لائے گا تو اسکو ہر سر کے بدلے میں پانچ سو درھم دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد محمد بن عباد نصر بن خذیمہ کا سر لیکر یوسف بن عمر کے پاس آیا تو اس نے حکم دیا اسے ہزار درھم دیا جائے اس کے بعد اشعریین کا غلام احول معاویہ بن اسحاق انصاری کا سر لیکر آیا یوسف بن عمر نے کہا اسے تو نے قتل کیا ہے؟

اس نے کہا نہیں لیکن جس نے قتل کیا ہے میں اسے جانتا ہوں تو اس نے اسے سات سو درھم دینے کا حکم دیا ۔(تاریخ طبری جلد ۸ صفحہ ۲۷۶۔ سید عبدرزاق مقرم صفحہ ۱۵۵)

آپ کا مدفن شریف

آپ کی شہادت کے بعد آپ کے اصحاب نے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف کیا اصل میں وہ چاہتے تھے کہ آپ کو ایسی جگہ دفن کیا جائے جہاں سے بھیڑیا صفت دشمنوں کو رسائی حاصل نہ ہو

سکے بعض نے یہ کہا کہ لوہے کی بھاری ذرع پہنا کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور یہ وہ طریقہ تھا جس کی تمنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کی تھی کاش تم میرے چچا کے جسد مبارک کو بھاری لوہے کے ساتھ فرات کے حوالے کردیتے۔

بعض نے یہ مشورہ دیا کہ آپ کو عباسیہ کے مقام پر جس کو نخیلہ بھی کہتے ہے وہاں دفن کیا جائے آخر کار اس بات پر اتفاق ہوا کہ ایک ایسے مقام پر قبر بنائی جائے جس میں آپ کو دفن کر کے اوپر سے پانی کو جاری کر دیا جائے اور پھر انھوں نے ایسا ہی کیا آپکو ایک باغ میں شہر کے قریب دفن کر کے قبر کے نشان کو مٹا دیا اور اوپر سے پانی کو جاری کر دیا۔(۱)

دفن کے بعد آپ کا جسد مبارک

دخل یوسف بن عمر الکوفة بعد قتل زید علیه السلام وتطلب مکان دفنه ونادی منادیه الامن اخبر بمکان دفنه فله الجاء ه الطبیب الذی اخرج السهم وکان حاضراُدفنه فاعلمه بمکانه ۔(۲)

آپ کی شہادت کے بعد یوسف بن عمر کوفہ میں آیا اور آتے ہی آپ کے مدفن کی تلاش شروع کردی۔اور ساتھ یہ بھی ہر طرف اعلان کروادیا جو بھی حضرت زید بن علی کے مقام دفن کی نشان دہی کرے گا اسے بھاری انعام دیا جائے گا اس اعلان کے بعد وہ طبیب جس نے آپ کی پیشانی سے تیر نکالا تھا کیونکہ وہ بھی آپ کو دفن ہوتے دیکھ رہا تھا آکر یوسف بن عمر کے آدمیوں کو اطلاع کر دی اور مقام دفن کا پتہ بتا دیا۔

ابی مخنف نے بیان کیا ہے کہ جب آپکو دفن کیا گیا تو اس وقت ایک نبطی کسان دیکھ رہا تھا جو

---

(۱) زید شہید عبدالرزاق مقرم صفحہ ۱۵۶۔مروج الذہب علامہ مسعودی جلد ۲ صفحہ ۱۸۲۔
امالی شیخ صدوق مجلس ۶۲۔زید بن علی محمد رضا کاشف الغطاء صفحہ ۴۶۔

(۲) مروج ذہب جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ اسید علامہ عبدالرزاق مقرم صفحہ ۱۵۷۔

اپنے کھیت میں آب پاشی کر رہا تھا صبح کے وقت جب اس نے یہ اعلان سنا تو حکم بن صلت کو آ کر اطلاع کر دی جب یوسف بن عمر کو آپ کے مقام دفن کا پتہ چل گیا تو اس نے عباس بن سعید حزنی کو بھیجا تا کہ آپ کے جسد مبارک کو قبر سے نکال کر لائے۔

ایک قول ہے کہ حجاج بن قاسم بن محمد بن ابی عقیل کو روانہ کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے خراش بن حوشب بن یزید شیبانی کو بھیجا گیا اس کے بارے میں سید حمیری نے اپنے اشعار میں مذمت کی ہے

لعن الله حوشباً

وخراشاًومزیدا

پس انھوں نے آپ کے جسد مبارک کو قبر سے باہر نکالا۔ ہشام کہتا ہے کہ مجھے نصر بن قبوس نے بتایا وہ کہتا ہے خدا کی قسم میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کے جسد مبارک کو اونٹ پر رسیوں سے باندھ کر لائے۔ آپ کے جسد مبارک پر زرد رنگ کی قمیض تھی۔ دار امارہ کے دروازے پر جسد مبارک کو اونٹ کی پشت سے زمین پر گرایا گیا۔ پھر یوسف بن عمر نے سر کو تن سے جدا کرنے کا حکم دیا۔ ابی مخنف کہتا ہے کہ حکم بن صلت کے بیٹے نے آپ کے سر مبارک کو تن سے جدا کیا۔

آپ کا سر مبارک

وجهوا براس زيد عليه السلام الى هشام مع زهرة بن سليم وقد ضربه الفالج فانصرف فاتته جائزته من هشام وهى عشرة ألاف درهم ونصبه هشام على باب دمشق ثمّ ارسله الى المدينة الى ابراهيم بن هشام المخزومى فنصب راسه وقال اهل المدينة الابراهيم لا تنصب راسه فابى فضجت المدينة بالبكاء من درو بنى هاشم كيوم الحسين عليه السلام

---

(۱) مروج ذھب جلد۲ صفحہ ۱۸۲۔ مقاتل طالبین۔ علامہ عبدرزاق صفحہ ۱۵۷۔ محمد رضا کاشف الغطا صفحہ ۴۷۔

ونظر اليه كثير بن عبد الله هشا، ان اقمه على المنبر حتى يلعن علياًوزيد فان ابى فاضربه مئه سوط ولمااصعدهالمنبر(۱)

زھیر بن سلیم کوآپ کا سر مبارک دیکر ہشام کی طرف روانہ کیا گیا جب یہ وہاں پہنچا تو ہشام نے دس ہزار درھم انعام دیا اور سر مبارک کو دمشق کے دروازے پر لٹکا دیا کچھ دنوں کے بعد آپ کے سر مبارک کو ابراھیم بن ہشام مخزومی کی طرف مدینہ بھیج دیا گیا اس نے بھی سر مبارک کو مدینہ کے دروازے پر لٹکا دیا۔ جب مدینہ کے لوگوں نے یہ دیکھا تو انھوں نے ابراھیم بن ھشام سے کہا کہ وہ سر مبارک کے ساتھ اس طرح سلوک نہ کرئے۔لیکن اس نے انکار کر دیا اور اہل مدینہ کی بات کو نہ مانا جب حضرت زید کا سر مبارک لٹکایا گیا تو مدینہ کی گلیوں میں اور بالخصوص بنی ھاشم کے گھروں میں اس طرح گریہ برپا تھا جس طرح امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر برپا ہوا تھا۔ کثیر بن عبد اللہ سہمی نے سر مبارک کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور آپ کے قاتلوں پر لعنت کی جب ابراھیم کو عبد اللہ کے فعل کا پتہ چلا تو اس نے اسے گرفتار کرلیا۔اور ھشام کی طرف خط لکھ کر عبد اللہ کے بارے میں آگاہ کیا کہ اس نے زید کے قاتلوں پر لعنت کی ہے اب وہ میری قید میں ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ہشام نے اس کے جواب میں لکھا کہ اگر وہ سب لوگوں کے سامنے ممبر پر جا کر علی اور زید پر سب وشتم کرئے تو اسے آزاد کردو اگر اس بات سے انکار کرئے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں ابراھیم نے اس پر عمل کیا اور اس کے لیے ممبر لگایا اور اسے حکم دیا ممبر پر جاو لوگوں کے سامنے علی اور اولاد علی پر سب وشتم کرو جب عبد اللہ ممبر پر آیا تو اس نے یہ کہا۔

لعن الله من يسب علياً وبنيه من سوقة وامام

نامن الطيروالحمام ولايأ من آل النبى عند المقام

ترجمہ: جس نے علی اور اولاد علی پر سب وشتم کیا تو اللہ نے اس پر لعنت کی ہے ۔

تعجب ہے پرندوں اور کبوتروں کو امان ہے اور آل نبی کیلئے کوئی امان نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) مقاتل طالبین۔الخطط المقریزیۃ جلد۴ صفحہ ۳۱۳۔زید بن علی محمد رضا کاشف الغطاء ۴۸۔

(۲) زید شھید سید عبد الرزاق مقرم زید بن علی محمد رضا کاشف الغطاء۔

اس کے بعد ابراھیم نے آپ کے سر مبارک کو قبر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس نصب کیا جو وہاں دو دن اور ایک رات رہا۔عیسٰی بن سواد کہتا ہے جب حضرت زید کے سر مبارک کو لایا گیا تو اس وقت میں مدینہ میں تھا۔

میں نے دیکھا کہ سر مبارک کو مسجد نبوی کے عقب میں نیزہ پر نصب کیا گیا ہے اور والی مدینہ کی طرف سے یہ منادی ہو رہی تھی۔ میں اس کیلیئے بردبار ہوں جو اس شخص (زید) سے برات اختیار کریگا۔اس کے بعد والی مدینہ نے ایک وسیع جشن کا اہتمام کیا جس میں سات دن تک مشاعرہ ہوتا رہا ہر دن حاکم مدینہ کیلیئے اونچی جگہ مسند لگائی جاتی اور ساتھ ایک ممبر لگایا جاتا جس پر بنی امیہ کے بڑے بڑے شعراء اور خطبا آکر امیر المومنین علیہ السلام وامام حسین علیہ سلام اور حضرت زید صلواۃ اللہ علیھم اور ان کے شیعوں پر سب وشتم کرتے یہ سلسلہ صبح سے لیکر شام تک رہتا۔ایک دن بنی امیہ میں سے ایک شخص نے ممبر پہ آکر خطبہ دیا اور امیر المومنین امام حسین علیھما السلام خصوصاً حضرت زید اور اہلبیت اور ان سے محبت کرنے والوں پر سخت سب وشتم کیا جب وہ سب وشتم کر رہا تھا اسی دوران غائب سے ایک ہاتھ اس کے سر پہ آیا اور وہ ملعون زمین پر گر پڑا اور چیخ کر کہا میرے سر پہ کون ہے۔ اس کے بعد اس ملعون کی آنکھوں کی بنائی چلی گی۔ یہ اہلبیت کے دشمنوں کی دنیا میں معمولی سزا ہے آخرت میں کیا ہوگا۔

علامہ محمد رضا کاشف الغطاء نے اپنی کتاب زید بن علی میں لکھا ہے اس کے سر پر آسمان سے بجلی گری پہلے اس کی آنکھوں کی بنائی چلی گئی اور بعد میں ملعون واصل جھنم ہوگیا۔

آپ کا سر مبارک مصر میں

مدینہ کے بعد آپ کے سر مبارک کو مصر بھیج دیا گیا اور مصر کے والی نے آپ کے سر مبارک کو جامع میں ممبر پر نصب کیا اہل مصر کے بعض لوگوں نے موقعہ پا کر نگرانوں کی آنکھوں سے بچتے ہوئے جامع سے سر مبارک کو اٹھالیا . اور خاموشی سے مسجد کے محراب میں آکر دفن کردیا آج کل اس مسجد کا نام جامع طولونی ہے۔

علامہ سید عبدالرزاق مقرم ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ افضل بن امیر جیوش کے سامنے حضرت زید بن علی علیہ السلام کے سر مبارک کا واقعہ بیان کیا گیا اس نے حکم دیا کہ مسجد کی کھودائی کی جائے محراب کے علاوہ تمام مسجد کی کھودائی کی گئی لیکن کچھ نہ ملا اس نے حکم دیا کہ محراب کو بھی کھودا جائے جب محراب کو کھودا گیا تو وہاں سے سر مبارک برآمد ہوا۔

فخرالدین ابوفتوح ناصر زیدی جو اسوقت مصر میں خطیب تھا کہتا ہے کہ جب سر مبارک برآمد ہوا تو جو بھی وہاں حاضر تھے ہر ایک نے دیکھا سر مبارک تروتازہ اور پیشانی پر درھم کے برابر ایک نشان ہے میرے خیال کے مطابق جو تیر آپ کی پیشانی پر لگا تھا اسی کا نشان ہوگا۔

سر مبارک کو مشک وعنبر اور عطر لگایا گیا اس کے بعد افضل بن امیر جیوش نے اپنے گھر میں سر مبارک کو دفن کیا اور اس کے اوپر ایک خوبصورت مزار تعمیر کی یہ واقعہ انیس ۱۹/ ربیع الاول سن پانچ سو پچیس ھجری 525۔ میں پیش آیا وہ تعمیر شدہ مزار ابھی تک باقی ہے اور لوگوں کیلئے زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔ خاص طور پر دس محرم کو اہل مصر اسکی زیارت کیلئے آتے ہیں۔ (۱)

آپ کا جسد مبارک

سر قلم کرنے کے بعد جب آپ کے جسد مبارک کو حاکم کوفہ کے سامنے پھینکا گیا تو وہاں پر اور بھی آپ کے جانثاروں کے لاشے پڑئے ہوئے تھے حاکم نے حکم دیا کہ اس کو ساتھیوں سمیت کناسہ کے بازار میں سولی پر لٹکا دیا جائے۔ آپ کے جسد مبارک کے ساتھ آپ کے وفادار ساتھیوں معاویہ بن اسحاق۔ نصر بن خذیمہ عبسی اور زیاد ھندی کو کناسہ کے مقام پر سولی چڑھا دیا گیا۔ اور سخت نگرانی کا حکم دیا تا کہ ان کے لاشوں کو اتار نہ لیا جائے۔

زھیر بن معاویہ بن جرح بن راحیل نگرانوں کا آفسر تھا۔ یہ راحیل وہ ملعون تھا جس نے ابن زیاد کے لشکر میں شامل ہو کر امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کی۔ یہ ملعون آل رسول کا سخت ترین دشمن تھا (۱)

---

(۱) زید بن علی محمد رضا کاشف الغطاء صفحہ ۴۹۔

(۲) بحارالانوار باب حالات زندگی امام سجاد علیہ السلام۔

يقول جرير بن حازم رايت النبی صلی الله عليه واله وسلم فی المنام متساندااِلی جذع زيد بن علی عليه السلام وهو يقول للناس هكذاتعلون بولدی؟ويحدث الموكل بخشبته انه رای النبی صلی الله عليه واله وسلم فی النوم واقفاًعلی الخشبة ويقول هكذا تصنعون بولدی من بعدی،يابنی يازيد قتلوك قتلهم الله صلبوك صلبهم الله ـ(۱)

جریر بن حازم کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ والہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ حضرت زید کی صلیب کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں اور لوگوں سے کہہ رہے ہیں تم نے میرے بیٹے کے ساتھ یہ کیا ہے؟

ایک سپاہی جو سولی پر نگران تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سولی کے قریب کھڑے فرما رہے ہیں میرے بعد میرے بیٹے کے ساتھ یہ ہی سلوک کرنا تھا ؟اور پھر فرمایا اے میرا بیٹا زید جنھوں نے آپکو قتل کیا ہے انکو اللہ نے قتل کیا۔جنھوں نے آپکو سولی پر چڑھایا ہے انکو اللہ نے سولی پر چڑھایا ہے پس یہ بات لوگوں میں پھیل گئی اس طرح آپ کی فضیلت میں اضافہ ہوا اور مظلومیت ظاہر ہوئی یہاں تک کہ نگرانوں نے بھی سختی کرنا چھوڑ دی اور اہل کوفہ سے جو لوگ آپ کے جسد مبارک کی زیارت کیلئے آتے اور تمسک کرتے انکے ساتھ نرم سلوک سے پیش آتے ـ(۲)

---

(۱) تھذب التھذیب،تاریخ ابن عساکر جلد۶ صفحہ۲۳۔

علامہ سید عبدالرزاق مقرم صفحہ ۱۵۹۔

(۲) ابن عساکر جلد۶ صفحہ۲۳ زید شھید علامہ عبدالرزاق مقرم۵۹۔

زید بن علی محمد کاشف الغطاء صفحہ۵۲

سولی کا زمانہ

مورخین نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ آپ کا جسد مبارک ایک طویل مدت تک سولی پر رہا۔ یہاں تک کہ پرندوں نے اس میں گھونسلے بنا لیے۔ البتہ مدت کی تعین میں اختلاف ہے۔ کہ جس میں مختلف آراء پیش کی گئی ہیں۔

(۱) حدائق وردیہ میں ایک سال ایک ماہ۔ اور دوسرا قول دو سال کا ہے۔

(۲) تاریخ طبری ابن جریر نے تین سال کی مدت لکھی۔

(۳) علامہ شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں۔ مسعودی نے مروج الذھب میں۔ اور ابوالحسن دیار بکری نے لکھا ہے کہ آپ کا جسد مبارک چار سال تک سولی پر رہا۔

ایک قول میں پانچ سال کی مدت بھی درج ہے۔

مجدی میں عمری نے چھ سال کی مدت بھی لکھی ہے۔

لیکن مشہو قول چار سال کی مدت والا ہے۔

جسد مبارک کو آگ میں جلانا

ولید کے زمانے تک آپ کا جسد مبارک سولی پر ہی رہا جب آپ کے بیٹے یحییٰ نے سن ۱۲۵ ھجری میں خروج کیا تو اسوقت ولید بن یزید بن عبدالملک نے یوسف بن عمر کی طرف خط لکھا اور آپ کے جسد مبارک کو جلانے کا حکم دیا۔ اس خط کے بعد یوسف بن عمر نے اس کام کی ذمہ داری خراش بن حوشب کو سونپی۔ اس ظالم نے آپ کے جسد مبارک کو سولی سے اتار کر آگ میں جلایا اور جلانے کے بعد راکھ کو فرات میں ڈال دیا۔

مسعودی اپنی کتاب مروج الذھب جلد ۳ صفحہ ۲۱۹ میں لکھتا ہے کہ جلانے کے بعد راکھ کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔

ویروی انه لما القی رماده فی الفرات اجتمع حتی صار کهالة القمر یضیء ضیائاً شدیداً وموضع ذلك معروف یستشفیبه (۱)

---

(۱) زید بن علی، محمد رضا کاشف الغطاء صفحہ ۵۰

روایت کی گئی ہے۔ جب آپ کے جسد مبارک کی راکھ کو فرات میں ڈالا گیا تو وہ ایک جگہ جمع ہو کر چاند کی مثل ہوگئی اور اس سے تیز نور کی شعائیں بلند ہو رہی تھی۔

آپ کے جسد مبارک کی کرامات

معجزہ ایک خارق العادۃ فعل ہے یعنی قوانین کو توڑ کر کسی فعل یا عمل کو انجام دینا معجزہ کہلاتا ہے معجزہ کبھی فعل خدا ہے کبھی فعل معصوم نہ ہمیشہ فعل خدا ہے اور نہ ہی ہمیشہ فعل معصوم۔ نبی یا امام خداداد طاقت سے معجزات دکھاتے ہیں۔

معجزہ اور کرامات میں فرق یہ ہے کہ معجزہ چلنج کے وقت دکھایا جاتا ہے یعنی کسی دعوی نبوت یا امامت کو ثابت کرنے کے لئے معجزہ ہوتا ہے اور کرامات بھی خلاف قانون طبیعت ہوتی ہے اس میں چلنج نہیں ہوتا ہے یہ انبیاء و آئمہ کے علاوہ اولیاء اور صالحین بندے سے بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں حضرت زید کے جسد مبارک سے جو کرامات ظاہر ہوئیں ہیں یہ ان کے فضائل و کمالات پر آیات بینہ ہیں اس کے باوجود۔ اموی حکمرانوں نے اولاد علی کو مٹانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا یہاں تک کہ اموی حکومت نے اپنے تمام والیوں کو جو بد اخلاقی۔ تند خوئی۔ بدفطرتی اور بغض عداوت میں معروف تھے کو حکم دے رکھا تھا کہ حقیقت کو چھپائیں اور نور حق کو بجھادیں۔ **ویابی اللہ الاان یتم نورہ** حضرت زید کو شہید کرنے کے بعد ان کو سولی پر لٹکانا اور اولاد علی کو مختلف اذیتیں دینا انکا معمول بن گیا تھا لیکن وہ اس بات کو بھول گئے کہ وہ عظیم انسان جنھوں نے امت کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے دار پہ لٹکنا قتل ہونا قید ہونا اور جلاوطن ہونا انکا شیوہ ہے جو حق کی خاطر شہادت کو گلے لگاتے ہیں تو پھر کوئی ذلت ورسوئی ان کے قریب نہیں آسکتی ہے دین نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احیاء ان کی امت کی اصلاح اور عدل کے قیام کی خاطر قتل ہونا شہادت کے بلند ترین درجات میں سے ہے۔

یہ قتل وغارت زندان کی صعوبتیں اور جلاوطنی علویوں کو اس عظیم ترین مقصد سے پیچھے نہ ہٹا سکیں اور ثابت قدمی سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتے رہے۔ سولی پر لٹکانے کے بعد آپ کے جسد مبارک

سے جو کرامات ظاہر ہوئیں ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)فی تاریخ الشام جلد ٦ صفحہ ۲۵ ،تاریخ الخمیس جلد ۲صفحہ ۳۵۷، الصواعق المحرقة صفحہ ۱۰۱ ، اسعاف الراغبین للصبان، وعمدة الطالب،وسبك الذهب لابن معية،كانت العنكبوت تنسج على عورته فتسترها وفى الحدايق الوردية اذا اصبح اهل الكوفة وراوا النسج هتكوه بالرماح فاذاجاء الليل نسجت العنكبوت عليه

تاریخ شام،تاریخ خمیس،صواعق محرقہ اور عمدۃ طالب میں ہے کہ عنکبوت نے آپ کے جسد مبارک پر جالا بنادیتا جس سے آپ کا جسد مبارک ڈھانپ جاتا۔جب دشمن دیکھتے تو اسے نیزے کی نوک سے اتار دیتے جب رات ہوتی تو عنکبوت دوبارہ بنادیتا اور یہ ہی سلسلہ کافی مدت تک جاری رہا دشمن دن کو اتار دیتے وہ رات کو آ کر دوبارہ بنادیتا۔

(۲)فی تاریخ الشام جلد ٦ صفحہ ۲۵ ،(حياة الحيوان) للدميرى ،بمادة العنكبوت لمّا صلبوه وجّهوا وجهه الى جهة الفرات فدارت خشبته الى ناحية القبلة حتى فعلوا ذلك مراراً۔

تاریخ شام وغیرہ میں ہے کہ جب آپکو دشمنوں نے سولی پر چڑھایا تو آپ کے جسد مبارک کا رخ فرات کی طرف رکھا لیکن خود بخود آپکے جسد کا رخ صلیب سمیت قبلہ رخ ہوجاتا کئی بار ایسا ہی ہوا وہ آپ کا رخ قبلہ کی مخالف سمت کرتے لیکن ہر بار آپ کا رخ قبلہ ہوجاتا۔

(۳)فی امالی الشیخ الطوسی قدم الكوفة رجل من بلنجر بعدقتل زيد عليه السلام فقال الا ترون الى هذا الفاسق ابن الفاسق كيف قتله الله فلم يلبث ان رماه الله بقرحتين فى عينيه فمس الله بهما بصره فقال ابو زط الكوفى احذروا ان

تتعرضوالا هل هذا البيت الا بخير۔

امالی علامہ شیخ طوسی میں ہے کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت زید کے جسد مبارک کے قریب آکر آپ کی شان میں گستاخی کی اور سب وشتم کیا اسی مقام پر اسکی آنکھیں اندھی ہوگی۔

ابوزط کوفی نے اسے کہا جو اہلبیت کی شان میں گستاخی کرے گا تو دنیا میں اس کے کیلئے یہ معمولی سزا ہے۔

(٤) فيها اقبل رجلان من بنى ضبة ويد كل واحد منهما فى يد صاحبه حتى قاما بحذاء الخشبة فضرب احدهما بيده على الخشبة وهو يقول ۔انّما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون فى الا رض فساداً ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلافٍ) فذهب لينحى يرده فانتثرت فيها الاكلة ورفع على شقه فمات۔(١)

روایت میں ہے کہ بنی ضبہ میں دو شخص ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے حضرت زید کی صلیب کے پاس آئے ان میں سے ایک نے توہین کرتے ہوئے صلیب پر ہاتھ مارا اور اس آیت کی تلاوت کی **انّما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله** اس کے بعد وہ مر گیا۔

(٥) يحدث شبيب بن غرقد قال :قدمنا الكوفةمن الحج فدخلنا الكناسةليلاً فلما كنابالقرب من خشبة زيد عليه السلام اضاء الليل فلم نزل نسير نحو ها فنفحت منها رائحة المسك فقلت لا صحابى هكذا توجد رائحة المصلوبين؟ واذا بهاتف يقول هكذا توجد رائحة اولاد النبيين الذين يقضون بالحق وبه يعدلون(٢)

شبیب بن غرقد بیان کرتا ہے کہ جب ہم حج کر کے واپس کوفہ کی طرف آرہے تھے رات کے وقت کناسہ کے مقام سے ہمارا گزر ہوا جب ہم حضرت زیدؑ کی صلیب کے قریب ہوئے تو آپ

---

(١) زید شہید علامہ سید عبدرزاق مقرم صفحہ ١٦٧۔

(٢) زید شہید علامہ سید عبدرزاق مقرم صفحہ ١٦٧۔

کے جسد مبارک سے اتنا نور نکلا جس نے رات کی تاریکی کو روشنی میں بدل دیا اور وہاں سے مشک وعنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کیا صلیب پر چڑھانے والوں کے جسم سے اس طرح کی خوشبو آتی ہے؟ اتنے میں غائب سے آواز آئی ہاں انبیاء کی اولاد کے جسموں سے ایسی ہی خوشبو آتی ہے۔

(٦) انّ رجلاًمرّ علی خشبته فوضع اصبعه علیها وقال هذا جزاء الفاسق ابن الفاسق فغاصت اصبعه فی کفه

علامہ عبدالرزاق مقرم لکھتے ہیں کہ آپ کی کرامت میں سے ایک یہ بھی ہے ایک شخص نے آپ کی صلیب پر انگلی رکھی اور آپ کی شان میں گستاخی کی تو اس کی انگلی اسکی ہتھیلی کے اندر دھنس گئی۔

انّ عرزمة اخا کناسة الاسدی جلس فی مجمع الا سدیین بالقرب من خشبة زید علیه السلام فکان یلتقط حصیات ویرمی بها زید علیه السلام یصنع ذلك کل یوم یقول اسماعیل بن الیسع العامری : فوالله الذی لا اله غیره مامات حتی رایت عینیه مرقودتین کانهما زجاجتان خضراوان -(١)

ایک شخص روزانہ آپ کی صلیب کے قریب آتا اور آپ کے جسد مبارک کو پتھر مارتا۔

اسماعیل بن عامری کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں نے دیکھا اسکی آنکھیں پتھرا گئیں اور ایسے لگ رہی تھیں جیسے بلور کا شیشہ ہوتا ہے پھر وہ واصل جہنم ہو گیا۔

بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے حضرت زید کے بارے میں شبھات کا شکار ہیں۔ ان پر واضح ہونا چاہیے کہ اگر حضرت زید خیر پر نہ ہوتے تو یہ فضائل آیات اور کرامات جنکا ہم نے ذکر کیا ہے ان سے کیوں ظاہر ہوئے یہ آیات وکرامات صرف اور صرف اولیاء اللہ اور مخلصین سے ظاہر ہوتی ہیں اور ان لوگوں سے جنھوں نے اپنی جانوں کو حق کے اظہار اور کلمات الٰہی کو بلند کرنے کی خاطر

---

(١) زید شہید علامہ سید عبدالرزاق مقرم ١٦٨۔

قربان کیا۔ یہ آیات وکرامات آپ کے اخلاص اور صدق نیت پر واضح دلائل ہیں۔ اگر آپ اپنے نفس کی خاطر یا امامت وحکومت کی خاطر قیام کرتے تو یہ فضائل آیات وکرامات آپ کے شہید ہونے کے بعد ظاہر نہ ہوتی ہم نے تاریخ میں مشاہدہ کیا ہے کہ دشمنان اسلام کے سامنے آپکی کلام میں نہ توریہ ہے نہ مجاز ہے ایسا کیوں ہوتا۔

کیونکہ آپ عترت نبی اور خاندان اہلبیت کے چشم وچراغ ہیں۔ آئمہ علیھم السلام جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نص ہے امیر المومنین علی علیہ السلام سے لیکر حجت قائم تک یہ میرے جانشین ہیں ان کے اسماء اپنے بیٹے یحیٰ کو بتائے ان کرامات وفضائل کے بعد کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا ہے۔

ہشام اور محبان اہلبیت علیہ السلام

حضرت زید کی شہادت کے بعد شیعان علیؑ کے خلاف ہشام کے بغض وعداوت میں مزید اضافہ ہوا اس نے کوفہ کے والی یوسف بن عمر کو لکھا مجھے پتہ چلا ہے کیت بن یزید اسدی نے زید بن علی علیہ السلام کے غم میں مرثیہ پڑھا ہے اور بنی ھاشم کی مدح سرائی کی ہے لہذا اسے فوراً گرفتار کر کے اس کے ہاتھ پاوں اور زبان کو کاٹ دو یوسف بن عمر نے اس پر عمل کیا۔

ہشام نے ساتھ یہ بھی اضافہ کیا آل ابی طالب علیہ السلام کو اس بات پر مجبو کیا جائے کہ وہ زید بن علی سے برات اختیار کریں والی مدینہ کو لکھا کہ وہ ایک سال تک مکہ ومدینہ کے لوگوں پر بیت المال کا عطیہ بند کردیں کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ ان کے دل زید بن علیؑ کی طرف میل ہیں اور انھوں نے زید بن علیؑ کی موت پر غم کا اظہار کیا ہے۔(۱)

---

(۱) اغانی جلد ۶ صفحہ ۸،۹،۱۰، عبدرزاق مقرم صفحہ ۱۷۴۔

آپ پر رونے کی فضیلت

اہلبیت نبوت کے غم میں آئمہ معصومین اوران کے ماننے والوں پر جو مصیبتیں آئیں ہیں ان پر رونا کثرت احادیث سے ثابت ہے۔ بلکہ ان کی مصیبت پر رونا اجروثواب اور فضیلت کا باعث ہے۔امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

من دمعت عينه فينا دمعةلدم سفك منا او حق نقصنا ه ،او عرض انتهك منـا ،او الاحد من شيعتنـا بواه الله فه الجنة حقب۔(١)

ہمارے بہائے گئے خون پر یا ہمارے غصب کیے ہوئے حق پر -یا ہماری بے حرمتی پر یا ہمارے شعیوں کی مصیبت پر جس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلے گا اس کیلئے جنت میں گھر ہے۔

اللهم ارحم تلك الاعين التى جزعت واحترقت لنا، وارحم تلك الصرخة التى كانت لنا، اللهم انى استودعك تلك النفس والابدان حتى ترويهم من الحوض يوم العطش(بحار الانوار فى الفصل بالحسين

آپ نے اہلبیت نبوت پر گریہ کرنے والوں کیلئے اس طرح دعا کی ہے۔

پروردگار ان آنکھوں پر رحم فرما جو ہمارے غم میں غمگین ہوتی ہیں وراس آواز پر رحم فرما جو ہماری مصیبت میں بلند ہوتی ہے۔ پروردگار میں ان نفوس اور ابدان کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور تو انھیں قیامت کے دن حوض کوثر سے سیراب فرما۔ **وقول على عليه السلام : انّ الله اطلع الارض فاختار نا ،واختار لنا شيعة ينصروننا ويفرحون لفرحنا ويحزنون لحزننا ويبذلون اموالهم وانفسم فيناأولئك منا والينا۔**

(١) مجالس ابن الشیخ الطوسی۔ بشارۃ المصطفی مخطوط۔ زید شھید سید عبدالرزاق مقرم۔

امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تحقیق اللہ نے زمین پر نگاہ کی تو ہمیں منتخب فرمایا اور ہمارے لیے شیعوں کا انتخاب کیا۔ جو ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں اور ہمارے غم میں غم زدہ ہوتے ہیں اور اپنی جان و مال کو ہمارے لیے قربان کرتے ہیں وہ ہمارے لیے ہیں اور ہم ان کے لئے ہیں۔

وقول الرضا علیه السلام من تذکر مصابنا وبکی لما ارتکب منا ،کان معنا فی درجاتنا یوم القیامة(۱)

امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے ہمارے اوپر ہونے والے مصائب کو یاد کر کے گریہ کیا وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا۔

انہی احادیث میں سے ایک یہ بھی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے زید پر گریہ کیا یہ اسوقت ہے جب آپکے سامنے حضرت زید کا واقعہ بیان کیا گیا۔ تو آپ کا گریہ بلند ہوا اور پردے کے پیچھے سے مخدرات عصمت وطہارت نے بھی گریہ کیا۔ اور اسی طرح امام سجاد اور امام محمد باقر بھی جب علم امامت سے زید پر ہونے والے مصائب کو یاد کرتے تو گریہ فرماتے۔ اب واضح ہوگیا کہ حضرت زید پر گریہ کرنا اہلبیت علیہم السلام کی سنت ہے۔

جب ہم تاریخ میں حضرت زید کے بارے میں دیکھتے ہیں۔

ان کے بارے میں امام علی رضا فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ زید آل محمد کے علما میں سے ہے وہ اللہ کے لئے غضب ناک ہوئے اور اس کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے اسی کی راہ میں شہید ہوگئے جب آئمہ کی زبانی آپ کے قیام کا سبب معلوم ہوگیا تو پھر ہم آپ کی مصیبت پر کیسے صبر کریں کیا ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد بھی کوئی آپ پر گریہ کرنے کا انکار کرے گا۔ جو آپ پر گریہ کرنے کی فضلیت پر دلیل چاہتا ہے۔

اس کے لیے امام جعفر صادق یہ قول ہی کافی ہے۔ جو آپ نے حضرت زید کے بارے میں فرمایا۔

امّا الباکی علیه فمعه فی الجنة اس پر رونے والا جنت میں اس کے ساتھ ہوگا **-وامّا الشامت فشریك فی دمعه** اس پر سب وشتم کرنیوالا اس کے قاتلین میں شمار ہوگا امام کا یہ قول واضح دلیل ہے کہ آپ پر رونا مستحب ہے (سید عبدرزاق مقرم موسوی صفحہ ۲۱۰)

(۱) امالی الصدوق مجلس ۱۷۰۔

آپ کا مرقد مقدس

کناسہ کسی زمانے میں کوفہ کے تابع تھا اور اس وقت اس کا نام فقط تاریخی کتب کی حدتک محفوظ ہے اب اس کے آثار تک باقی نہیں ہیں جس سے اس کے احوال کا اندازہ لگایا جا سکے۔

علامہ سید مہدی قزوینی لکھتے ہیں کہ کناسہ وہی جگہ ہے جہاں پر حضرت زید بن علی کو شہید کر کے سولی پے لٹکایا گیا اب یہ جگہ مومنین کیلئے زیارت گاہ ہے۔

آپ کا مرقد مقدس عراق کے شہر ذالکفل کے مشرقی جانب تقریبا ۱۰ کلومیٹر کے فیصلے پر ہے یہ مقام نخیلہ کے قریب ہے۔علامہ ابن نماء نے نخیلہ کا دوسرا نام عباسیہ لکھا ہے اور آج کل بھی اسے عباسیہ کہا جاتا ہے ۔نخیلہ کوفہ کے دروازے کا نام تھا اس زمانے میں شام مدائن اور کربلا کی طرف جانے والی فوجیں اسی دروازے سے خارج ہوتی تھی۔

امیرالمومنین علیہ سلام کا لشکر صفین بھی اسی دروازے سے روانہ ہوا تھا۔

امام حسن علیہ اسلام کا لشکر بھی اسی دروازے سے معاویہ کے مقابلے کیلئے نکلا تھا۔

ابن زیاد ملعون کی فوجیں اسی دروازے سے امام حسین علیہ اسلام کے مقابلے میں نکلی تھی۔

آپ کا مزار مبارک کوفہ سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور نجف اشرف تقریبا ۳۵ کلومیٹر ہے۔

آپ کی اولاد میں سے وہ شہزادے جنھوں نے مختلف ادوار میں قیام کیا

(۱) محمد بن محمد بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علھیم السلام

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت علی بن جعفر بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب علیھم السلام ہے۔

اس شہزادے کو مامون عباسی کے دور میں شہید کیا گیا!اور ایک روایت میں ہیں کہ آپ کو زہر دیا گیا تھا۔

ویقال انه بقی فی مرو اربعین یوما ودس له المامون السم بعد

ها فلفظ كبده في طست قطعا وهو ينظر اليها۔

کہا جاتا ہے کہ آپ مروشہر میں چالیس دن رہے اور اس کے بعد مامون عباسی نے آپکو زہر دے دیا زہرا تنا سخت تھا کہ آپ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔آپ کے سامنے ایک طشت رکھا ہوا تھا جس میں جگر کے ٹکڑے گر رہے تھے۔

(۲)حسن بن حسین بن زید بن علی بن حسین علیہم السلام (۱)

جب کوفہ میں ہرثمہ اور ابی سرایا کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ شہزادہ اسی جنگ میں شہید ہو گیا۔

(۱) مقاتل الطالبین صفحہ نمبر ۴۲۲۔

(۳) علی بن محمد بن عیسی بن زید بن علی بن حسین علیہم السلام

آپکو واثق بن معتصم عباسی کے دور میں شہید کیا گیا۔

آپ کے شہید ہونے کا سبب معلوم نہیں ہو سکا۔مقاتل الطالبین صفحہ ۴۷۶۔

(۴)احمد بن عیسی بن زید بن علی بن حسین علیہم السلام

آپ کی کنیت: اباعبداللہ۔

آپ کی والدہ کا نام: عاتکہ بنت فضل بن عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہے۔

آپ اپنے دور کے مشہور و معروف عالم اور صاحب فضیلت تھے

آپ سے بہت ساری روایات نقل ہوہی ہیں

ھارون الرشید عباسی۔حضرت احمد بن عیسی اور قاسم بن علی بن عمر بن علی بن حسین علھیم السلام کے سخت خلاف تھا اور ہر وقت ان کی کھوج میں رہتا یہاں تک کہ ان دونوں کیلیے جاسوس مقرر کیے تا کہ ان کو گرفتار کیا جائے آخر کار ان دونوں شہزادوں کو گرفتار کر کے فضل بن ربیع کی حراست میں دے دیا گیا۔

ھاشم بن احمد جعفر بن محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن ریاح سے نقل کرتا ہے کہ ایک دن احمد بن عیسی پانی پینے کیلیے اٹھے تو دیکھا کہ تمام نگران سو رہے ہیں آپ نے جس کوزے سے پانی پیا اسکو

زمین پر مارا تا کہ پتہ چلے کہ نگران جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی نے بھی حرکت نہ کی تو آپ نے قاسم بن علی کو خبر دی اور پھر دونوں موقعہ پا کر وہاں سے نکل گئے اور الگ الگ راستہ اختیار کیا۔ فضل بن ربیع کا غلام قید خانہ میں آیا اور اس نے نگرانوں کو بیدار کیا تو وہ اس امر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی تلاش میں نکل پڑے۔

ادھر احمد بن عیسی۔ محمد بن ابراھیم کے گھر پہنچا۔ دستک دینے پر ایک غلام باہر نکلا آپ نے اسے کہا اپنے آقا سے جا کے بتا و احمد بن عیسی بن زید آیا ہے۔ یہ سن کر وہ فوراً دروازے پر آیا اور سوال کیا آپ کو کسی نے دیکھا تو نہیں؟ آپ نے جواب دیا مجھے کسی نے نہیں دیکھا تو اس نے آپ کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت دی تو وہاں آپ روپوش ہو گئے۔

ادھر پورے بغداد میں آپ کے فرار ہونے کی خبر پھیل گئی اور ھارون الرشید کو اطلاع ملی تو اس نے حکم دیا کہ گھر گھر کی تلاشی لی جائے بالخصوص شیعان علی کے گھروں کی تلاشی کی جائے۔ اور ایسا ہی ہوا لیکن احمد بن عیسی کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ نوفلی ذکر کرتا ہے کہ محمد بن ابراھیم کا ایک بیٹا تھا جس کو شکار کرنے کا بہت شوق تھا ایک دن محمد بن ابراھیم نے آپکو اپنا غلام بنا کر شکار کیلئے باہر لے گیا اور آپکو بصرہ کی طرف روانہ کر دیا۔ ھارون بن محمد حکایت کرتا ہے کہ ھارون الرشید نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص ابن کردیہ کو بلایا جس کا نام یحی بن خالد تھا۔ اسے مال و دولت دے کر یہ کہا کہ تم اپنے آپ کو کوفہ اور بصرہ میں شیعان علی کا دوست دار ظاہر کرو تا کہ احمد بن عیسی تک رسائی حاصل ہو سکے اس بدطینت نے بڑی مکاری سے مال خرچ کیا۔ کوفہ اور بصرہ کے شیعوں سے دوستانہ تعلق قائم کیے یہاں تک کہ احمد بن عیسی کے قریبی ساتھی کیساتھ تعلقات قائم کیے جس کا نام حاضر تھا۔

یہ تمام مال لیکر حاضر کے پاس پہنچا اور کہا کہ مومنین میں تقسیم کر دو۔ حاضر نے اسکو قبول کر لیا ایک دن اس نے حاضر سے کہا۔ کیا آپ اس بزرگ ہستی کو یہاں پر نہیں لا سکتے ہو تا کہ ہم ان کی زیارات سے مشرف ہو سکیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر اس نے چال بدلی۔ اور کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو۔ حاضر نے کہا کہ مجھے اس بات کی اجازت لینا ہو گی۔ جب

حاضر نے آپ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے انکار کردیا۔ جب رات ہوئی تو حاضر نے احمد بن عیسی سے کہا مجھ پر اگر کوئی مصیبت آجائے تو کوئی بات نہیں لیکن میں آپکی سلامتی چاہتا ہوں لہذا آپ یہاں سے کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں۔

اس کے بعد آپ وہاں سے نکل گئے۔ ادھر ابن کردیہ بصرہ کے والی محمد بن حرث ہمدانی کے پاس آیا اور حاضر کے گھر کی نشان دہی کی۔ محمد بن حرث نے اس کے ساتھ لشکر بھیجا اور حکم دیا کہ حاضر کے گھر کا محاصرہ کیا جائے جب لشکر نے حاضر کے گھر پر ہجوم کیا تو حاضر نے ابن کردیہ سے کہا۔ **ویلك غرتنی باالله** خدا تجھے برباد کرے تو نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ حاضر کو گرفتار کر کے محمد بن حرث کے سامنے پیش کیا گیا جب اس نے حاضر کو دیکھا تو کہا خوش آمدید اے یحی بن عبداللہ کے دوست۔ میں نے تجھے معاف کیا اور میری طرف سے تم امان میں ہو لیکن شرط یہ ہے کہ احمد بن عیسی کو میرے حوالے کردو۔ حاضر نے جواب دیا اے امیر آپ کو غلط اطلاع ملی ہے۔ محمد بن حرث نے کہا بہتر ہے اسے میرے حوالے کردو ورنہ خدا کی قسم میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ حاضر نے کہا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ تم چاہتے ہو کہ میں فرزند رسول کو تمھارے سامنے لاوں اور تم اسے قتل کردو؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا تمھارا جو جی چاہے وہ کرو اس کے بعد حاضر کا سر قلم کردیا گیا اور جسم کو سولی پر بغداد میں لٹکا دیا گیا۔

ادھر حضرت احمد بن عیسی پریشان حال ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہوتے رہے ایک مدت تک روپوش رہنے کے بعد واپس بصرہ آگئے اور بالآخر بصرہ میں وفات پائی۔

آپ کے فرزند علی بن احمد بن عیسی کہتے ہیں کہ ۲۳ رمضان المبارک کی رات کو ۲۴۷ ھجری میں میرے والد گرامی کا انتقال ہوا۔(۱)

(۵) یحی بن عمر بن یحی بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام

آپ کی کنیت: ابوالحسن ہے۔

آپ کی والدہ: عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر طیار کی بیٹی تھیں۔

---

(۱) مقاتل الطالبین صفحہ ۵۳۹۔

آپ نے عباسی حکمرانوں کے ظلم وستم سے تنگ آکران کے خلاف قیام کرنے کا فیصلہ کیا۔

عبداللہ ابی حصین کہتا ہے۔یحٰی بن عمر نے خروج کرنے سے پہلے امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی زیارت کے دوران جو وہاں پر زائرین موجود تھے انھیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا تو بہت سارے لوگ آپ کی حمایت کیلئے جمع ہو گئے۔

آپ نے رات کے وقت قیام کیا اور رات کی تاریکی میں کوفہ میں داخل ہوئے تو آپ کے اصحاب نے یہ ندا بلند کی **یا ایھا الناس اجیبوا داعی اللہ** اے لوگو اللہ کی طرف بلانے والے کا ساتھ دو۔یہ آواز سنتے ہی کافی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ادھر عباسی حکومت کی طرف سے حسین بن اسماعیل لشکر لیکر آپ کے مقابلے میں آیا طرفین سے حملہ ہوا میدان جنگ میں جب آپ تلوار چلانے میں مصروف تھے تو عبداللہ بن محمود نے آپ کے عقب سے حملہ کرنا چاہا تو آپ کے اصحاب نے پکار کر کہا اے یحٰی پیچھے سے گھوڑے سوار آپ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے یہ سنکر آپ نے فوراً اپنے گھوڑے کو پیچھے موڑا اور اس کے گھوڑے کے منہ پر ضرب لگائی پھر عبداللہ بن محمود پر تلوار سے حملہ کر دیا آخر کار آپ لڑتے ہوئے میدان جنگ میں شہید ہو گئے۔

سعید ضبابی آپ کے سر کو قلم کر کے حسین بن اسماعیل کے پاس لے آیا۔

آپ کے چہرے مبارک پر تلواروں کے کافی زخم تھے جس سے پہچاننا مشکل تھا یہی وجہ ہے کہ اہل کوفہ کو یحیٰؑ کے شہید ہونے پر یقین نہیں آرہا تھا۔حسین بن اسماعیل نے آپ کے سر مبارک کو محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس بغداد بھیج دیا آپ کا سر مبارک جب اس کے پاس پہنچا تو اہل بغداد نے اسکو فتح کی مبارک بادد ی۔

احمد بن عبداللہ بن عمار کہتا ہے جب لوگ محمد بن عبداللہ بن طاہر کو حضرت یحیٰؑ کے قتل کی مبارک بادی دے رہے تھے تو اس وقت ابوھاشم داود بن قاسم جعفری داخل ہوا اور اس نے کہا **ایھا الامیر قد جئتک مھنئًا بما لو کان رسول اللہ حیًا لعزّی بہ فلم یجبہ محمد عن ھذا بشیء**۔

اے امیر تجھے اس شخص کے قتل کی مبارک بادی دے رہے ہیں کہ اگر آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم موجود ہوتے تو آنحضرت کو اس شہزادے کی تعزیت پیش کی جاتی محمد بن عبداللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ (۱)

(۶) علی بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام

آپ کی والدہ: قاسم بن عقیل بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب علیھم السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نے عباسی حکمران مھتدی کے دور حکومت کوفہ میں خروج کیا۔ خاص اور عام کی کافی تعداد نے آپ کی بیعت کی۔

علی بن سلیمان کوفی روایت کرتا ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ہم تقریباً دوسو گھوڑے سوار علی بن زید کے ساتھ تھے ہم نے کوفہ کے قریب ایک جگہ قیام کیا۔

ان القوم لا یر یدون غیری فاذھبوا انتم فی حل من بیعتی

علی بن زید نے ہم سے کہا ان لوگوں کا مقصد صرف اور صرف مجھے گرفتار یا قتل کرنا ہے تم یہاں سے نکل جاو۔

فقلنالا واللہ لانفعل ھذا ابداً۔

ہم نے عرض کیا اے فرزند رسول ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ پس ہم نے ان کے ساتھ مل کر قیام کیا۔ سامنے سے بھاری تعداد میں اسلحہ سے لیس لشکر تھا شہزادے نے ہم سے کہا تم لوگ پریشان مت ہونا۔ پس ثابت قدم رہنا اور دیکھتے رہنا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر شہزادے نے تلوار سنبھالی اور گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن کے لشکر کے وسط میں حملہ کر دیا کبھی دائیں طرف قتال کرتے اور کبھی بائیں طرف قتال کرتے یہاں تک کہ آپ کے سامنے سے میدان خالی ہو گیا تمام لشکر متفرق ہو کر آپ کے عقب میں آ گیا۔

پھر آپ نے پیچھے مڑ کر حملہ کیا اور لڑتے لڑتے اپنے مقام پر واپس آ کر ہم سے کہا کہ دیکھا بزدلوں کی میدان میں کیا حالت تھی؟ دوسری مرتبہ بھی پوری جرأت مندی کیساتھ حملہ کیا اور

---

(۱) مقاتل الطالبین صفحہ ۵۰۶

دشمن کو شکست دی۔ اسی دوران مھتدی کا ایک بھاری لشکر شاہ بن میکال کی قیادت میں آن پہنچا۔ تیسری بار شہزادے کے ساتھ ہم سب نے مل کر بھرپور حملہ کیا جس سے شاہ بن میکال کے لشکر کو عبرت ناک شکست ہوئی اور علی بن زید نے ان پر فتح حاصل کرلی۔ آپ معتمد باللہ کے زمانے تک باقی رہے اور اسی کی حکومت میں آپ کو بصرہ میں قتل کردیا گیا(۱)

(۷) عبیداللہ بن علی بن عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام۔ آپ کو معتمد عباسی کے دور میں قتل کیا گیا۔

(۸) حسن بن محمد بن زید بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی ابیطالب علیھم لسلام
آپ بھی معتمد عباسی کے دور حکومت میں شہید ہوئے۔

(۹) محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام
آپ کے دو بیٹے احمد اور علی زندان میں وفات پا گئے۔

(۱۰) زید بن حسین بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام
آپ صاحب جمال۔ صاحب کمال۔ صاحب کرم۔ اور غریبوں میں سخاوت کرنے والے تھے
آپ کو معتمد عباسی کے زمانے میں مکہ کے راستہ ابن کردیہ نے شہید کردیا۔

(۱۱) حسن بن عیسیٰ بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام۔ مقتدر عباسی کے زمانے میں سن ۲۶۶ھ ھجری جرجان میں خجستانی نے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن آپ وہاں سے بچ کر نکل گئے۔

خجستانی جرجان اور طبرستان کے بعض علاقوں پر غالب ہوا اور حسن بن زید کو گرفتار کرلیا اسے بیعت کرنے پر مجبور کیا آپ نے بیعت کرنے سے انکار کیا تو آپ کو خجستانی نے قتل کروادیا۔

(۱۲) قاسم بن زید بن حسین بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیھم السلام
آپ کو مقتدر کے زمانے میں شہید کیا گیا۔

---

(۱) تتمۃ المنتھی جلد ۳ صفحہ ۳۵۲۔

حضرت زید کی اولاد سے علماء اعلام

آپ کی ذریت سے بہت سارے علماء ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) سید جلیل عالم کبیر حضرت علامہ بہاؤالدین علی حضرت حسین ذودمعہ بن زید شہید کی اولاد میں سے ہیں۔ان کا نسب مبارک اس طرح ہے۔

علامہ بہاء الدین علی بن غیاث الدین عبدالکریم النیلی النجفی بن عبدالحمید بن عبداللہ بن احمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن غیاث الدین بن سید جلال الدین عبدالحمید بن عالم فاضل محدث عبداللہ تقی نسابہ بن نجم الدین اسامہ نقیب عراق بن نقیب شمس الدین احمد بن نقیب ابوالحسن علی بن سید فاضل نسابہ ابوطالب محمد بن ابوعلی عمر شریف رئیس جلیل (یہ شہزادہ حج کا امیر تھااور اس نے ۳۳۹ ھجری کو اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو اپنے اصل مقام پہ رکھا تھا جس کو قرامطہ نے اپنے دور میں اکھاڑا تھا۔ اور اپنے ساتھ کوفہ لے گیا اس کی تفصیل طویل ہے جو تاریخی کتب میں موجود ہے یہاں پر طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کر سکتے ۔اور اسی

شہزادے نے اپنے ذاتی مال سے اپنے جداعلیٰ امیر المومنین علیہ لسلام کی قبر مبارک پر قبہ بنوایا۔

ابن حسین نسابہ بن ابی عاتقہ احمد محدث بن ابوعلی عمر بن یحیٰ بن حسین ذودمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ اسلام۔

علامہ بہاء الدین علی جلیل قدر اور عالی شان صاحب منزلت عالم دین تھے۔

ان کی بہت سی مولفات ہیں جن پر اخبار اور آثار کی بنیاد ہے۔

علامہ شیخ حسن بن سلیمان صاحب مختصر البصائر۔علامہ ابن فھد حلی آپ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔

(۲) عالم کبیر سید علی خان شیرازی آپ کا پورا نام صدرالدین علی بن نظام احمد بن امیر محمد معصوم مدنی ہے اور آپ سید علی خان شیرازی کے نام سے معروف ہیں۔

آپ کی بہت ساری تالیفات ہیں۔جن میں سے مشہور ترین شرح صمدیہ۔انوار الربیع۔سلوۃ

الغریب۔اور ریاض السالکین فی شرح صحیفہ سجادیہ ہیں۔

آپ ۱۱۱۹ھجری میں وفات پاگئے۔آپ کی قبر شاہ چراغ ایران میں ہے۔

(۳) سید غیاث الدین منصور الدشتکی ان کا سلسلہ نسب بھی سید محمد بن زید شہید سے جاملتا ہے ان کے بارے میں علامہ قاضی نور اللہ شستری لکھتے ہیں حکیم العصر فلاسفر فخر ارسطو و افلاطون خاتم الحکماء غوث العلماء امیر غیاث الدین منصور شیرازی نے بیس سال کی عمر میں تمام علوم پر عبور حاصل کرلیا تھا۔اور سن ۹۳۶ھجری میں شاہ طھماسب صفوی کے دور حکومت میں صدارت کے عہدے پر فیض ہوئے جس سے آپ کا لقب صدر مملکت پڑ گیا۔آپ سن ۹۴۸ھجری کو انتقال فرمائے گئے۔

آپ کے والد ماجد سید صدر الدین محمد بن ابراھیم بھی بہت بڑے عالم فلسفی اور محدث تھے صدر الدین کبیر کے نام سے معروف تھے۔آپ نے شیراز میں مدرسہ منصور کی بنیاد رکھی جو اس وقت بھی موجود ہے۔صدر الدین کبیر ۹۰۳ھجری کو فوت ہوئے۔

(۴) عبدالکریم بن علی بن یحیٰ بن محمد بن علی بن عبدالحمید بن عبداللہ بن اسامہ بن علی بن محمد بن عمر بن یحیٰ بن حسین نقیب بن اُحمد ب عمر بن یحیٰ بن محدث بن حسین ذوالدمعہ بن زید شہید بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علھیم السلام انہ کان من العلماء اصحابنا قرن الثامن۔اور ان کا شمار آٹھویں صدی کے علماء اعلام میں ہوتا ہے۔(طبقات اعلام الشیعہ ص ۱۱۸ آغا بزگ طھرانی)۔

(۵) علی بن عبدالکریم بن عبدالحمید وھو السید بہاء الدین علی بن غیاث الدین عبدالکیریم بن عبدالحمید النیلی النجفی یہ ہمارے مشہور علماء میں سے ہیں انھوں نے فخر المحققین ۷۷۱ھجری علامہ سید عمید الدین علامہ سید ضیاء الدین اور شہید محمد بن مکی کے زمانے کو درک کیا ہے۔اور آپ علامہ اُحمد بن فہد الحلی کے استاد ہیں اور آپ سے حسن بن سلیمان الحلی نے روایات نقل کی ہیں طبقات اعلام الشیعہ قرن الثامن ص ۱۴۲ علامہ بزگ طھرانی۔

(۶) علی بن عبدالکریم بن علی بن محمد بن علی بن عبدالحمید الاول من النقی عبداللہ بن اسامہ الحسینی النجفی عالم فقھیہ اور صاحب کتاب ایضاح المصباح لاھل الصلاح (شرح مصباح متھجد) طبقات اعلام الشیعہ قرن ثامن ص ۱۴۳-۱۴۴ آغا بزگ طھرانی۔

(۷) محمد بن اسحاق الدشکی۔ صدر الدین ابو ابراھیم الحسینی العروف بصدر الدین الاول محمد بن اسحاق ۔بن علی بن عرب شاہ بن عمیر بن الحسین بن علی بن زید الاعثم بن علی بن محمد بن علی بن نجران نقیب نصیبین بن ابی عبداللہ جعفر بن احمد مسکینب بن ابی عبداللہ بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید شہید بن علی حسین بن علی بن ابی طالب علیھم السلام۔

علامہ حلی نے آپ کو ۱۵ جمادی الاولی ۷۲۴ ہجری کو اجازہ دیا تھا۔ علامہ نے آپ کو ان الفاظ سے نوازا ہے۔ عالم فقیہ زاھد الورع علامہ افضل المتاخرین لسان المتقدمین مولانا ملک الائمہ والفضلاء صدر الدین محمد ابو ابراھیم الدشکی ۔(طبقات اعلام الشیعہ قرن ثامن ص ۱۷۸ آغا بزرگ طہرانی)۔

(۸) علامہ السید مھدی قزوینی علماء امامیہ میں سے مشہور ترین عالم و مرجع گزرے ہیں آپ نجف اشرف میں ۱۲۲۲ ھجری کے بمطابق ۱۸۰۷ عیسوی کو پیدا ہوئے بزرگ فقہاء سے کسب فیض حاصل کیا بالخصوص کاشف الغطاء خاندان کے علماء سے علم حاصل کیا ۱۲۵۳ ھجری ۱۸۳۷ عیسوی میں حلہ کی طرف ہجرت کر گئے اور ۴۰ سال تک وہیں مقیم رہے پھر ۱۲۹۳ ھجری ۱۸۷۶ عیسوی میں نجف اشرف واپس آئے حوزہ علمیہ کی زعامت سنبھالی۔

آپ کے مشہور شاگردوں میں سے صاحب متدرک الوسائل علامہ حسین نوری۔ علامہ میرزا محمد بن عبدالوھاب ہمدانی کاظمی۔ شیخ محمد بن علی جزائری ہیں۔

آپ نے تبصرہ المتعلمین پر شرح لکھی ہے اور اصول پر بھی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے آیات الاصول ہے۔ آپ ۱۳۰۰ ھجری میں وفات پا گئے۔

(۹) علامہ السید محمد سرور واعظ الحسینی البھودی۔ آپ کی مشہور کتاب مصباح الاصول ہے جس پر آیۃ اللہ ابوالقاسم خوئی نے تعلیقہ لگایا ہے۔

(۱۰) علامہ جعفر کمال الدین حلی۔ آپ کا نسب اس طرح ہے ابو یحیی سید جعفر بن ابوالحسین محمد بن محمد حسن بن ابو محمد عیسیٰ بن کامل بن منصور بن کمال الدین بن منصور بن زوبع بن منصور بن کمال بن محمد منصور بن احمد بن نجم بن شکر بن ابو محمد حسن اسمر بن نقیب شمس الدین احمد بن نقیب ابوالحسن علی بن

ابو طالب محمد بن عمر بن یحیٰ بن حسین نسابہ بن احمد محدث عمر بن یحیٰ بن حسین ذوالدمعہ بن زید شہید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیھم السلام

آپ حلہ میں ۱۵ شعبان ۱۲۷۷ھ ہجری کو پیدا ہوئے ۔آپ بہت بڑے فاضل ادیب اور شاعر تھے آپ کا مشہور دیوان سحر بابل وسجع البلابل ہے ۔

علامہ شیخ محمد طہ نجفی اور میرزا علامہ حسین نوری آپ کے استاد ہیں۔آپ شعبان ۱۳۵۱ھ ہجری میں فوت ہوئے اور نجف اشرف وادی السلام میں مدفون ہیں۔

(۱۱) محمد بن محمد بن محمد عبدالرزاق حسینی علوی زبیدی واسطی بلگرامی ۔آپ ہندوستان کے شہر بلگرام میں پیدا ہوئے ۔جب ہلاکو خان نے عراق پر حملہ کیا تو اس زمانے میں آپ کے جد اعلیٰ السید ابو الفرج واسطی نے ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور یہاں پر بھی اہل بیت کے ماننے والوں کے لئے ماحول سازگار نہیں تھا اس لئے تقیہ کی زندگی گزاری۔آپ کی مشہور کتاب تاج العروس ہے۔

(۱۲) علامہ سید محسن امین عاملی مذہب امامیہ کے مشہور اور عالم دین گزرے ہیں۔آپ کا نسب حضرت حسین ذوالدمعہ بن زید شہید سے جا ملتا ہے آپ بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں اعیان الشیعہ آپ کی مشہور کتاب ہے۔

شجرہ مبارک

حضرت زید کے چار بیٹے ہیں (۱) حضرت ابو عبداللہ حسین ذوالدمعہ
(۲) حضرت عیسیٰ موتم الشبال (۳) حضرت ابو جعفر محمد (۴) حضرت یحیٰ۔
آپ کے تین فرزندان سے نسل آگے بڑی ہے۔
چوتھے فرزند حضرت یحیٰ جو اٹھارہ سال کی عمر میں ہی شہید ہو گئے تھے شہادت کے وقت ان کی ایک بیٹی تھی جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔
اب ہم حضرت حسین ذوالدمعہ کی اولاد کے اسماء ذکر کرتے ہیں۔
آپ کے تین فرزند تھے جن کے اسماء یہ ہیں (۱) حضرت ابوالحسن یحیٰ (۲) حضرت حسین (۳) حضرت علی۔
آپ کے بیٹوں میں سے حضرت یحیٰ بن حسین ذوالدمعہ کے سات فرزند ہیں اور ان کے اسماء یہ ہیں (۱) قاسم (۲) حسن زاہد (۳) حمزہ (۴) محمد اصغر اقساسی (۵) عیسیٰ (۶) یحیٰ (۷) عمر۔
(۱) قاسم۔ آپ کے بیٹے کا نام محمد نونو تھا اور ان کے بیٹے کا نام عیسیٰ ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابو الفرعل ابو جعفر محمد ہے۔

(۲) حسن زاہد۔ حضرت یحیٰ بن حسین الذودمعہ کے دوسرے بیٹے حسن زاہد کی اولاد۔
عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب کے مطابق آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد ہے اور ان کے دو بیٹے تھے (۱) اُحمد (۲) حسین۔
(۱) اُحمد بن محمد بن حسن زاہد کی اولاد: اُحمد کے بیٹے کا نام حسین ہے اور حسین کے بیٹے کا نام زید ہے اور زید کے بیٹے کا نام ابو الغنائم محمد ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد خالصی ہے (۱) اُحمد خالصی کے بیٹے کا نام ابو المکارم محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام معد ہے ان کے بیٹے کا نام عبدالباقی ہے اور ان کے بیٹے کا نام معد ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالمکارم محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام محمد مطلوب ہے۔
(۲) حسین بن محمد بن حسن زاہد کی اولاد: آپ کا ایک بیٹا جس کا نام محمد ہے اسی سے آگے نسل بڑھی ہے۔
محمد کے دو بیٹے ہیں (۱) علی (۲) اور ابو طالب حمزہ۔

(۲) ابو طالب حمزہ: ابو طالب حمزہ کے بیٹے کا نام یحیٰ ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالمکارم محمد ہے۔
آپ کے دوسرے بیٹے علی سے نسل آگے بڑھی ہے۔
(۱) علی: علی کے بیٹے کا نام زید قصیر ہے اور ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی شاعر ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے۔ آپ کی اولاد عراق کے شہر موصل میں آباد ہوئی۔
(خالص عراق کے شہر دیالی میں ایک گاؤں کا نام ہے۔)

(۳) حمزہ بن یحیٰ بن حسین الذو دمعہ کی اولاد

صاحب عمدۃ الطالب نے حمزہ کا ایک بیٹا لکھا ہے جس سے آپ کی نسل آگے چلی۔ ان کا نام علی ہے اور ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو جعفر محمد اسود شاعر۔ (۲) علی دانقین
علی دانقین کے دو بیٹے ہیں (۱) حسین سندی (۲) أحمد ذنیب ہے۔
(۱) حسین سندی کے دو بیٹے ہیں: (۱) یحیٰ (۲) اور محمد۔
(۱) یحیٰ: یحیٰ کے بیٹے کا نام محمد ہے اور محمد کے بیٹے کا نام علی امیر ہے آپ کی اولاد بنو امیر سے معروف ہے۔
(۲) محمد: محمد کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی مصلی (یعنی نمازی ہے)
(۲) أحمد ذنیب بن علی دانقین کی اولاد: آپ کے دو بیٹے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں
(۱) یحیٰ (۲) اور محمد۔
علامہ سید حسین ابوسعیدہ موسوی کی تحقیق کے مطابق آپ کے کسی بیٹے کا نام یحیٰ نہیں ہے اور نہ ہی کسی نساب نے انکا ذکر کیا ہے۔ البتہ عمدۃ الطالب والے نے آپ کی اولاد لکھی ہے۔
آپ کے دوسرے بیٹے محمد کی اولاد: آپ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام بھی محمد تھا اور ان کے بیٹے کا نام ابوعلی ابراھیم تھا ان کے پانچ بیٹے تھے جن کے اسماء یہ ہیں۔
(۱) ابوالبرکات عمر آپ شریف کے لقب سے کوفہ میں معروف تھے۔
(۲) معد (۳) ھاشم (۴) عماد آپ کی اولاد کوفہ میں ہے۔ (۵) عدنان ان کی اولاد کا تذکرہ آگے نہیں ملتا البتہ آپ کے بیٹے معد کا ایک بیٹا تھا جس کا نام مھذب تھا ان کی اولاد بنی مھذب کے نام سے معروف تھی۔

(۴) محمد اصغر اقساسی بن یحیٰ بن حسین الذو دمعہ کی اولاد۔

آپ کے تین بیٹے ہیں ان کے اسماء یہ ہیں (۱) احمد الموضح (۲) علی زاہد (۳) محمد اقساسی ۔

(۱) احمد الموضح کے تین بیٹے جن کے نام یہ ہیں (۱) ابو جعفر محمد (۲) یحیٰ (۳) علی۔

(۱) ابو جعفر محمد کی آگے نسل بڑھی ہے ان کے بیٹے کا نام احمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی درج ہے۔

(۲) محمد اقساسی: محمد اقساسی کے بیٹے کا نام علی جوذاب ہے ان کے بیٹے کا نام ابوطالب حسین زبرج ہے آپ کی اولاد بنی زبرج کے نام سے مشہور ہے۔

(۳) علی زاہد: آپ کے دو بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) ابو جعفر محمد (۲) ابوطیب احمد ہیں۔

(۲) ابوطیب احمد :آپ کے بیٹے کا نام جعفر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام علی احوال ہے۔

(۱) ابو جعفر محمد کی کوفہ میں کثرت سے اولاد تھی۔

آپ کے دو بیٹے تھے ان کے نام یہ ہیں (۱) ابوالقاسم حسن ادیب (۲) احمد صعوۃ ہے۔

آپ کی اولاد بنی صعوۃ کے نام سے معروف ہے۔

(۱) ابوالقاسم حسن ادیب: آپ کے بیٹے کا نام ابوالحسن محمد کمال الشرف ہے۔

ان کے آگے تین بیٹے تھے ان کے نام یہ ہیں (۱) حمزہ (۲) ابوالقاسم حسن (۳) علی۔

(۱) حمزہ: آپ کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام حسن علم دین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ حسین قطب الدین ہے۔

(۲) ابوالقاسم حسن: ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام حمزہ ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابومحمد حسن شاعر ہے۔

(۳) علی: آپ کے بیٹے کا نام نصراللہ ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام حیدر ہے۔

(۵) عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین الذو دمعہ کی اولاد: آپ کے فرزندان کے نام

یہ ہیں (۱) ابوالعباس احمد (۲) محمد اعلم (۳) حسین احول (۴) یحیٰ (۵) ابوطیب زید

(۶) ابوالحسن علی ۔

(۱)ابوالعباس اُحمد: آپ کے دو بیٹے ہیں (۱) زید (۲) ابومحمد حسن ۔

(۱) زید: آپ کے دو بیٹے ہیں محمد اور عیسیٰ۔

عیسیٰ: کے بیٹے کا نام ابوالعباس اُحمد ہے۔

محمد: آپ کے بیٹے کا نام علی الحسن ہے ان کے دو بیٹے ہیں محمد اور حسین ۔

محمد کے بیٹے کا نام عیسیٰ ہے اور حسین کے بیٹے کا نام ابوتغلب محمد ہے۔ان کی اولاد بنی ناصر کے نام سے پکاری جاتی تھی۔

(۲) ابومحمد حسن بن ابوالعباس اُحمد: ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد الفلق ہے ان کے بیٹے کا نام حسن المفلوح ہے ان کے بیٹے کا نام ابوطالب محمد عرقالہ ہے ان کے بیٹے کا نام مفضل ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ابزر ہے جن کی اولاد عراق کے شہر حلہ میں بنی ابزر کے نام سے معروف ہے۔

(۲) محمد اعلم بن عیسیٰ بن یحیٰ کی اولاد: آپ کے تین فرزند ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) ابوالقاسم علی (۲) حمزہ المعدل (۳) اُحمد ۔

(۳) اُحمد: کے بیٹے کا نام حسن اصغر ہے جس سے آگے اولاد بڑھی ہے۔

(۲) حمزہ المعدل کی اولاد: ایران کے شہر آہواز میں آباد ہے۔ان کے بیٹے کا نام ابومحمد حسن ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالبرکات محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابومنصور ھبۃ الدین ہے۔

(۳) حسین احول بن عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین ذوالدمعہ کی اولاد

آپ کے ایک بیٹے سے نسل بڑھی ہے جس کا نام حسن صالح ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ محمد ہے ان کے چار بیٹے تھے۔(۱) ابومحمد حسن (۲) ابوطاہر محمد المبرقع ایران کے شہر قم میں ان کی مزار مقدس ہے (۳) ابوھاشم اُحمد (۴) ابوالقاسم زید ۔

(۱) ابومحمد حسن: کے بیٹے کا نام ابوالغنائم عبداللہ ہے۔

(۴) یحیٰ بن عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین ذوالدمعہ کی اولاد

آپ کے دو بیٹوں سے نسل بڑھی ہے ان کے نام یہ ہیں

(۱) ابوالعباس طاہر (۲) عیسیٰ۔

(۱) ابو العباس طاہر: کے چار فرزند ہیں۔(۱) اُحمد (۲) ابوالحسین یحیٰ (۳) عبیداللہ (۴) علی بن مریم ہیں۔

عیسیٰ۔ کے دو بیٹوں سے نسل چلی ہے ان کے نام یہ ہیں اُحمد اور حسین۔

(۵) ابوطیب زید بن عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین الذو دمعہ کی اولاد

ان کے بیٹے کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام علی البلا ہے۔

(۶) ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن یحیٰ بن حسین الذودمعہ کی اولاد

آپ کے تین بیٹوں سے اولاد چلی ہے۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔(۱) ابوطالب عبداللہ

(۲) ابوالحسن زید (۳) ابوالعباس اُحمد ۔

(۱) ابوطالب عبداللہ: کے بیٹے کا نام محمد حلب ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام حمزہ الصیاد ہے ان کے بیٹے کا نام علی ضریر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام مظفر ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالبدر محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابراھیم ہے ان کے بیٹے کا نام علی الاعرج علاء الدین ہے۔

(۲) ابوالحسین زید کی اولاد: ان کے بیٹے کا نام عیسیٰ تھا عیسیٰ کے دو بیٹوں سے اولاد بڑھی ہے عبداللہ اور اُحمد۔

عبداللہ کے بیٹے کا نام علی کیا کی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوزید عبداللہ اور ان کے بیٹے کا نام فاضل المنتھیٰ ہے۔

اُحمد بن عیسیٰ کے بیٹے کا نام حسین ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالفتوح اُحمد الواعظ ہے۔

(۳) ابوالعباس اُحمد کی اولاد

آپ کے بیٹے کا نام ابوصلت یحیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ناصر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوطاہر محمد ہے۔

ابوطاہر محمد: کے دو بیٹے جن کے نام یہ ہیں طاہر اور ابوالحسن علی۔

طاہر: کے بیٹے کا نام عیسیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ حسین مقری ہے ان کی اولاد کربلا میں بنی مقری کے نام سے معروف تھی۔

(۶) یحییٰ بن ابوالحسین یحییٰ بن حسین الذودمعہ کی اولاد

آپ کے نو بیٹے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں (۱) جعفر (۲) قاسم (۳) ابوطالب ابراھیم (۴) موسیٰ (۵) حسن (۶) ابواُحمد طاہر (۷) ابوعبداللہ حسین سخطہ (۸) ابوالفضل عباس (۹) ابوالحسن علی کتیلۃ۔

(۱) جعفر کی اولاد: آپکا ایک بیٹا تھا جس کا نام موسیٰ ہے محققین نے اس کے علاوہ آپ کی اور کوئی اولاد نہیں لکھی ہے۔

(۲) قاسم کی اولا: آپکے دو بیٹے ہیں محمد ابزار رطب اور زید ہیں۔ زید کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے اور جس کی اولاد ایران کے شہر شیراز میں آباد ہوئی ہے۔

(۳) ابوطالب ابراھیم کی اولاد: آپکے دو بیٹے ہیں (۱) ابوجعفر محمد ان کی اولاد عراق کے شہر بصرہ میں آباد ہے (۲) اُحمد۔ انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام محمد ریب ہے۔

(۴) موسیٰ کی اولاد: آپکے ایک بیٹے سے اولاد آگے چلی ہے جسکا نام ابوعبداللہ اُحمد اشتر ہے اس کے تین بیٹے ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) حسین الباز باز (۲) ابوالحسن علی کرکمۃ (۳) قاسم

(۱) حسین الباز باز: کے بیٹے کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالبرکات نوایۃ ہے۔

(۲) ابوالحسن علی کرکمۃ: کی کوئی اولاد نہیں لکھی ہے۔

(۳) قاسم: آپ کے بیٹے کا نام محمد کعب البقر ہے۔

(۵) حسن بن یحییٰ کی اولاد: آپ کے تین بیٹے ہیں جن کے نام یہ ہیں

(۱) ابوالعباس علی (۲) یحییٰ (۳) ابوالحسن محمد۔

ان میں سے ابوالعباس علی کی اولاد آگے بڑھی ہے ان کے بیٹے کا نام یحییٰ ہے ان کے بیٹے کا نام جعفر ہے ان کے بیٹے کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام قاسم ہے۔

(۶) ابواُحمد طاہر کی اولاد: ان کے بیٹے کا نام ابوالفضل اُحمد ناسک ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسین یحییٰ ہے ان کے تین بیٹے ہیں (۱) طاہر (۲) ابوطالب محمد جزیرہ (۳) ابومحمد حسن کذبر

ابومحمد حسن کذبر کی اولاد آگے بڑھی ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے اور ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ناصر ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے دو بیٹے ہیں اُحمد اور عدنان ہے۔ اُحمد کے بیٹے کا نام

یحیٰ اوران کے بیٹے کا نام محمد ہے۔

عدنان کے دو بیٹے ہیں ھندی اور علی ہے۔

(۷) ابو عبداللہ حسین سخطہ کی اولاد:

ان کے بیٹے کا نام ابو جعفر محمد الحادنقی ہے ان کی اولاد بصرہ میں بنی محادنقی اور بنی سخطہ کے نام سے معروف ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں (۱) جعفر (۲) نعمت۔

(۱) جعفر: کے بیٹے کا نام ابو منصور محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالمرجیٰ یحیٰ (۲) ابوالھیجاء عبداللہ ہے۔

(۲) نعمت: کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالغنائم محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو منصور محمد الاعز جو بصرہ میں آباد ہوئے۔ ان کے تین بیٹے ہیں

(۱) ابوالغنائم محمد مجدالدین (۲) ابوالحسن محمد فخرالدین (۳) ابوقاسم علی مجدالدین ہیں۔

(۸) ابوالفضل العباس کی اولاد:

ان کے چار بیٹے ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) محمد (۲) أحمد (۳) حسین (۴) ابراھیم۔

(۱) محمد: کے دو بیٹے ہیں (!) عباس (۲) زید۔

زید کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالحسن علی ہے۔

(۲) أحمد: کے بیٹے کا نام محمد ہے جس کی اولاد ایران کے شہر آہواز میں مقیم ہے۔

(۳) حسین: کے دو بیٹے ہیں (۱) زید الاخیل (۲) محمد ہے۔

(۴) ابراھیم: کی اولاد کے بارے میں اھل نساب کو رسائی حاصل نہیں ہے۔

(۹) ابوالحسن علی کتیلۃ کی اولاد:

ان کے پانچ بیٹے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں (۱) قاسم (۲) حسین (۳) أحمد (۴) زید (۵) حسین۔

(۱) قاسم: کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن زید ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن محمد اصغر ہے۔

(۲) حسین: کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے تین بیٹے ہیں (۱) ابوالحسن علی (۲) زید

(۳) ابوالغنائم محمد ہے ان کو مصر کے اسماعیلی حاکم نے شہید کر دیا تھا۔

ابوالحسن علی کے بیٹے کا نام غش ہے اور زید کے بیٹے کا نام یحیٰ ہے۔

(۳) اُحمد: کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالحسین محمد (۲) اور حمزہ۔

(۱) ابوالحسین محمد: کے بیٹے کا نام ابوطاہر حسین ہے۔

(۲) حمزہ: کے بیٹے کا نام قاسم ہے اور ان کے بیٹے کا نام حسین ہے۔

(۴) زید: کے بیٹے کا نام ابوقاسم علی ہے ان کے بیٹے کا نام حمزہ حاجب ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابوالحسین زید ہے۔

(۵) حسین بن ابوالحسن علی: آپ کے تین بیٹے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں (۱) ابوالحسن محمد (۲) ابوالقاسم علی الدخ (۳) ابوالحسین زید اسود۔

(۱) ابوالحسن محمد: آپ کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام یحیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام علی صاحب سدرہ ہے۔

(۲) ابوالقاسم علی الدخ: آپکے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام ناصر ہے۔

(۳) ابوالحسین اسود کے چار بیٹے ہیں (۱) ابوالغنائم محمد (۲) ابوالفوارس اُحمد (۳) ابوالھیجاء محمد (۴) ابوفتح ناصر ہے۔

(۱) ابوالغنائم محمد: آپ کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالفضل محمد الصابونی ہے ان کی اولاد بنی صابونی کے نام سے کوفہ میں آباد ہے۔

(۲) ابوالفوارس اُحمد: آپکے بیٹے کا نام یحیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوقاسم یحیٰ زین الشرف ہے انکے بیٹے کا نام عدنان ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام ھاشم ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن الشذبک ہے یہ نجف اشرف میں آباد ہے۔

(۳) ابوالھیجاء محمد: آپکے تین بیٹے ہیں (۱) ابوحمراء حسین (۲) ابوعبداللہ (۳) ابومنصور اُحمد۔

(۱) ابوحمراء حسین: کے بیٹے کا نام مقبل ہے۔

(۲) ابوعبداللہ: آپکے دو بیٹے ہیں (۱) اُحمد (۲) ابوالفضائل علی۔

(۱) اُحمد کے دو بیٹے ہیں (۱) ابومحمد حسن (۲) ابوالحسن علی۔

(۲) ابوالفضائل علی کے بیٹے کا نام عمر ہے ان کے بیٹے کا نام ھبۃ اللہ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد مطروف ہے ان کی اولاد بھی وادی غری نجف اشرف میں آباد ہے۔

(۳) ابو منصور اُحمد: آپکے بیٹے کا نام عدنان ہے ان کے بیٹے کا نام معد ہے ان کے بیٹے کا نام عدنان ہے۔

(۴) ابو الفتح ناصر بن ابو الحسن زید اسود کی اولاد:

ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو علی اُحمد (۲) اور ابو الحسین زید۔

(۱) ابو علی اُحمد: کے بیٹے کا نام ابو فتوح محمد ہے ان کو ھبۃ اللہ بھی کہتے تھے ان کے بیٹے کا نام ابو الحسن علی ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو طالب محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو فتح ناصر ہے ان کے بیٹے کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام محمد سدرہ ہے ان کے بیٹے کا نام شرف الدین ہے۔

(۲) ابو الحسین زید: کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو الحسن محمد (۲) ابو فتح ناصر۔

(۱) ابو الحسن محمد: آپکے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام عبد الحمید ہے۔

(۲) ابو فتح ناصر کے تین بیٹے ہیں (۱) ابو محمد عبد اللہ (۲) ابو القاسم عبید اللہ مجد شرف ہے

(۳) ابو طالب ھبۃ اللہ تقی ہے۔

(۱) ابو محمد عبد اللہ: کے بیٹے کا نام مجد طویل ہے۔

(۲) ابو القاسم عبید اللہ مجد شرف کے دو بیٹے ہیں (۱) محمد (۲) اور اُحمد۔

(۱) محمد: آپکے بیٹے کا نام یحیٰ ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابو الحسین محمد رضی الدین ہے۔

(۲) اُحمد: آپکے بیٹے کا نام حسین ہے اور ان کے بیٹے کا نام مجد الدین ہے۔

(۳) ابو طالب ھبۃ اللہ تقی کے تین بیٹے ہیں۔

(۱) ابو منصور حسن رضی الدین (۲) ابو الحسین علی تقی (۳) ابو علی عمر اعز شرف ۔

(۱) ابو منصور حسن رضی الدین: کے بیٹے کا نام معمر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام جعفر شرف الدین ہے ان کے بیٹے کا نام محمد فخر الدین ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ھادی (۲) جعفر۔ اور جعفر کے بیٹے کا نام محمد ہے۔

(۲) ابو الحسین علی تقی کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام جعفر ہے ان کے بیٹے کا نام عبید اللہ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد جمال الدین ہے۔

(۳) ابو علی عمر اعز شرف: آپکے بیٹے کا نام معمر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ناصر ہے ان کے بیٹے کا نام علی علم الدین ہے ان کے بیٹے کا نام محمد مجد دین ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) عبداللہ علم الدین ہے یہ ثمر قند میں فوت ہوئے۔ ان کے بیٹے کا نام ابوہاشم احمد شمس الدین ہے جو ثمر قند سے واپس چلے گئے۔

(۲) ابوالحسن علی نظام الدین آپ کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوطاہر احمد (۲) ابوالحسن زید۔

(۷) عمر بن ابوالحسین یحیٰ بن حسین الذودمعہ کی اولاد

آپ کے تین بیٹے ہیں ان کے اسماء یہ ہیں (۱) ابومنصور محمد اکبر (۲) احمد محدث (۳) اور ابوالحسین یحیٰ یہ شہزادہ کوفہ میں شہید ہوا جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

(۱) ابومنصور محمد اکبر کے بیٹے کا نام حسین فدان ہے ان کی اولاد بنی فدان کے نام سے جانی جاتی ہے۔

حسین فدان کے تین بیٹے ہیں (۱) زید الجندی (۲) جعفر (۳) حسن۔

(۱) زید الجندی: کے بیٹے کا نام عیسیٰ فارس ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالفوارس محمد شیبان ان کی اولاد کوفہ میں آل شیبان کے نام سے معروف تھی۔

(۲) جعفر: آپ کے بیٹے کا نام احمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسین محمد ہے۔

(۳) حسن: آپکے تین بیٹے ہیں (۱) عبداللہ (۲) حسین (۳) عبیداللہ۔

(۱) عبداللہ۔ آپ کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کی اولاد ایران کے شہر خراسان میں آباد ہوئی۔

(۲) حسین: آپ کے بیٹے کا نام محمد اوسط ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابویعلی میمون ہے۔

(۳) عبیداللہ: آپ کے بیٹے کا نام مسلم ہے ان کے بیٹے کا نام علی ذنیب ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام ابویعلی مسلم فدان ہے ان کی اولاد نے بھی خراسان میں سکونت اختیار کی۔

(۲) احمد محدث بن عمر بن ابوالحسین یحیٰ بن حسین الذودمعہ کی اولاد

ان کا ایک بیٹا ہے جس نام حسین نسابہ ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالحسین یحیٰ (۲) اور زید۔

(۱)ابوالحسین یحییٰ کے دو بیٹے ہیں(۱)ابوعلی عمر (۲)ابومحمد حسن فارس ۔

(۱)ابوعلی عمر کے تین بیٹے ہیں(۱)ابوالغنائم محمد(۲) ابوطالب محمد آپ ۴۰۷ھ ھجری میں وفات پا گئے(۳)ابوالحسن محمد۔

(۱)ابوالغنائم محمد: آپ کے بیٹے کا نام ابوعلی عمرو ہے ان کے بیٹے کا نام ابوظریف محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالبرکات ہے ان کے بیٹے کا نام علی المنکر ہے آپ کی اولاد آل المنکر کے نام سے بغداد میں آباد ہے۔

(۲)ابوطالب محمد: ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام ابوالحسین علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ احمد شمس الدین ہے آپ جمادی اولی سن ۴۵۱ھ ھجری میں وفات پا گئے۔

ان کے دو بیٹے ہیں (۱)ابومحمد اسمر(۲)اور اسامہ نجم الدین یہ رجب ۴۷۲ھ ھجری میں وفات پا گئے۔

(۱)ابومحمد اسمر کے بیٹے کا نام شکر ہے۔

(۲)اسامہ نجم الدین کے دو بیٹے ہیں(۱)عدنان(۲)ابوطالب عبداللہ تقی ۔

(۱)عدنان کے بیٹے کا نام اسامہ ہے ان کی اولاد عراق کے شہر حلہ میں سن ۶۰۷ھ ھجری تک بنی اسامہ کے نام سے پہچانی جاتی تھی۔ان کے بیٹے کا نام علی جلال الدین ہے ان کے دو بیٹے ہیں(۱)ابوالغنائم زید(۲)ابو القاسم علی ضیاء الدین۔ یہ دونوں بھائی عراق سے ھجرت کر کے ھندوستان چلے گئے۔اور باقی ماندہ زندگی وہیں بسر کی۔

(۲)ابوطالب عبداللہ تقی: آپ کے دو بیٹے ہیں(۱)ابوفتح۔آپ کی اولاد کو آل تقی کہا جاتا ہے(۲) دوسرے بیٹے کا نام ابوعلی عبدالحمید جلال الدین ہے ان کے دو بیٹے ہیں(۱)ابوطالب محمد شمس الدین(۲) ابوفتح علی نجم الدین۔

(۱)ابوطالب محمد شمس الدین۔آپ کے بیٹے کا نام ابوعلی عبدالحمید جلال الدین ہے یہ سن ۶۶۰ھ ھجری میں فوت ہوئے ان کے دو بیٹے ہیں(۱)ابوعبداللہ حسین تقی الدین (۲)ابوطالب محمد شمس الدین

(۱)ابوعبداللہ حسین تقی الدین۔آپ کے بیٹے کا نام ابوالفضل محمد شرف الدین ہے اور ان کے بیٹے کا نام عبدالحمید تاج الدین ہے انھوں نے ثمرقند کی طرف مسافرت کی اور ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام تاج الدین تھا پھر وہاں سے عراق واپس چلے گئے۔

(۲) ابوطالب محمد شمس الدین ۔آپ کے چار بیٹے ہیں (۱) عبدالحمید جلال الدین (۲) علی نظام الدین
(۳) عبدالعزیز نجم الدین (۴) عبدالکریم غیاث الدین ۔
(۲) ابوفتح علی نجم الدین ۔آپ کے بیٹے کا نام ابوالحسین محمد مجدالدین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن
تاج الدین ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) عبدالکریم غیاث الدین ۔
(۲) ابوالحسین عبداللہ مجدالدین۔ ان کے بیٹے کا نام صالح فخرالدین ہے۔
(۴) عبدالکریم غیاث الدین ۔آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) عبدالرحیم (۲) علی بہاوالدین (۴) سلیمان
نظام الدین ۔
(۱) عبدالرحیم ۔آپ کے بیٹے کا نام لطف اللہ ہے جسکو سلطان احمد بن سلطان اویس نے بغداد میں قتل
کردیا تھا۔
(۳) ابوعلی عمر کے تیسرے بیٹے ابوالحسن محمد کی اولاد آپ کے بیٹا کا نام عمر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے
ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام عدنان
ہے ان کے بیٹے کا نام ابومحمد حسن خزعل ہے عراق میں آپ کی اولاد بنی خزعل کے نام سے معروف ہے
ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام منصور ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے
ان کے بیٹے کا نام طالب ہے ان کی اولاد ایران کے شہر سبزوار اور خراسان میں مقیم ہے۔
(۲) ابومحمد حسن فارس بن ابوالحسین یحیٰی بن حسین نسابہ بن احمد محدث کی اولاد
آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) ابوالحسن محمد تقی سابسی (۲) حسن اصم سوداوی (۳) ابوطالب عبداللہ
(۱) ابوالحسن محمد تقی سابسی: آپ کے دو بیٹے ہیں (۱) ابویعلی محمد (۲) ابوعلی حسن ان کی اولاد عراق کے شہر
واسط میں آباد ہے۔انکی اولاد واسطی سادات سے معروف ہے۔
(۲) حسن اصم سوداوی ان کا ایک بیٹا ہے جس نام ابوتغلب علی ہے ان کے چار بیٹے ہیں
(۱) ابوالقاسم حسین تقی (۲) ابوالغنائم محمد (۳) ابوالفضل علی (۴) ابوطاہر محمد۔
(۱) ابوالقاسم حسین تقی آپ کے بیٹے کا نام محمد ضریر ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسین محمد ہے ان کے بیٹے
کا نام ابوالفتوح محمد ہے انکے بیٹے کا نا محمد سندر ہے آپ سندر کے لقب سے معروف تھے (سندر ھندی
زبان کا لفظ ہے جسکا معنیٰ خوبصورت ہے اس کا مطلب ہے یہ شہزادہ ھندوستان میں تھا اوران کے حسن

جمال کی وجہ سے اہل ھندوستان اسے سندر کہتے تھے واللہ اعلم)

(۲) ابوالغنائم محمد۔ کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام عبداللہ محمد شمیرہ ہے۔

(۳) ابو طاہر محمد کے بیٹا کا نام محمد عامل ہے۔

(۴) ابوالفضل علی بن ابی تغلب علی: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابونصر احمد مجد الشرف ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوعبداللہ محمد مجد شرف ہے (۲) ابو علی کمال شرف ۔

(۱) ابوعبداللہ محمد مجد شرف ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی شمس الدین ہے ان کے بیٹے کا نام
ھبۃ اللہ ہے ان کے بیٹے کا نام یحیٰ فخر الدین ہے۔ ان کے تین بیٹے ہیں

(۱) ابوالغنائم محمد تاج الدین (۲) ابوطاہر ھبۃ اللہ زین الدین سن ۷۰۱ھجری کو بغداد میں قتل کر دے گئے تھے۔

(۳) ابوالقاسم احمد جلال الدین ہے ان کے بیٹےکا نام داود بہاؤالدین تھا۔

(۱) ابوالغنائم محمد تاج الدین کا بھی ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ شرف الدین تھا۔

(۲) ابوالفضل علی کمال شرف الدین احمد بن ابوالفضل علی بن ابی تغلب علی کے دو بیٹے تھے۔ (۱) محمد اعز شرف (۲) اور ابوالحسین زید ۔آپ کے بیٹے کا نام علی جلال الدین ہے انکے بیٹے کا نام ابوالحسین زید صفی الدین ہے۔

(۱) محمد اعز شرف آپ کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ حسن عزالدین ہے ان کے بیٹے کا نام
ابوتغلب علی عمید الدین ہے انکے بیٹے کا نام ابومحمد حسن جلال الدین ہے ان کے بیٹے کا نام ابوتغلب علی عمید الدین ہے۔ ان کے پانچ بیٹے ہیں

(۱) حسن جلال الدین (۲) حسین غیاث الدین (۳) ابوعبداللہ محمد (۴) ابوالعباس احمد
(۵) ابوطاہر سلیمان۔

(۱) حسن جلال الدین: آپ کے بیٹے کا نام محمد ناصر الدین ہے۔

(۲) حسین غیاث الدین: آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) علی زین الدین (۲) ابوعبداللہ محمد
(۳) علی عمید الدین۔

(۳) ابوعبداللہ محمد: کی ایک بیٹی تھی۔

(۵) ابوطاہر سلیمان: آپ کے بیٹے کا نام ابوتغلب علی عمید الدین ہے ان کی اولاد وادی غری نجف اشرف اور حلہ شہر میں آباد ہے پہلے یہ آل ابی فضل کے نام سے معروف تھے لیکن اب ان کے آل عمید الدین کہا جاتا ہے۔

(۴) ابوالعباس اُحمد کے پانچ بیٹے ہیں (۱) علی زین العابدین (۲) ابوالقاسم نجم الدین

(۳) ابوعبداللہ حسین (۴) ابوعلی محمد شمس الدین (۵) ابوالفضل اُحمد ۔

(۱) علی زین العابدین: کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوعبداللہ حسین تقی الدین (۲) ابوطالب محمد شمس الدین۔

(۱) ابوعبداللہ حسین تقی الدین آپ کے بیٹے کا نام ابوالفضل محمد شرف ہے ان کے بیٹے کا نام عبدالحمید تاج الدین ہے۔

(۲) ابوطالب محمد شمس الدین کے چار بیٹے ہیں (۱) عبدالحمید جلال الدین (۲) علی نظام الدین (۳) عبد العزیز نجم الدین (۴) عبدالکریم غیاث الدین ۔

(۲) ابوالقاسم نجم الدین بن ابوالعباس اُحمد: کا ایک بیٹا ہے جس نام ابوالحسن علی تاج الدین ہے انکے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالحسین عبداللہ مجدالدین (۲) اور عبدالکریم غیاث الدین ۔

(۱) ابوالحسین عبداللہ مجدالدین کا ایک بیٹا ہے جس نام صالح فخرالدین ہے۔

(۲) عبدالکریم غیاث الدین کے تین بیٹے ہیں (۱) عبدالرحیم (۲) علی بہاؤالدین

(۳) سلیمان نظام الدین ۔

(۱) عبدالرحیم کا ایک بیٹا ہے جس کا نام لطف اللہ ہے۔

ابوطالب عبداللہ بن ابی محمد حسن فارس بن ابوالحسین یحیٰی بن حسین نسابہ بن اُحمد محدث بن عمر بن ابوالحسین یحیٰی بن یحیٰی بن حسین الذودمعہ کی اولاد۔

آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) مسلم (۲) عمر محدث (۳) ابوالحسین یحیٰی ۔

(۱) مسلم کے بیٹے کا نام معالی ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں

(۱) اسامہ (۲) نصراللہ۔ ان کی اولاد عراق کے شہر حلہ میں بنی نصراللہ کے نام سے معروف ہے

(۱) اسامہ کے بیٹے کا نام معد ہے ان کے بیٹے کا نام فضائل ہے ان کی اولاد بھی حلہ میں بنی فضائل کے نام سے معروف ہے۔

(۲) عمر محدث: کا ایک بیٹا ہے جس نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابو طالب عبداللہ ہے۔ ان کے بیٹے کا نام ابوالبرکات محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں علی الدماغ ان کی اولاد عراق کے شہر واسط میں ہے (۲) ابو علی عمر
۔

(۳) ابوالحسین یحیٰ کا ایک بیٹا ہے جس نام علی ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

(۱) ابوالبقاء محمد (۲) ابوالفضائل محمد اس کا ایک بیٹا ہے جس نام علی الطویر ہے ان کی اولاد وادی غری میں بنی طویر کے نام سے معروف ہے۔

(۱) ابوالبقاء محمد کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالفضل محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوطالب محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

(۱) ابوالحسن علی ان کی اولاد بنی ضیاء کے نام سے حلہ کے قریب حضرت قاسم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مزار مقدس کے قرب وجوار میں آباد ہے۔

(۲) ابوالفضل محمد ان کے بیٹے کا نام علی ہے۔

حضرت حسین ذوالدمعہ کے پہلے بیٹے کی اولاد ختم ہوئی۔

حضرت حسین ذوالدمعہ بن زید شہید کے دوسرے بیٹے حسین القعدد کی اولاد۔ حسین القعدد۔ آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) یحیٰ (۲) محمد (۳) زید۔

(۱) یحیٰ: آپ کے بیٹے کا نام قاسم ہے انکے بیٹے کا نام ابوجعفر ہے ان کی اولاد طائف ومکہ میں ہے۔

(۲) محمد کے چھ بیٹے ہیں (۱) أحمد (۲) حسن (۳) ابوالحسین علی (۴) حسین (۵) قاسم (۶) محمد ۔

(۱) أحمد: کا ایک بیٹا ہے جس نام حسین برغوثہ ہے۔

(۲) حسن: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام عبداللہ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد الاعور ہے ان کے بیٹے کا نام ابو علی حسن ہے ان کی اولاد ایران کے شہر شیراز میں مقیم ہے۔

(۳) ابوالحسین علی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابومحمد حسن (الجاموس)۔

(۳) زید: ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوعبداللہ زید ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعبداللہ حسین ہے ان کی اولاد حلب میں آباد ہوئی پھر وہاں سے ھجرت کر کے دمشق چلے گئے۔

حضرت حسین الذ ودمعہ بن زید شہید کے تیسرے بیٹے کی اولاد۔

علی بن حسین الذو دمعہ :کا ایک بیٹا ہے جس کا نام زید شہید ہے۔
ان کے دو بیٹے ہیں (۱) حسین (۲) محمد شبیہ -
(۱) حسین :آپ کے دو بیٹے ہیں علی احول (۲) قاسم الکتن ہے۔
علی احول کا ایک بیٹا ہے جس نام حسین ہے ان کے دو بیٹے ہیں ابو الحسین محمد اور ابو محمد عبداللہ
(۲) محمد شبیہ کے تین بیٹے ہیں (۱) اسمعیل شیر شیر (۲) حسن فقیہ -ان کی اولاد بنی شیر کے نام سے بصرہ اور حلہ میں آباد ہے (۳) اُحمد۔
(۱) اسمعیل شیر: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے تین بیٹے ہیں (۱) اسمعیل مجیب
(۲) علی جمال (۳) حسین منمش ہے۔
(۲) حسن فقیہ: کے دو بیٹے ہیں (۱) اُحمد (۲) اور ابو جعفر محمد۔
(۱) اُحمد کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو عبداللہ محمد ہے ان کی اولاد بصرہ میں آباد ہے۔
(۲) ابو جعفر محمد: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام جعفر ہے ان کے دو بیٹے ہیں
(۱) ابو الحسین عبداللہ (۲) محمد آپ کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام ابو علی محمد ہے۔

(۲) حضرت زید کے دوسرے بیٹے عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد۔

آپ کے چار بیٹے ہیں (۱) اُحمد مختفی (۲) زید (۳) محمد (۴) حسین غضارہ۔
(۱) اُحمد مختفی کی اولاد: آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ کو مختفی اس لیے کہتے ہیں کیونکہ آپ ظالمین کے ظلم وستم کی وجہ سے بصرہ میں روپوش رہے اور ۲۴۰ھ ہجری کو بصرہ وفات پائی -
علامہ سید محمد صادق بحر العلوم کی تحقیق کے مطابق آپ عباسی حکمران متوکل کے دور میں سن ۲۴۷ کو فوت ہوئے۔ علامہ جمال الدین اُحمد صاحب عمدۃ الطالب فی انساب اٰل ابی طالب نے آپ کے دو بیٹے لکھے ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) محمد مکفل (۲) علی -
(۱) محمد مکفل کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔
(۱) یحیٰ (۲) عبیداللہ ضریر -
(۱) یحیٰ کے دو بیٹے ہیں (۱) علی (۲) زید -

(۱) علی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے اور ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کی اولاد مصر میں آباد ہوئی

(۲) عبید اللہ ضریر: کے دو بیٹے ہیں (۱) حسن ان کی اولاد بغداد میں آباد ہے۔

(۲) اُحمد۔ ان کے بیٹے کا نام حمزہ ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے یہ بھی بغداد میں مقیم ہیں۔

(۲) علی بن اُحمد مختفی کی اولاد: ان کی اولاد ایران کے شہر کرمان اور خراسان میں مقیم ہے۔ ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام عبید اللہ ہے ان کے بیٹے کا نام مھدی ہے ان۔ کے بیٹے کا نام داعی ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام حسن دیلمی ہے۔

(۲) حضرت عیسیٰ موتم اشبال کے دوسرے بیٹے زید کی اولاد۔

ان کے دو بیٹے ہیں (۱) محمد (۲) حسین۔ محققین نے حسین کی اولاد کا ذکر نہیں کیا۔

(۱) محمد کے تین بیٹے ہیں (۱) اُحمد (۲) محمد ابزار رطب (۳) حسن۔

(۱) اُحمد کے پانچ بیٹے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) ابو عبد اللہ محمد (۲) ابو علی محمد (۳) ابوالحسن محمد (۴) ابو اُحمد محمد (۵) ابو جعفر محمد۔

(۱) ابو عبد اللہ محمد: آپ کے تین بیٹے ہیں (۱) ابو محمد عیسیٰ شاعر (۲) ابوالقاسم جعفر (۳) ابو علی حسین بقرات

۔

(۲) ابو محمد عیسیٰ شاعر کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابو عبد اللہ محمد حیدرۃ ہے۔

(۲) ابوالقاسم جعفر کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے۔

(۳) ابو علی بقرات۔ آپ کے بیٹے کا نام علی ہے ان کی اولاد سن ۶۰۰ ھجری کے بعد تک مصر میں بنی بقرات کے نام سے معروف تھی۔ علی بن ابو علی حسین بقرات کے دو بیٹے ہیں زید اور مسلم۔

(۲) ابو علی محمد بن اُحمد: ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو محمد حسن (۲) ابو جعفر اُحمد۔

(۳) ابوالحسن محمد بن اُحمد: کے تین بیٹے ہیں (۱) مھدی (۲) اسماعیل۔ اسماعیل کی اولاد ثمرقند میں ہے (۳) زید۔

(۱) مھدی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام حسن ہے۔

(۳) زید کا بھی ایک بیٹا ہے جس کا نام حسین ہے۔

(۴) ابو أحمد محمد بن أحمد: ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو محمد حسن شاعر (۲) ابو جعفر أحمد شاعر ۔

(۲) ابو جعفر أحمد شاعر کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو القاسم علی ہے ان کو مصر میں قتل کر دیا گیا تھا ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابو الحسن علی ہے محققین نے ان کی اولاد نہیں لکھی ہے۔

(۲) محمد ابزار رطب بن محمد زید بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد۔

ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام حسین ہے۔

حسین کے تین بیٹے ہیں (۱) علی (۲) زید (۳) أحمد۔

(۳) حسن بن محمد زید بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد۔

ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

(۱) حسن (۲) حسین ۔ان کی اولاد ایران کے شہر رے میں موجود ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ موتم اشبال کے تیسرے بیٹے محمد بن عیسیٰ کی اولاد

آپ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے۔ ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام علی عراقی ہے ان کے بیٹے کا نام ابو الحسین أحمد الدعکی ہے۔ان کے تین بیٹے ہیں۔

(۱) جعفر (۲) عبد العظیم میمون (۳) ابو عبد اللہ محمد الکروشی ۔

(۱) جعفر۔آپ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے۔اُن کے بیٹے کا نام أحمد ہے ان کے بیٹے کا نام حمزہ ہے ان کے بیٹے کا نام ابو منصور محمد دب مطبخ ہے ان کے بیٹے کا نام ابو البشائر زید ہے

(۲) عبد العظیم میمون :ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو العز علی نور الدین ہے۔

(۳) ابو عبد اللہ محمد الکروشی: ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام قاسم ہے ان کے بیٹے کا نام ابو علی ابراھیم ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو الحسن علی جزار (۲) ابو العز ناصر۔

(۱) ابو الحسن علی جزار کا ایک بیٹا ہے جس کا نام یحیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام محمد مقری ہے۔

(۲) ابو العز ناصر کے دو بیٹے ہیں (۱) علی مسلقة (۲) ابو فتوح شکر۔

(۱) علی مسلقة کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو معالی محمد (۲) ابو جعفر محمد ہے۔

(۱) ابو معالی محمد کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابو طالب محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو جعفر ہے۔

(۲) ابو جعفر محمد کا ایک بیٹا ہے جس نام ابو نزار محمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے۔

(۲) ابوفتوح شکر: ان کے تین بیٹے ہیں (۱) ابوالحسن علی (۲) محمد مقری، (۳) ابوعلی عمر ہے۔

(۱) ابوالحسن علی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوفتوح ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالحسن علی الدھان ہے ان کے بیٹے کا نام ابوفتح ہے ان کے بیٹے کا نام حسن عزالدین ہے۔

(۲) محمد مقری ان کی اولاد عراق کے شہر حلہ میں الکواغدی کے نام سے معروف ہے۔

(۳) ابوعلی عمر کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوبزار عبداللہ صابونی (۲) ابوطالب محمد مریعۃ ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام یحیٰ ہے ان کے بیٹے کا نام ابراھیم ہے ان کے بیٹے کا نام اسماعیل ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے۔

حضرت عیسیٰ موتم اشبال کے چوتھے بیٹے حسین غھارہ کی اولاد۔

آپ کے چار بیٹے ہیں (۱) زید (۲) علی (۳) محمد (۴) ابوطاہر اُحمد حرنی۔

(۱) زید کی اولاد: ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام اُحمد ضریر ہے ان کے دو بیٹے ہیں

(۱) ابوالحسن علی (۲) یحیٰ۔

(۱) ابوالحسن علی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام جعفر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالموھوب اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام محاسن ہے ان کی اولاد وادی غری میں بنی محاسن کے نام سے معروف ہے۔

(۲) یحیٰ بن اُحمد ضریر کی اولاد: ان کا ایک بیٹا ہے جس نام ابوالقاسم علی لغوی ہے ان کے بیٹے کا نام ابومحمد حسن ہے ان کے بیٹے کا نام ابوتغلب ھبۃ اللہ ہے ان کے بیٹے کا نام ابومحمد حسن ان کے بیٹے کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام عمر شاعر ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالعباس اُحمد ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالحسن علی (۲) اور قاسم محمد مقری۔

یہ بغداد میں آباد ہوئے یہ بنی زیدی کے جد بزرگوار ہیں۔

(۲) علی بن حسین غھارہ کی اولاد

ان کے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوسعد عروق ہے ان کی اولاد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مزار مقدس کے قرب وجوار میں آباد

ہے۔

(۳) محمد بن حسین غصارہ کی اولاد۔ ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام حسین ہے ان کے بیٹے کا نام عبداللہ کوجک ہے ان کے بیٹے کا نام امیرک جعفر ہے۔

(۴) ابوطاہر احمد حرانی بن حسین غصارہ کی اولاد:

ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوعلی محمد معمر (۲) ابوالحسین محمد ۔

(۲) ابوالحسین محمد ۔کا ایک بیٹا ہے جس نام سلیمان ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوخلاط احمد (۲) حسن۔

(۱) ابوخلاط احمد ۔کا ایک بیٹا ہے جس کا نام عیسیٰ جاجک ہے۔

(۲) حسن بن سلیمان ۔کا ایک بیٹا ہے جس کا نام حسن ہے ان کے بیٹے کا نام ابوالغنائم محمد ہے۔

(۱) ابوعلی محمد معمر بن احمد حرانی بن حسین غصارہ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام عبداللہ ازرق ہے ان کے تین بیٹے ہیں (۱) حسن قوری (۲) احمد زادرکب (۳) ابوعبداللہ حسین ۔

(۲) احمد زادرکب کا ایک کا بیٹا ہے جس کا نام محمد ان کے دو بیٹے ہیں (۱) عبدالرحمٰن

(۲) علی۔ ان دونوں کی اولاد دمشق میں آباد ہوئی۔

(۳) ابوعبداللہ حسین ۔کا ایک بیٹا ہے جس کا نام یحیٰی برکات ہے ان کے بیٹے کا نام حسین ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) قاسم (۲) حسن ۔

حسن ۔کا ایک بیٹا ہے جس نام معمر ہے ان کے بیٹے کا نام مفضل ہے ان کے چھ بیٹے ہیں (۱) حسن (۲) ھدیہ (۳) معمر (۴) حاتم (۵) مسلم (۶) ناصر۔

ناصر بن مفضل کی اولاد: ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ھلال ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام سیف ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ھندی ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام سنان شرف الدین ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی حسام الدین ہیں۔

حضرت عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد ختم ہوئی۔

حضرت زید شہید کے تیسرے بیٹے محمد ابو جعفر کی اولاد

محمد بن زید شہید :ان کا ایک بیٹا ہے ہے جس کا نام محمد مؤید ہے جو ایران کے شہر مرو میں وفات پا گئے تھے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوعبداللہ جعفر شاعر ہے ان کے تین بیٹے ہیں۔

(۱) قاسم (۲) محمد خطیب شاعر حمانی (۳) اُحمد سکین نصیرالدین ہے۔

(۱) قاسم: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوعبداللہ جعفر ابن جدة ہے ان کے بیٹے کا نام ابو قاسم اُحمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو محمد اسماعیل ہے یہ ایران کے شہر خراسان اور افغانستان کے صوبے ہرات میں بنی جدّ کے نام سے معروف تھے۔

(۲) محمد خطیب شاعر حمانی: ان کا ایک بیٹا علی حمانی ہے ان کے بیٹے کا نام زید ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوالحسن علی داوہ ہے (۲) اور ابو جعفر اُحمد۔

(۱) ابوالحسن علی داوہ۔ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوخلف محمد ہے ان کے بیٹے کا نام صالح ہے۔

(۲) ابوجعفر اُحمد ان کے دو بیٹے ہیں (۱) علی (۲) اور ابو برکات محمد۔

(۱) علی۔ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالحسن ہے ان کے بیٹے کا نام ابومنصور ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے۔

(۲) ابو برکات محمد کے دو بیٹے ہیں (۱) ابوعبداللہ محمد کوفی (۲) ابوالقاسم علی۔

(۱) ابوعبداللہ محمد کوفی کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوقاسم علی ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

(۱) ابوالحسن محمد (۲) ابو برکات محمد قبین۔

(۱) ابوالحسن محمد کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوعبداللہ فلک ہے ان کے بیٹے کا نام ابونصر ہے۔

(۲) ابوبرکات قبین کے چار بیٹے ہیں (۱) حسین فلک (۲) ابوالحسن حمزہ (۳) ابوقاسم علی (۴) ابوعبداللہ حسین ان سب کی اولاد بنی قبین کے نام سے مشہد غروی میں آباد ہے۔

(۲) ابوقاسم علی بن ابوبرکات محمد کی اولاد:

ان کے دو بیٹے ہیں (۱) یحیٰ عنبر (۲) اور ابوالحسن علی۔

(۱) یحیٰ عنبر کے دو بیٹے ہیں (۱) ابومحمد بیرہ (۲) ابوالحسن علی غراب۔

(۱) ابوالحسن علی غراب کے دو بیٹے ہیں (۱) زیدان کی اولاد بنی غراب کے نام سے معروف ہے (۲) یحیٰ ہے ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی لمیس ہے۔

(۲) ابوالحسن علی بن ابوالقاسم علی: ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالحسن محمد ہے ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو منصور الحسن (۲) ابوالحسین محمد اطروش۔

(۱) ابومنصور الحسن ۔ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے ان کے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام ابومنصور محمد حدید ہے۔

(۲) ابوالحسین اطروش کی اولاد

ان کے دو بیٹے ہیں (۱) علی (۲) ابوالحسن محمد شمس الدین۔

(۱) علی ۔ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالحسین صوّاف ہے۔

(۲) ابوالحسن محمد شمس الدین کے دو بیٹے ہیں (۱) حسن (۲) علی فخرالدین ۔

(۱) حسن کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ھاشم نجم ہے (۲) علی فخرالدین کے دو بیٹے ہیں،

(۱) جعفر جلال الدین (۲) محمد شمس الدین ۔

(۱) محمد شمس الدین ان کے دو بیٹے ہیں (۱) حسن صفی الدین یہ بغداد میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

(۲) عبداللہ رضی الدین ۔ ان کو عراق کے شہر حلہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔

(۳) اُحمد سکین نصیرالدین بن ابوعبداللہ جعفر شاعر بن محمد مؤید بن محمد بن زید شہید کی اولاد

ان کے چار بیٹے ہیں (۱) ابوقاسم علی (۲) ابوعبداللہ جعفر (۳) ابوعلی محمد اصغر (۴) ابوالحسین محمد اکبر۔

(۱) ابوقاسم علی کے دو بیٹے ہیں (۱) محمد اکبر (۲) محمد اصغر ۔

(۲) محمد اصغر کے بیٹے کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام حسن امیرک ہے ان کے بیٹے کا نام سیف نبی ہے۔

(۲) ابوعبداللہ جعفر کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابوالحسن علی ہے ان کے تین بیٹے ہیں۔

(۱) محمد (۲) حسین (۳) عبداللہ ۔

(۳) عبداللہ کا ایک بیٹا ہے جس کا نام علی ہے ان کے بیٹے کا نام زید ہے ان کے بیٹے کا نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوسرایا اُحمد ۔

(۳) ابوعلی محمد اصغر: ان کے چار بیٹے ہیں (۱) ابوجعفر اُحمد (۲) ابوالحسین زید (۳) ابوطالب عباس (۴) ابویعلی حمزہ یہ ایران کے شہر قزوین میں مقیم ہے اور ابویعلی حمزہ قزوینی کے نام سے معروف تھے اور وہاں پر سن ۳۴۶ ھجری میں وفات پا گئے ۔ ان کا ایک بیٹا ہے جس نام محمد ہے ان کے بیٹے کا نام ابوعشائر زید ہے ۔

(۴) ابوالحسین محمد اکبر: ان کے تین بیٹے ہیں (۱) ابومحمد حسن رلی محققین نے ان کی اولاد نہیں لکھی ہے (۲)

حسین (۳) ابو طالب محسن ۔

(۲) حسین: کا ایک بیٹا ہے جس کا نام ابو علی مفلوج مرتعش ہے ان کے بیٹے کا نام ابو عبداللہ محمد مقعد ہے ان کے بیٹے کا نام ابو محمد جعفر خلف ہے۔

ابوالحسن مفلوج مرتعش کی اولاد بنی مرتعش کے نام سے عراق کے شہر بصرہ اور ایران کے شہر آہواز میں مقیم ہے۔

ابو نصر بخاری نے اپنی کتاب سر سلسلۃ علویۃ میں لکھا ہے مرتعش نے کوفہ میں وفات پائی اور ان کے جنازے کو مدینہ بھیج دیا گیا تھا۔

(۲) ابو طالب محسن: ان کے دو بیٹے ہیں (۱) ابو جعفر اُحمد (۲) اور ابوالحسن علی۔

(۱) ابو جعفر۔ اُحمد کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے۔

(۲) ابوالحسن علی ۔کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام حمزہ زاہد ہے ان کے بیٹے کا نام محسن ہے ان کی اولاد بغداد میں آباد ہوئی۔

حضرت زید شہید کے بیٹے محمد کی اولاد ختم ہوئی۔

مصادر

(1) قرآن مجید - شرح نہج البلاغہ ابن حدید۔ صحیفہ سجادیہ

(2) زید شہید مصنف علامہ۔ محقق سید عبدالرزاق موسوی مقرم

(3) حیات شہید خالد زید بن علی۔ مؤلف علامہ باقر شریف قرشی

(4) زید بن علی۔ مؤلف علامہ محمد رضا کاشف الغطاء

(5) زید بن علی۔ مؤلف شیخ رافد تمیمی

(6) ثورہ زید بن علی۔ مؤلف ناجی حسن

(7) شخصیت وقیام زید بن علی۔ مؤلف ابوالفاضل رضوی ادرگانی

(8) ابوالحسین زید شہید۔ مصنف علامہ محسن امین عاملی

(9) احتجاج الطبرسی۔ مصنف علامہ شیخ احمد بن علی الطبرسی

(10) سر السلسلۃ العلویہ۔ مؤلف ابونصر بخاری۔ حاشیہ علامہ سید محمد صادق بحرالعلوم

(11) الارشاد ۔ حضرت علامہ مفید رضوان اللہ

(12) منتخب طریحی۔ مؤلف علامہ فخر الدین الطریحی النجفی

(13) مقاتل الطالبین۔ مصنف ابوالفرج اصفہانی

(14) عیون اخبار الرضا۔ مصنف علامہ شیخ صدوق

(15) ریاض العلماء۔ مصنف علامہ مرزا عبداللہ آفندی

(16) زید بن علی ومشروعیۃ ثورہ عند اھل البیت۔ مؤلف علامہ نوری حاتم۔

(17) اعیان الشیعہ ۔ علامہ السید محسن امین عاملی

(18) مقتل امام حسینؑ علامہ خوارزمی

(19) اصول کافی ۔ ثقۃ السلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی

(20) کفایۃ الاثر فی النص علی الائمۃ الاثنی عشر۔ علامہ علی بن محمد خزاز قمی

(21) ریاض السالکین۔ موئلف سدعلی خان شیرازی

(22) معجم رجال الحدیث۔ استاد المجتہدین حضرت علامہ آیۃ اللہ سید ابوالقاسم خوئی۔

(23) مناقب آل ابی طالب۔ علامہ ابن شہر آشوب۔

(24) دورالائمہ فی حیاۃ الاسلامیہ علامہ شیخ محمد یعقوبی۔

(25) مدینۃ المعاجز۔ مصنف علامہ السید ہاشم بحرانی۔

(26) تاریخ یعقوبی۔ مصنف احمد ابن ابی یعقوب عباسی۔

(27) بحارالانوار حصہ حیات امام زین العابدینؑ علامہ محمد باقر مجلسی۔

(28) مسند زید۔ زید بن علی۔

(29) تفسیر غریب القرآن۔ زید بن علی۔

(30) زیدیہ۔ موئلف سامی غراوی

(31) تقویم الشیعہ

(32) مراقد المعارف۔ موئلف مورخ کبیر محمد حرزالدین

(33) امالی سید مرتضی۔ امالی شیخ صدوق۔ امالی شیخ مفید۔ امالی شیخ طوسی

(34) فقہ امام صادق علیہ السلام۔ سید محمد روحانی

(35) تفسیر نور ثقلین۔ عبد علی بن جمعۃ الحویزی

(36) تفسیر فرات بن ابراھیم الکوفی

(37) تفسیر علی بن ابراھیم القمی

(38) کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ علیہم السلام مصنف علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاردبلی

(39) کامل الزیارات مصنف جعفر بن محمد قولویہ

(40) لسان العرب مصنف ابن منظور

(41) الغدیر مصنف علامہ الامینی۔

(41) الزیدیہ مصنف احمد صبحی۔

(42) الزیدیۃ فی موکب التاریخ مصنف الشیخ جعفر السبحانی۔

(43) روضۃ الواعظین مصنف محمد بن الفتال النیسابوری۔

(44) دلائل الامامۃ مصنف محمد بن جریر الطبری الشیعی۔

(45) کتاب الخمس مصنف الشیخ مرتضی الحائری۔

(46) التحریر الطاووسی مصنف الشیخ حسن بن زین الدین۔

(47) رجال الخاقانی مصنف الشیخ علی الخاقانی۔

(48) معانی الاخبار مصنف الشیخ الصدوق۔

(49) مکیال المکارم مصنف محمد تقی الاصفہانی۔

(50) مستطرفات السرائر مصنف محمد بن ادریس الحلی۔

استفادہ

مندرجہ ذیل لائبریروں سے استفادہ کیا گیا۔

(1) مکتبہ روضۃ حیدریہ۔ یہ امیر المومنین علیہ السلام کے حرم مقدس میں باب طوسی کی طرف ہے اوراس وقت نجف اشرف کی بڑی لائبریروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

(2) مکتبہ کاشف الغطاء۔ یہ نجف اشرف محلہ عمارہ میں قدیم لائبریروں میں اس کا شمار ہوتا ہے

(3) مکتبہ الحکیم ۔ یہ حرم امیر المومنینؑ کے باب قبلہ کی طرف آیۃ اللہ السید محسن الحکیم کی لائبریری ہے

(4) مکتبہ امام حسنؑ۔ یہ نجف اشرف کی عظیم شخصیت محقق حضرت علامہ باقر شریف قرشی صاحب کی لائبریری ہے اس کے اندر کافی تعداد میں جدید اور قدیم کتب موجود ہیں۔

(5) مکتبہ ابوسعیدۃ الوثائقیۃ العامۃ یہ مکتبہ کوفہ کے راستے میں ہے۔

(6) مکتبہ امیر المومنین اس مکتبہ کی بنیاد کتاب الغدیر کے مصنف علامہ امینی نے رکھی اس کا شمار نجف اشرف کی بڑی لائبریوں میں ہوتا ہے صاحب غدیر علامہ امینی کی مرقد بھی اس جگہ پر ہے

موٴسسہ زید شہید

ہم نے مذہب شیعہ خیر البریہ کی خدمت کے لئے حوزہ علمیہ نجف الاشرف عراق میں اگست 2006ء میں زید شہید کے نام سے اس موسسہ کی بنیاد رکھی ہے جس کا مقصد پوری دنیا میں ہر مذہب کی ترجمانی کرنا ہے۔ اور مذہب شیعہ کی تاریخی وعقائدی کتابوں کو عربی زبان سے اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا ہے۔

انتشار کی شکار قوم شیعہ کو اتحاد کی دعوت دینا اور پوری دنیا میں انتشار پھیلانے والے یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے ایجنٹوں کو بے نقاب کرنا۔

پاکستان اور دیگر ممالک میں تبلیغ عشرہ محرم کے لئے حوزہ علمیہ کے محقق اور فاضل علماء کو بھیجنا۔ اور کتابوں کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک انتظام کرنا ہے۔ اس موٴسسہ زید شہید کی پہلی کاوش حجۃ الاسلام سید احسن علی زیدی نجفی کے قلم سے کتاب ''شہید زید بن علی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اولاد زید شهید ابن الامام علی زین العابدین علیه السلام

- ابوعبدالله الحسین ذوالدمعه
  - ابوالحسین یحیٰ ص۱۹٤
  - الحسین ص۲۲٥
  - علی ۲۲٦
- عیسیٰ موتم الاشبال ص۲۲۷
- ابوجعفر محمد ص۲۳۴
- یحیٰ

اولاد ابو الحسین یحیٰ بن الحسین ذوالدمعه ابن زید شهید

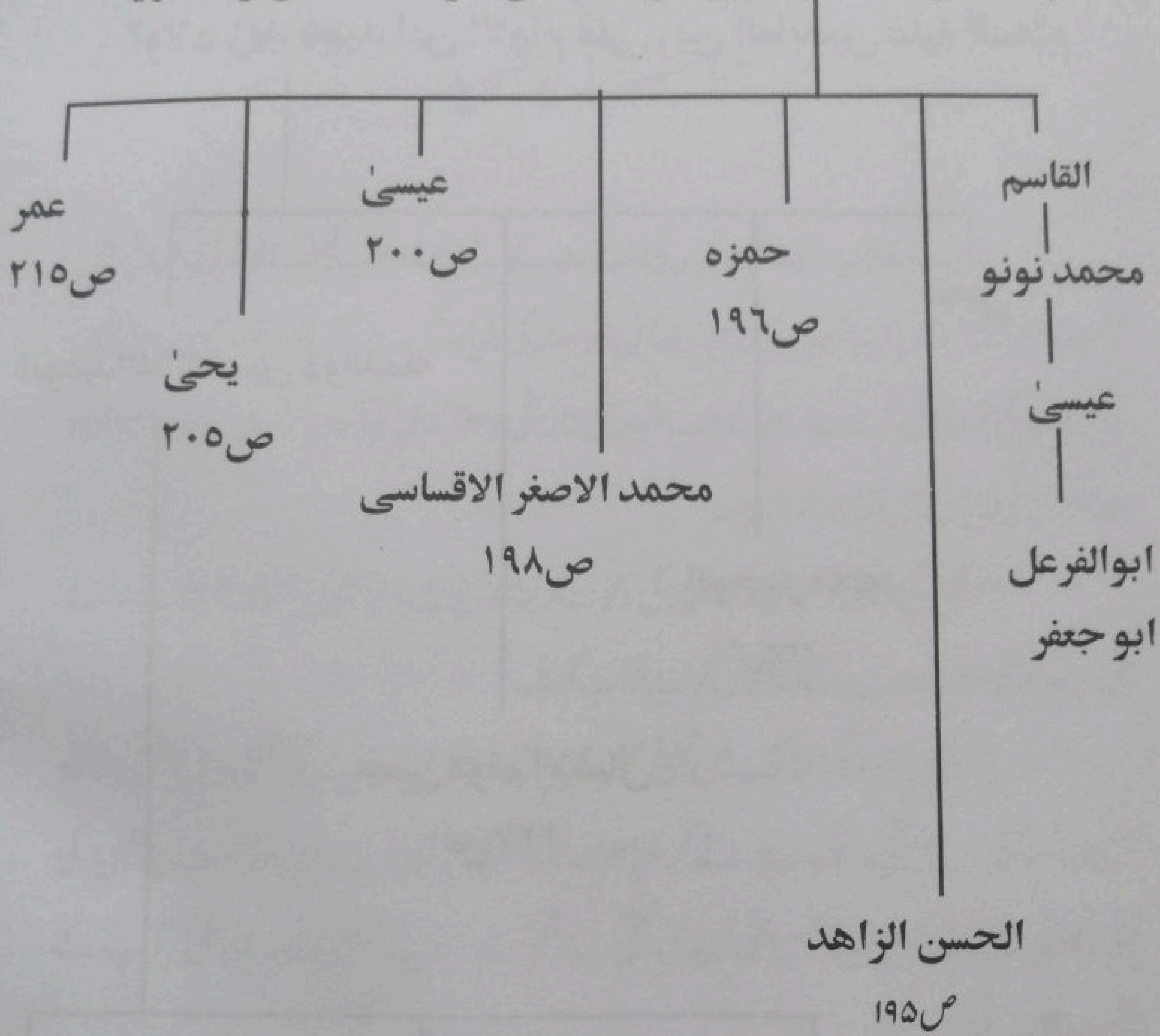

اولادالحسن الزاهد ابن يحيىٰ بن الحسين ذوالدمعه

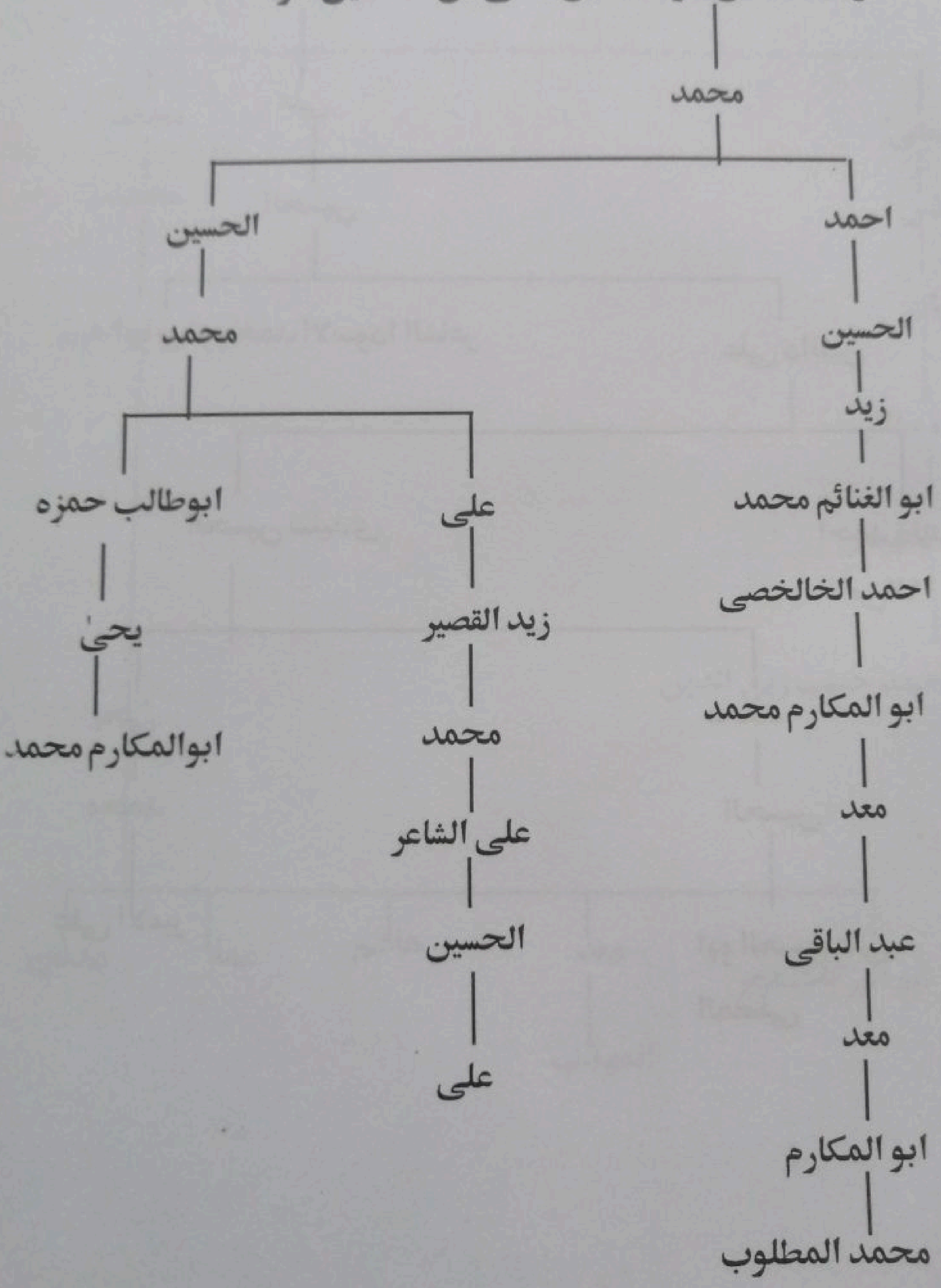

اولادحمزه بن يحىٰ بن الحسين ذوالدمعه

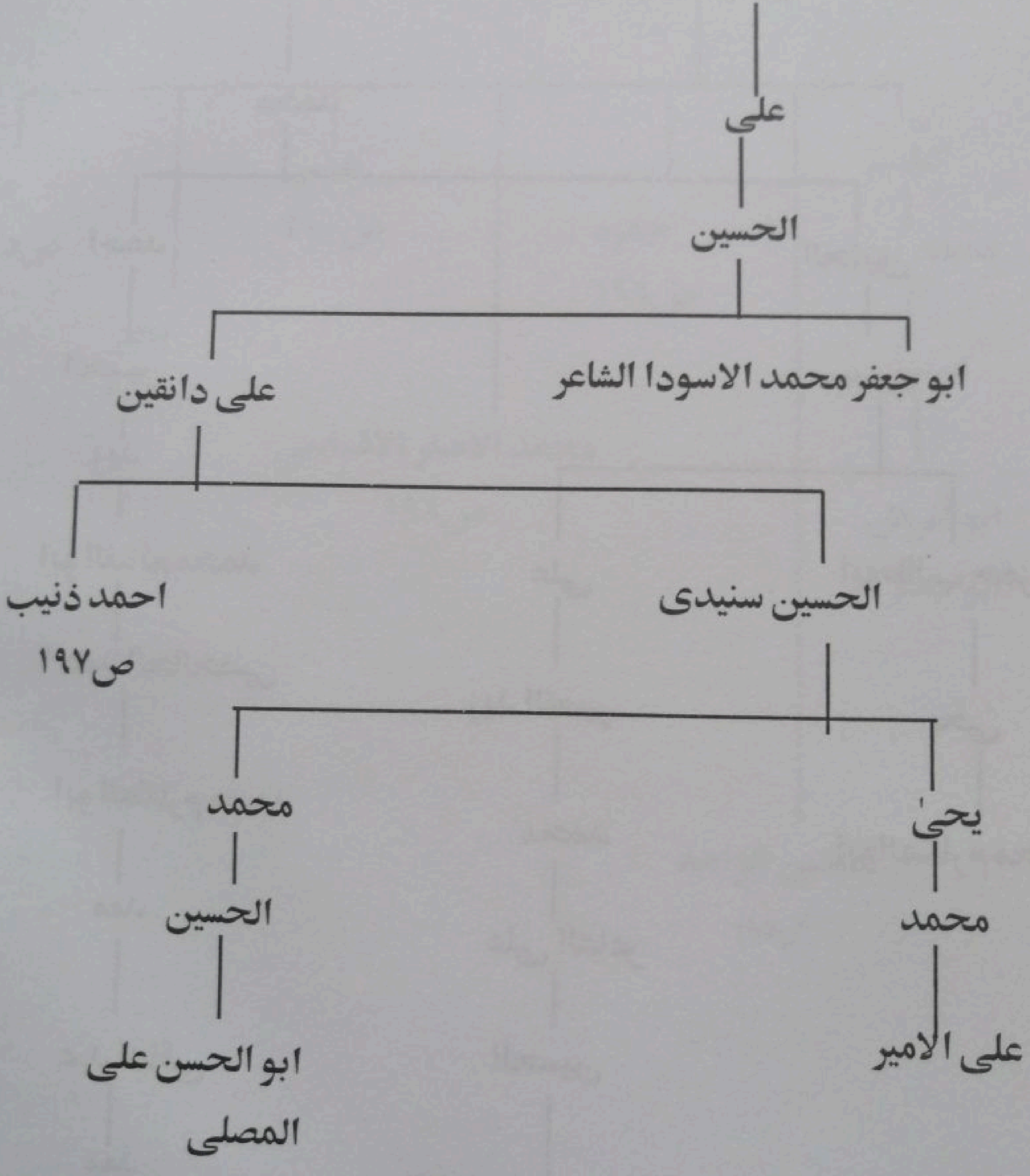

اولاد احمد ذنیب ابن علی دانقین بن الحسین

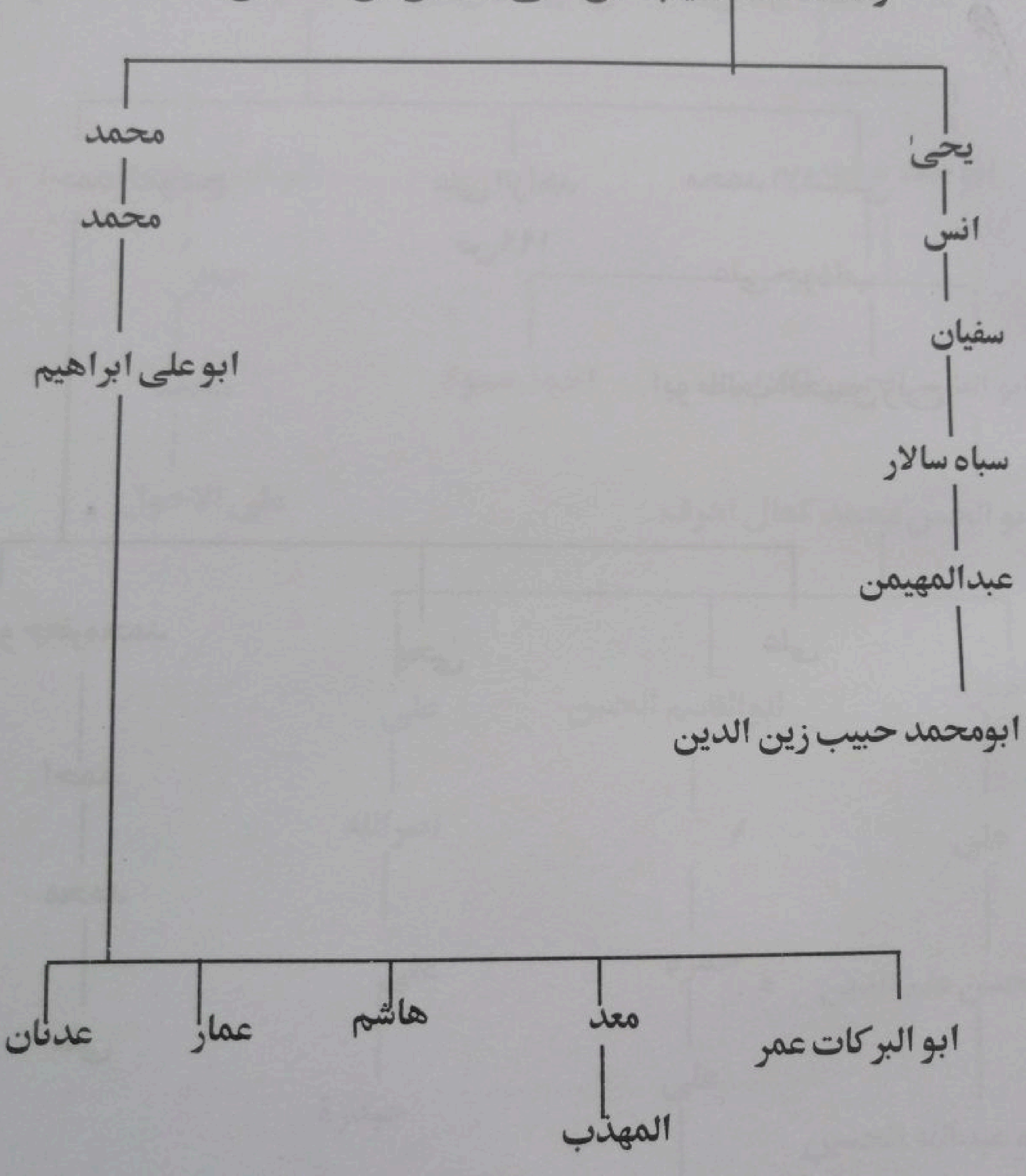

اولادمحمد الاصغر الاقساسى بن يحىٰ بن الحسين ذوالدمعه

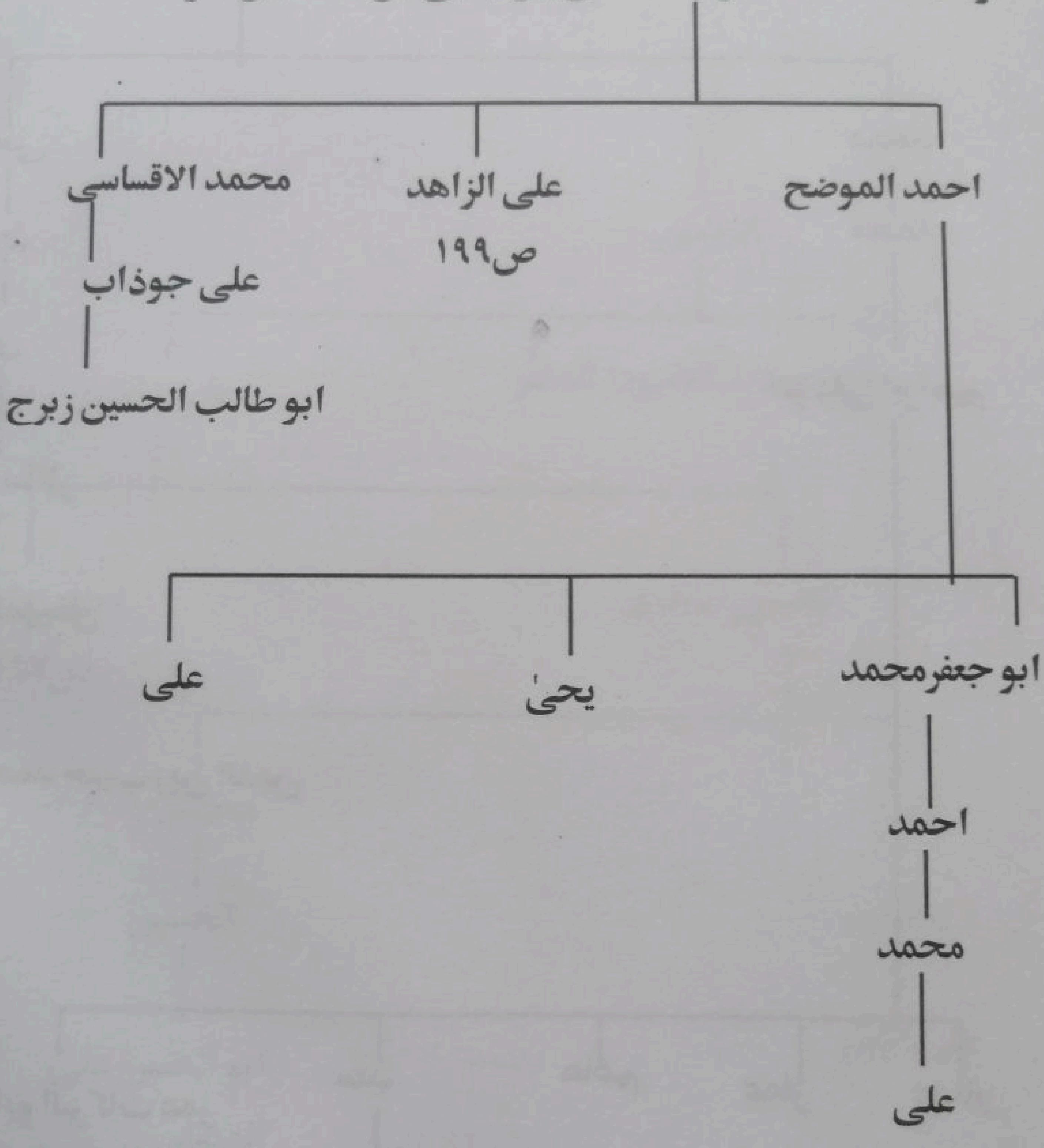

اولادعلى الزاهد بن محمد الاصغر الاقساسى بن يحيىٰ

- ابو جعفر محمد
  - ابو القاسم الحسن الاديب
    - ابو الحسن محمد كمال اشرف
      - حمزه
        - على
          - الحسن علم الدين
            - ابو عبدالله الحسين قطب الدين
      - ابوالقاسم الحسن
        - محمد
          - حمزه
            - على
              - ابومحمد الحسن الشاعر
      - على
        - نصرالله
          - على
            - حيدرة
  - احمد صعوة
- ابو الطيب احمد
  - جعفر
    - محمد
      - على الاحول

اولادعیسیٰ بن ابوالحسین یحیٰ بن الحسین ذوالدمعه

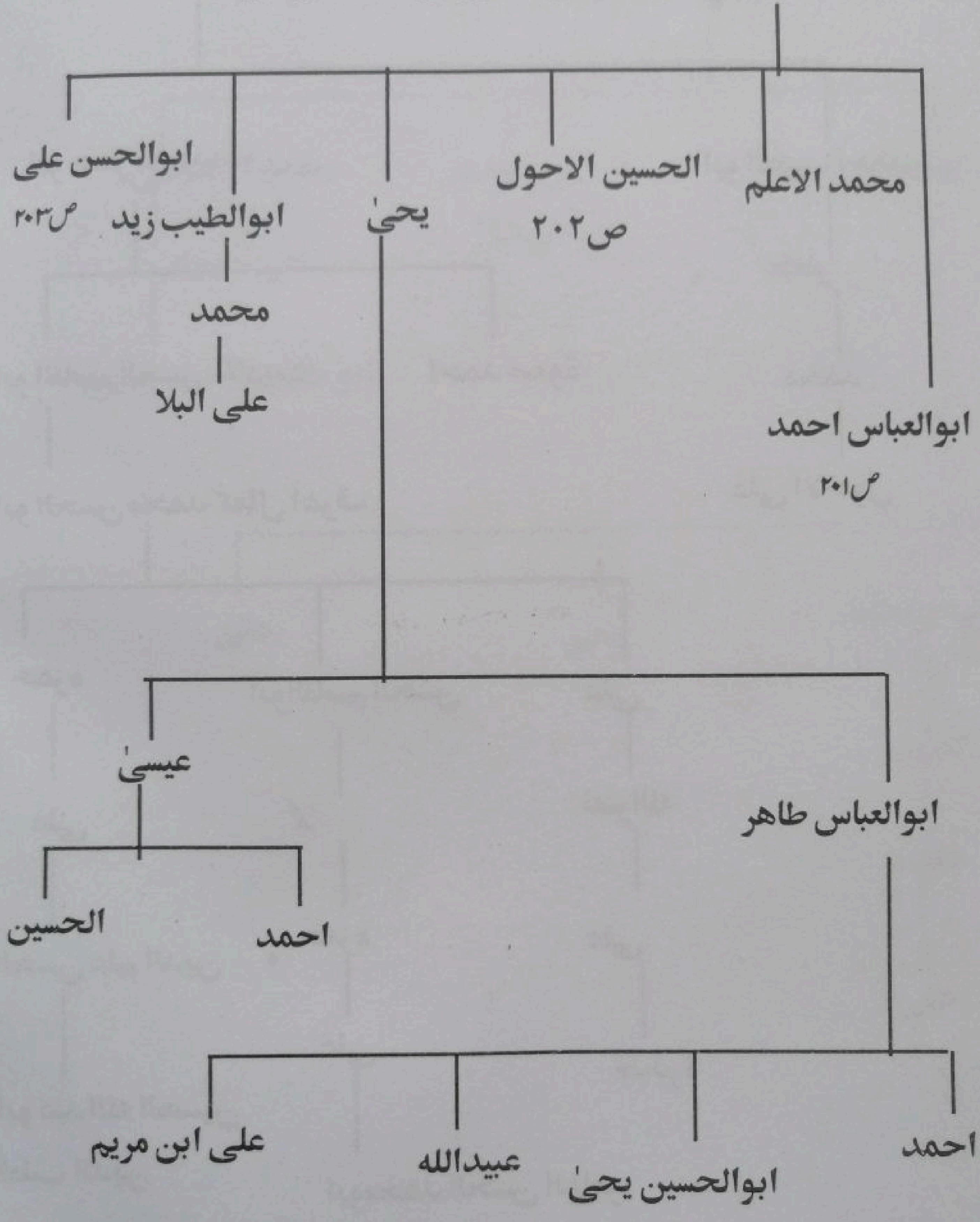

اولاد احمد بن عیسیٰ بن یحیٰ

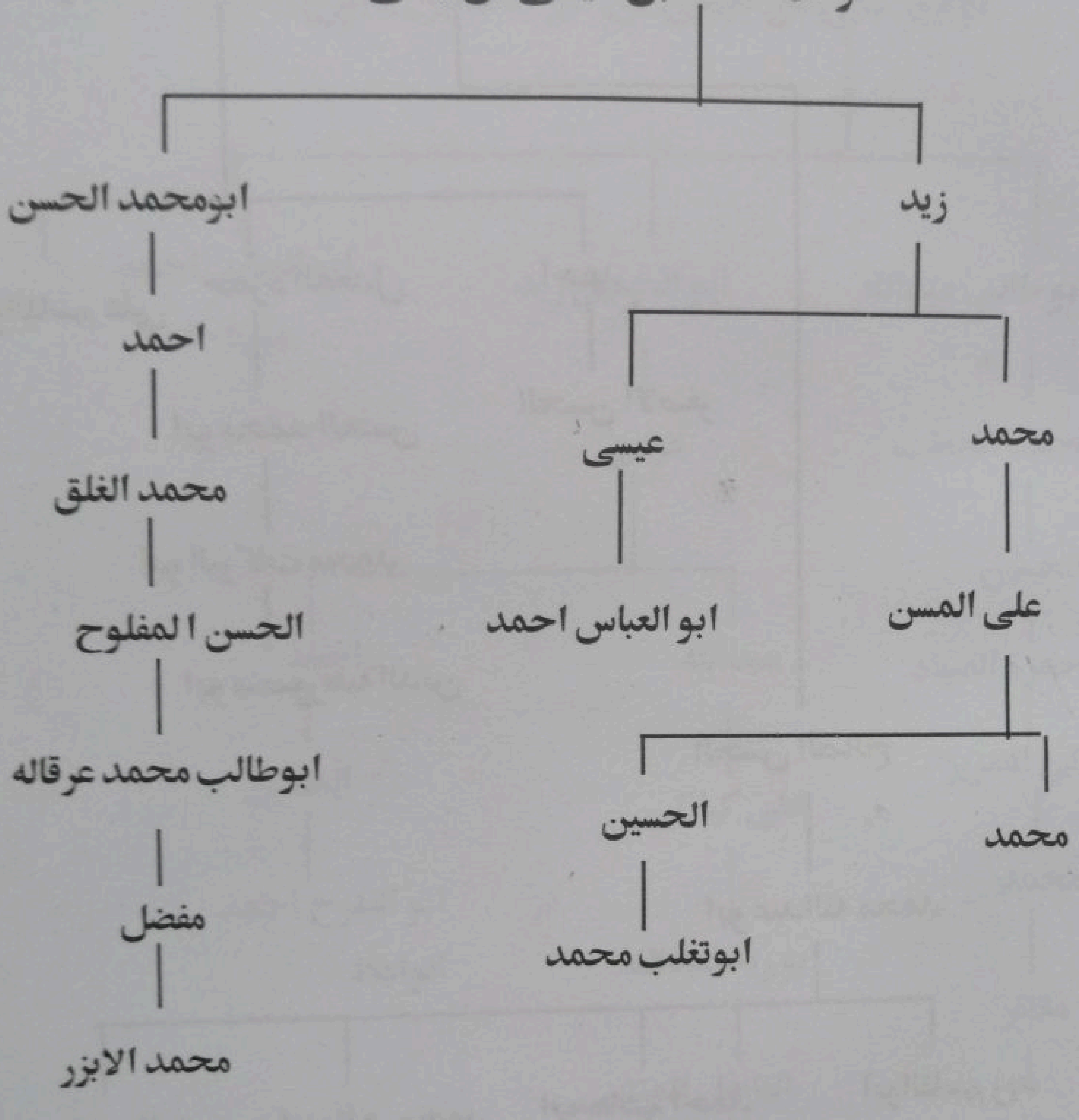

اولاد محمد الاعلم والحسين الاحول ابنا عيسىٰ بن يحىٰ

- ابوالقاسم على
- حمزه المعدل
  - ابو محمد الحسن
    - ابو البركات محمد
      - ابو منصور هبة الدين
- احمد
  - الحسن الاصغر

- الحسن الصالح
  - ابو عبدالله محمد
    - ابو محمد الحسن
      - ابو الغنائم عبدالله
    - ابوطاهر محمد المبرقع
    - ابو هاشم احمد
    - ابوالقاسم زيد

اولاد علی بن عیسیٰ بن ابو الحسین یحیٰ

- ابو طالب عبدالله
  - محمد الحطب
    - الحسین
      - حمزه الصیاد
        - علی الضریر
          - محمد
            - مظفر
              - علی
                - ابو البدر محمد
                  - ابراهیم
                    - علی الاعرج علاء الدین
- ابو الحسین زید
  - عیسیٰ
    - عبدالله
      - علی کیا کی
        - ابو زید عبدالله
          - الفاضل المنتهی
    - احمد
      - الحسین
        - ابو الفتوح احمد الواعظ
- ابو العباس احمد ص۲۰۴

اولاد ابو العباس احمد بن علی بن عیسیٰ

ابو الصلت یحیٰ

احمد الناصر

محمد

ابو الحسن علی

ابو طاہر محمد

طاہر | ابو الحسن علی

عیسیٰ

محمد

ابو عبداللہ الحسین المقری

اولاد يحىٰ بن ابو الحسين بن الحسين ذوالدمعة

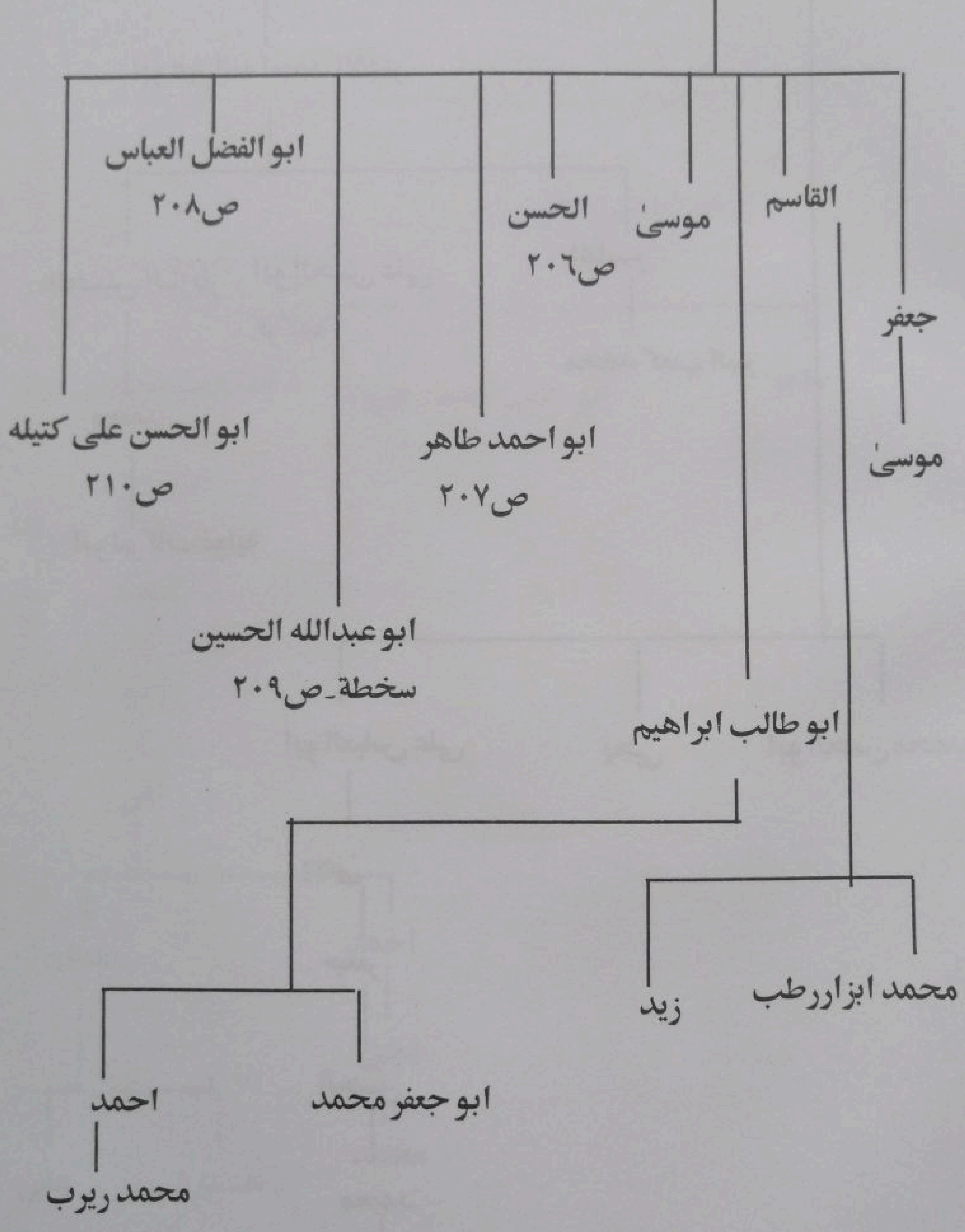

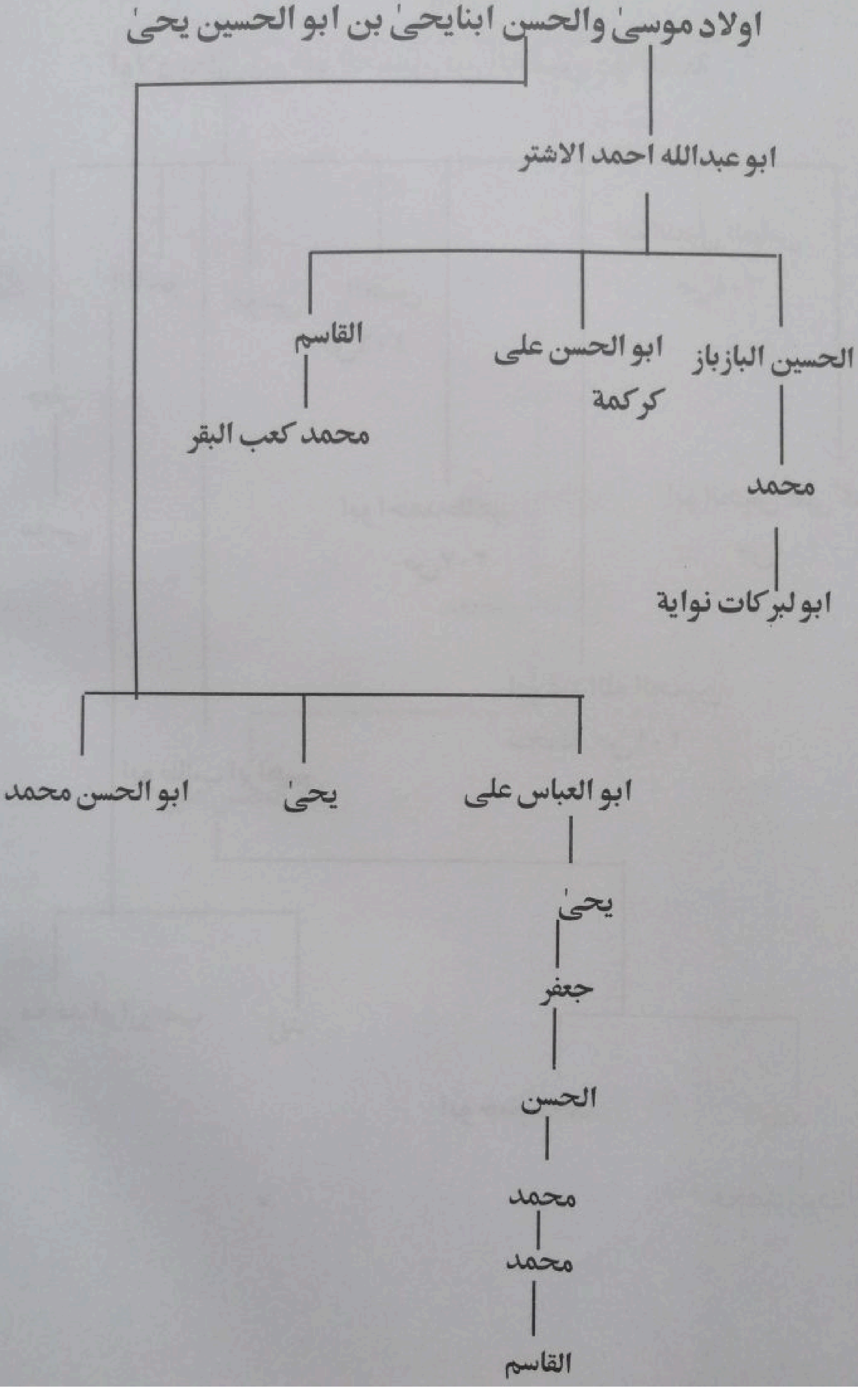
اولاد موسىٰ والحسن ابنايحىٰ بن ابو الحسين يحىٰ
ابو عبدالله احمد الاشتر
الحسين البازباز
محمد
ابو لبركات نواية
ابو الحسن على
كركمة
القاسم
محمد كعب البقر
ابو العباس على
يحىٰ
جعفر
الحسن
محمد
محمد
القاسم
يحىٰ
ابو الحسن محمد

اولادابو احمد طاهر بن یحیٰ بن ابو الحسین یحیٰ

- ابو الفضل احمد الناسك
  - ابو الحسین یحیٰ
    - طاهر
    - ابو طالب محمد جزیره
    - ابو محمد الحسن کزبر
      - الحسین
        - محمد
          - ناصر
            - علی
              - احمد
                - یحیٰ
                  - محمد
              - عدنان
                - هندی
                - علی

اولاد ابو الفضل العباس بن یحیٰ بن ابو الحسین یحیٰ

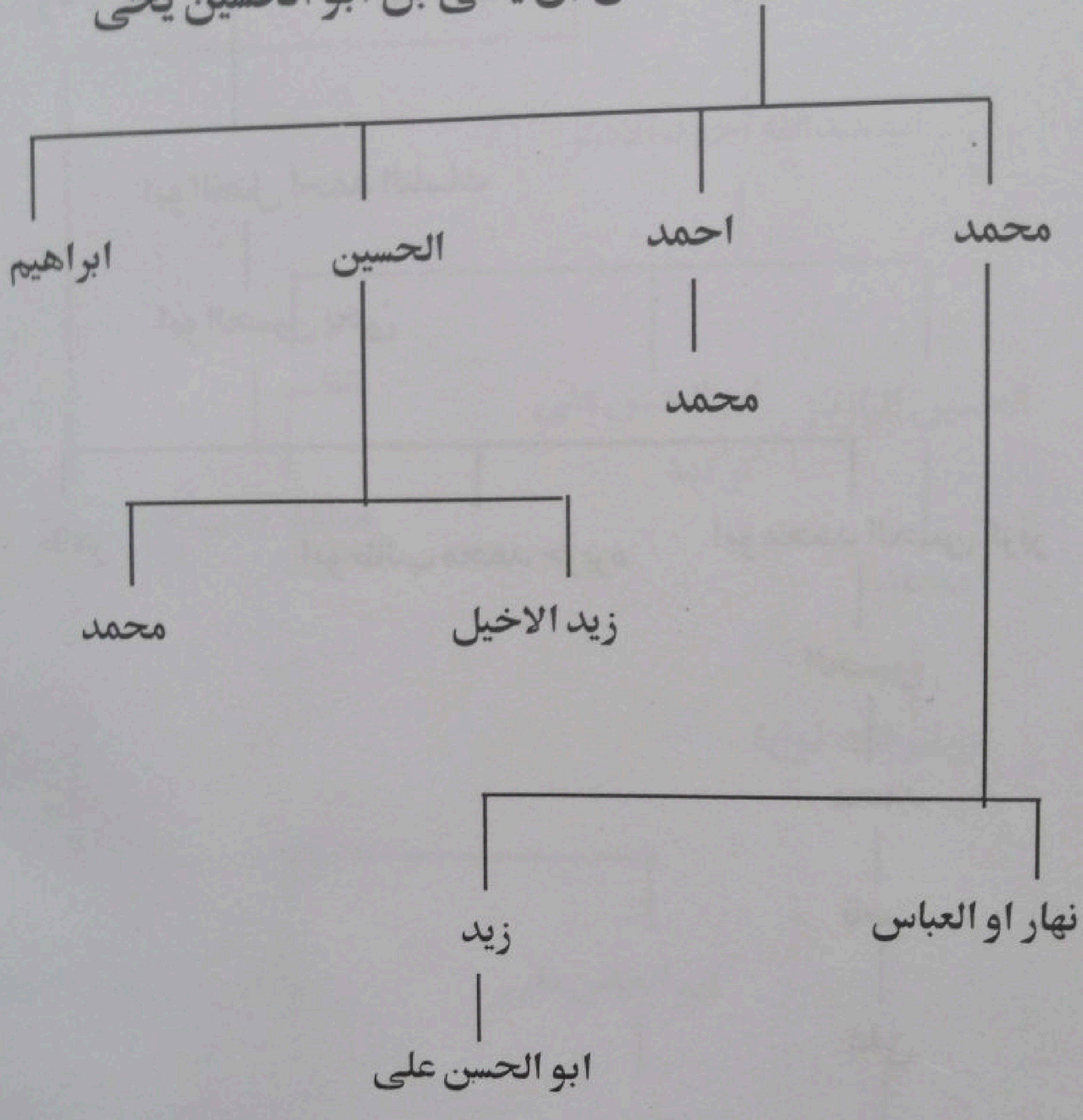

اولاد ابو عبدالله الحسين سخطة بن يحىٰ بن ابو الحسين يحىٰ

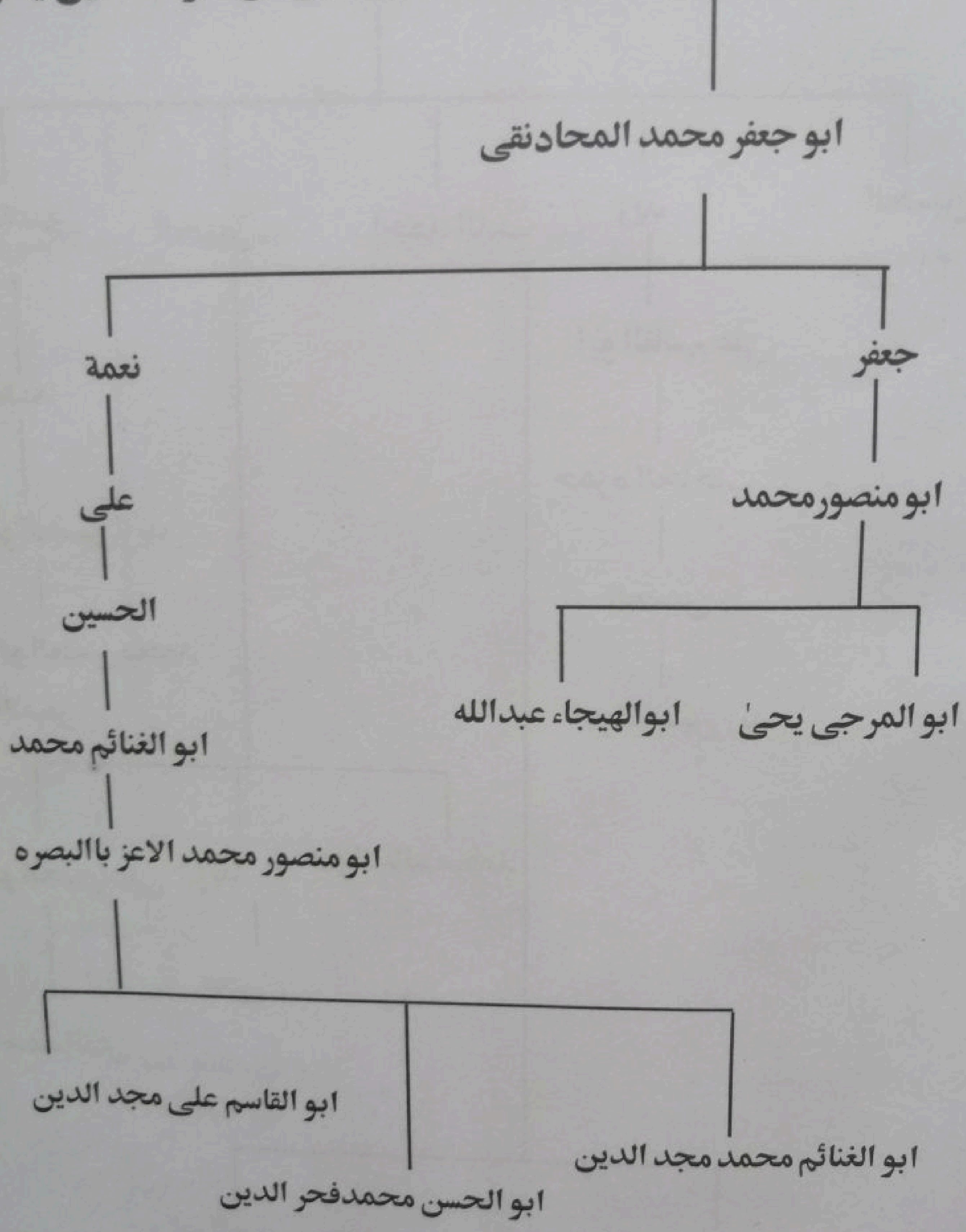

اولاد ابو الحسن على كتيله بن ابو الحسين يحىٰ

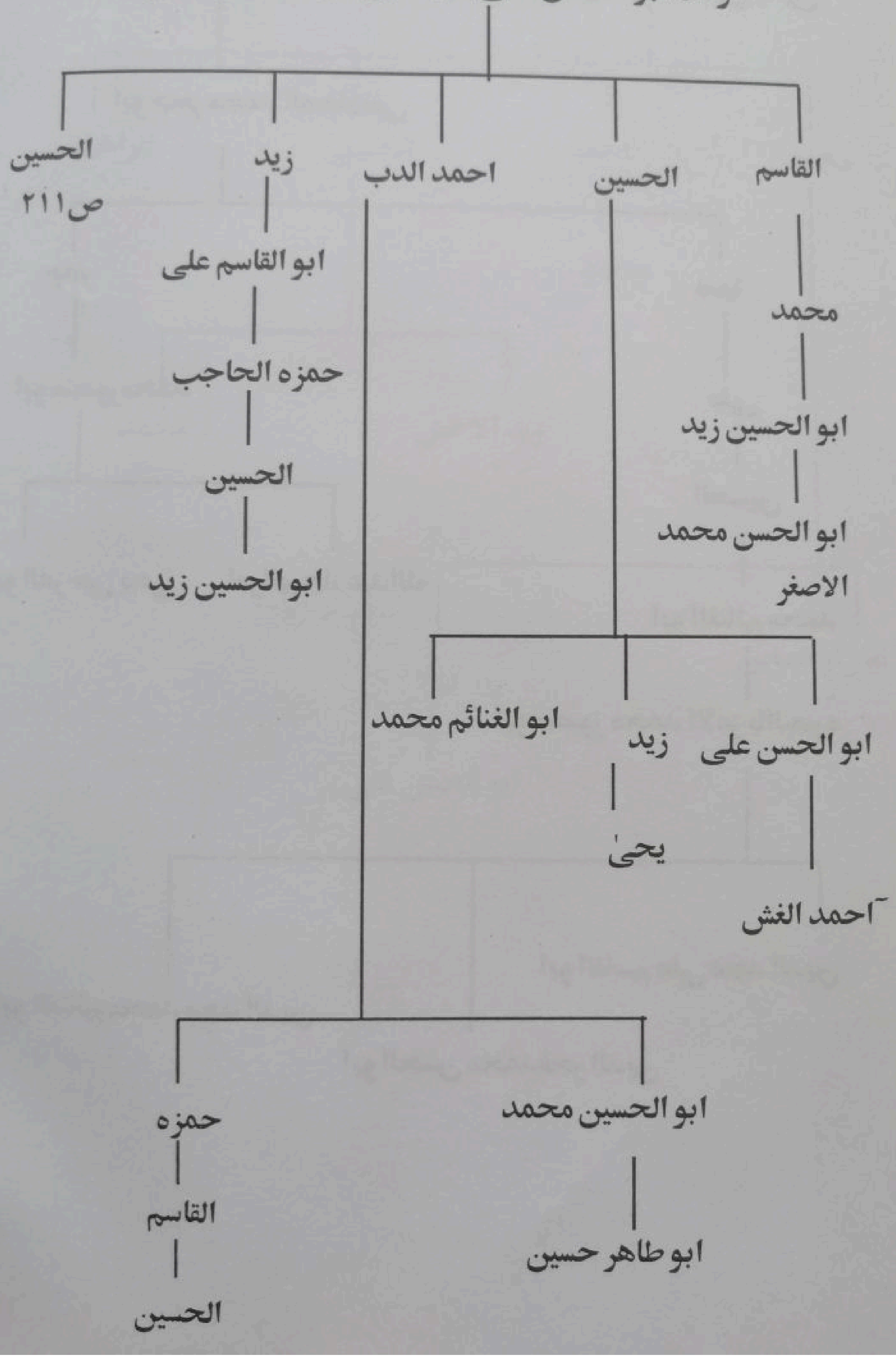

اولاد الحسين بن على كتيلة ابن يحىٰ

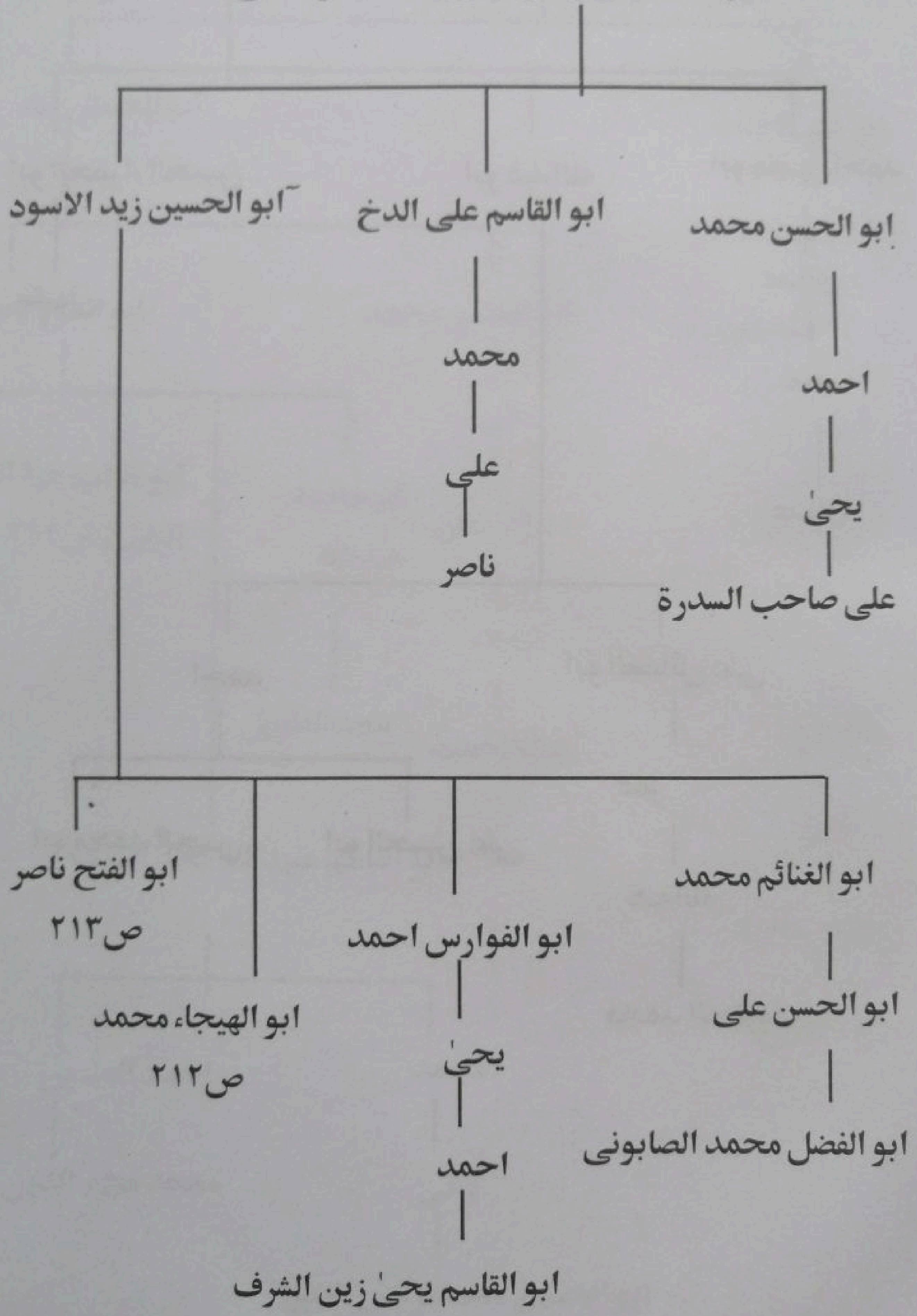

اولاد ابو الهيجاء محمد بن ابو الحسين زيد الاسود

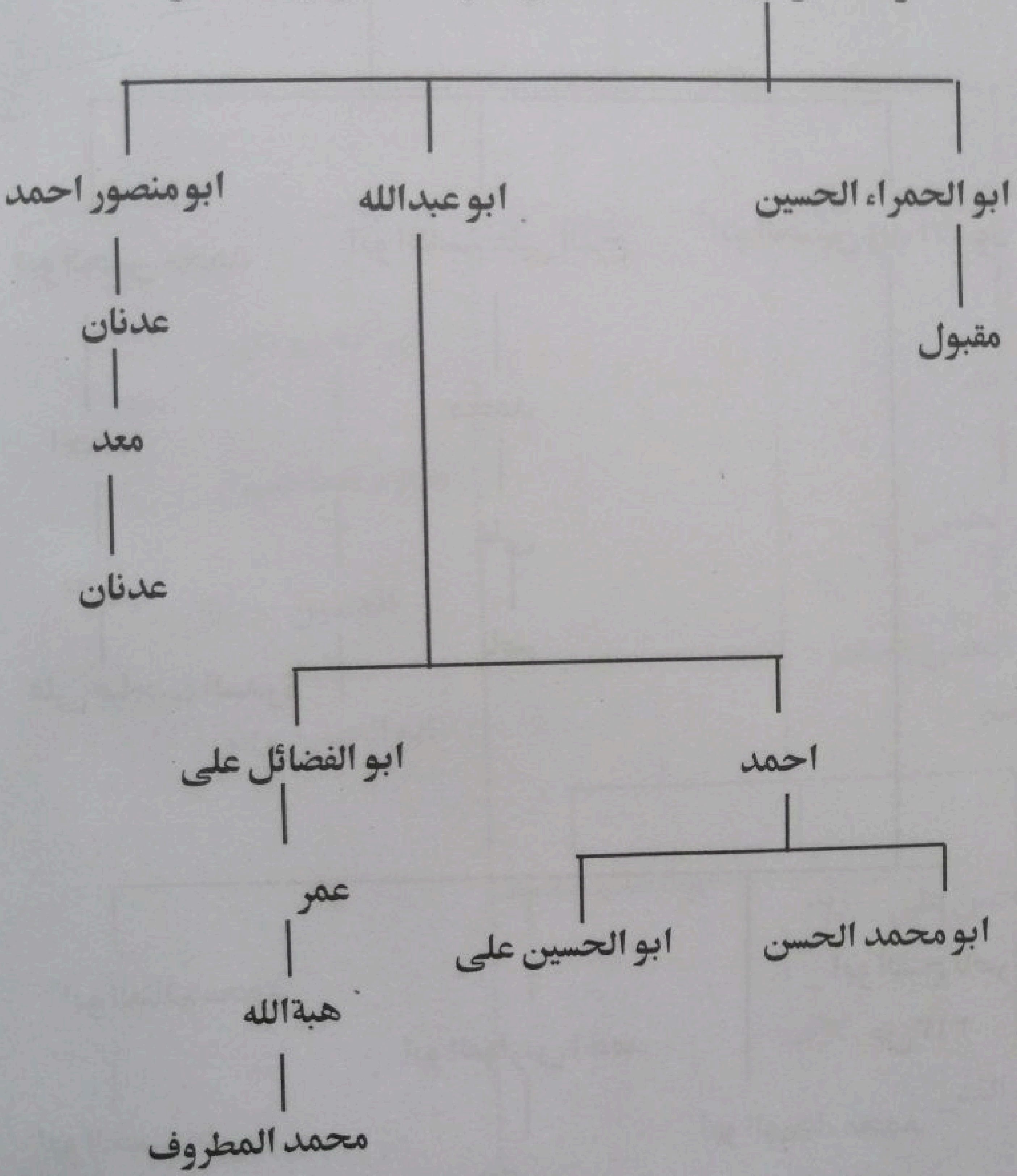

اولاد ابو الفتح ناصر ابن ابو الحسين زيد

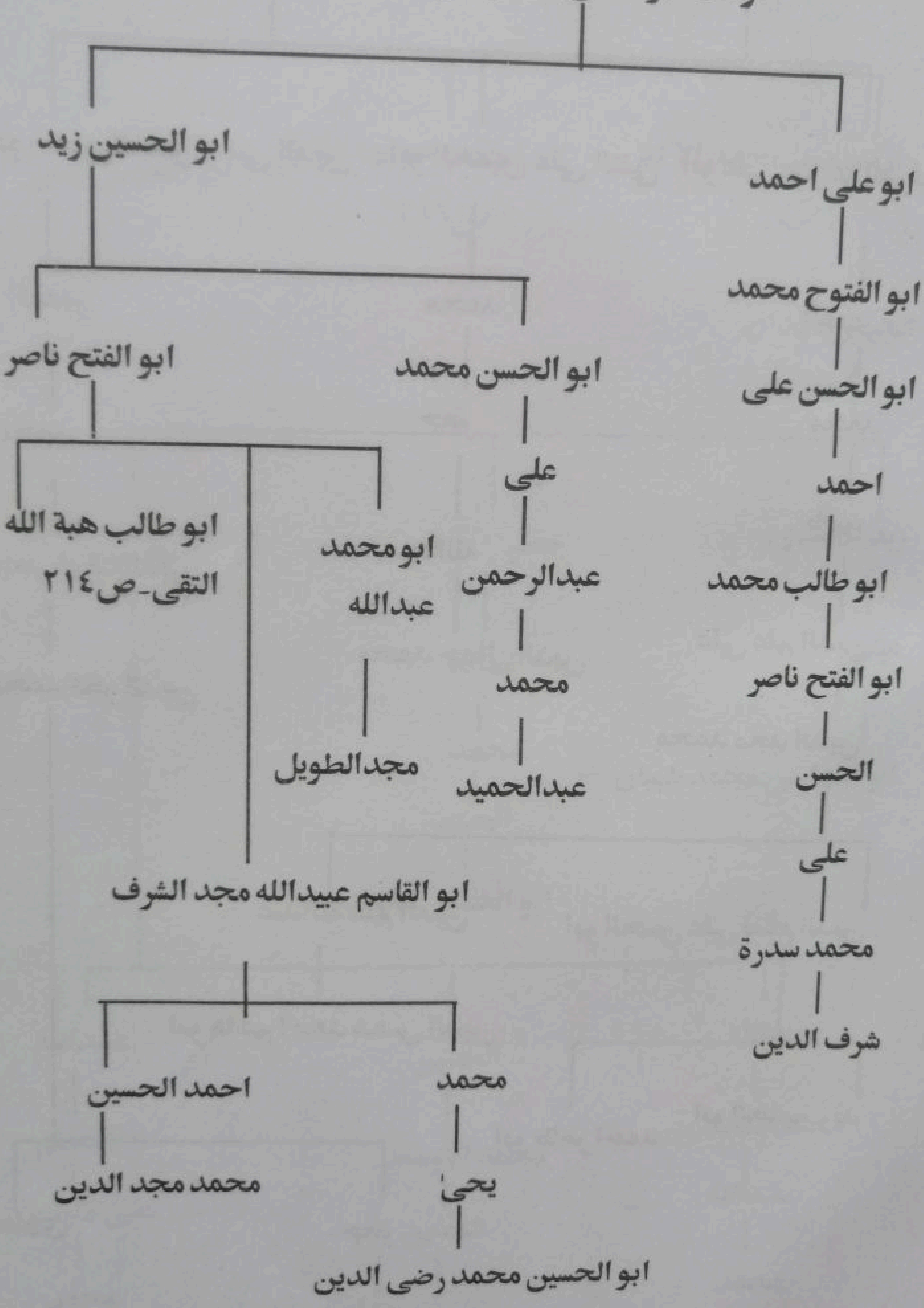

اولاد ابو طالب هبةالله التقى الله ابن ابو الفتح ناصر

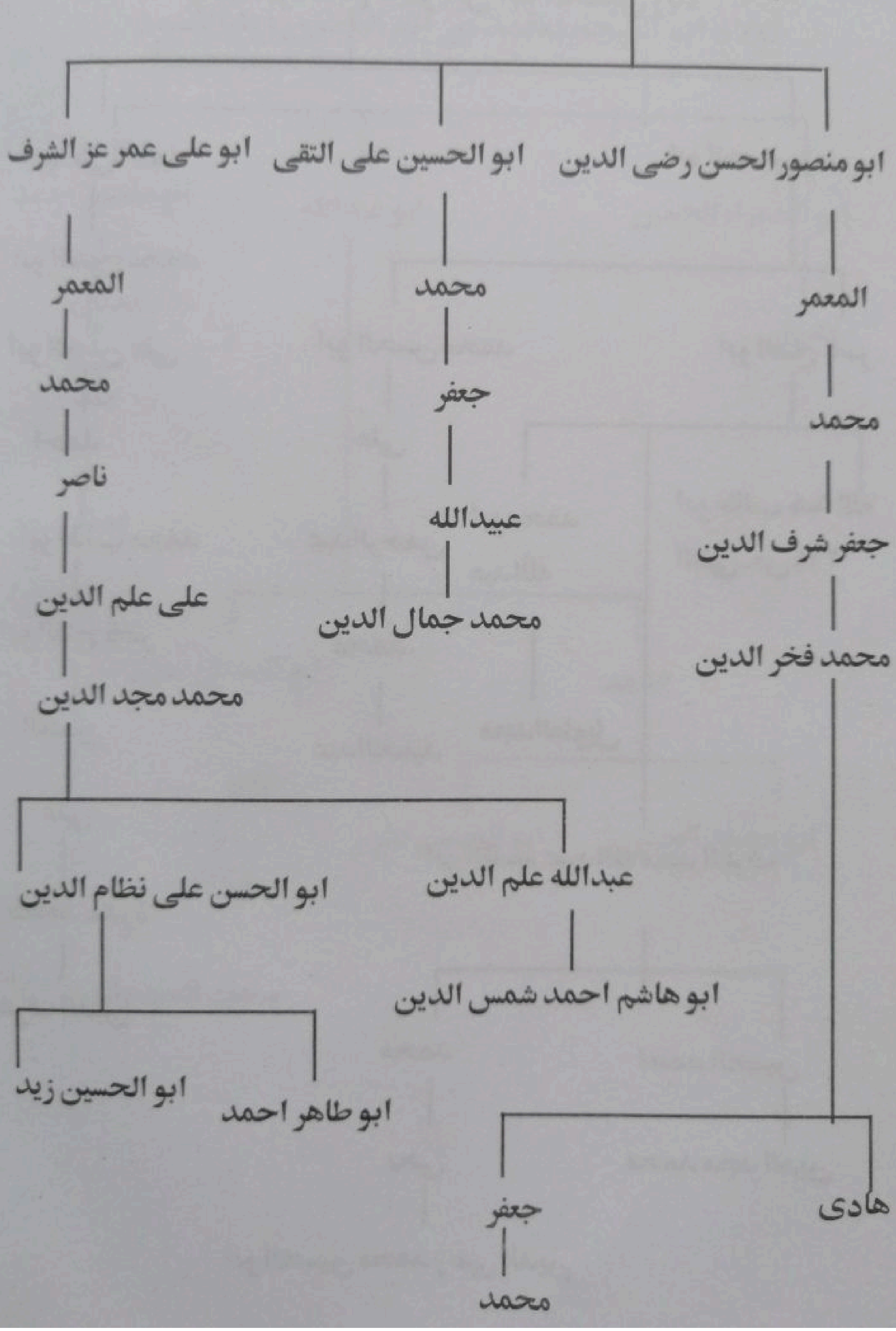

اولاد عمر بن ابو الحسين يحیٰ بن الحسين ذوالدمعه

- ابو منصور محمد الاكبر
  - الحسين الفدان
    - زيد الجندى
      - عيسیٰ
        - ابو الفوارس محمد شيبان
    - جعفر
      - احمد
        - محمد
          - الحسين
            - ابو الحسين محمد
    - الحسين
      - عبدالله
        - محمد
          - عبدالله
            - محمد
      - الحسين
        - محمد الاوسط
          - الحسين
            - ابو يعلى ميمون
      - عبيدالله
        - المسلم
          - على ذنيب
            - محمد
              - ابو يعلى المسلم الفدان
- احمدمحدث ص٢١٦
- ابو الحسين يحیٰ

اولاداحمد المحدث بن عمر بن ابو الحسين يحىٰ

- الحسين النسابة
  - ابو الحسين يحىٰ
    - ابو علی عمر
      - ابو الغنائم محمد
        - ابو ظريف محمد
          - ابو الحسن على
            - ابو البركات
              - على المنكر
      - ابوطالب محمد
        ص٢١٧
      - ابو الحسن محمد
        - عمر
          - محمد
            - محمد
              - محمد
                - الحسن
                  - عدنان
                    - ابو محمد الحن خزعل
                      - محمد
                        - حسن
                          - منصور
                            - محمد
                              - طالب
    - آبو محمد الحسن الفارس
      ص٢١٨
  - زيد

اولاد ابو طالب محمد بن ابو علی عمر بن یحیٰ

- ابوالحسین علی
  - ابوعبداللہ احمد شمس
    - ابومحمد الحسن الاسمر
      - شکر
    - اسامہ نجم الدین
      - عدنان
        - اسامہ
          - علی جلال الدین
            - ابوالغنائم زید
            - ابوالقاسم علی ضیاء الدین
      - ابوطالب عبداللہ التقی
        - ابوالفتح
        - ابوعلی عبدالحمید جلال الدین
          - ابوطالب محمد شمس الدین
            - ابوعلی عبدالحمید جلال الدین
              - ابوعبداللہ الحسین تقی الدین
                - ابوالفضل محمد شرف الدین
                  - عبدالحمید تاج الدین
              - ابوطالب محمد شمس الدین
                - عبدالحمید جلال الدین
                - عبدالعزیز نجم الدین
                - عبدالکریم غیاث الدین
          - ابوالفتح علی نجم الدین
            - ابوالحسین محمد مجد الدین
              - ابوالحسن علی تاج الدین
                - عبدالکریم
                  - غیاث الدین
                    - عبدالکریم
                      - لطف اللہ
                    - علی بہاء الدین
                    - سلیمان نظام الدین
                - ابوالحسین
                  - عبداللہ مجد الدین
                    - صالح فخر الدین

اولاد ابو محمد الحسن الفارس بن ابو الحسين يحیٰ

- ابو الحسن محمد تقی سابسی
  - ابو یعلی محمد
  - ابو علی الحسن
- الحسن الاصم الاسواوی
  - ابو القاسم الحسین التقی
    - محمد الضریر
      - ابو الحسین محمد
        - ابو الفتوح محمد
          - محمد
  - ابو الغنائم محمد
    - ابو عبدالله محمد شمیره
  - ابو الفضل علی ص۲۱۹
  - ابوطاهر محمد
    - محمد بقرة العامل
- ابو طالب عبدالله ص۲۲۴

اولاد ابو الفضل علی بن ابو تغلب علی

ابو نصر احمد مجد الشرف

ابو عبدالله محمد مجد الشرف

ابو الفضل علی کمال الشرف
ص۲۲۰

ابو الحسن علی شمس الدین

یحیٰ فخر الدین

ابو الغنائم محمد تاج الدین

ابو طاهر هبةالله زینالدین

ابو القاسم احمد جلال الدین

عبدالله شرفالدین

داودبهاء الدین

اولاد ابو الفضل على بن احمد ابن ابو الفضل على

- محمد عز الشرف
  - ابو عبدالله الحسن عز الدين
    - ابو تغلب على عميد الدين
      - ابو محمد الحسن جلال الدين
        - ابو تغلب على عميد الدين
ص۲۲۱
- ابو الحسين زيد
  - على جلال الدين
    - ابو الحسين زيد صفى الدين

اولاد ابو تغلب على ابن ابو محمد الحسن

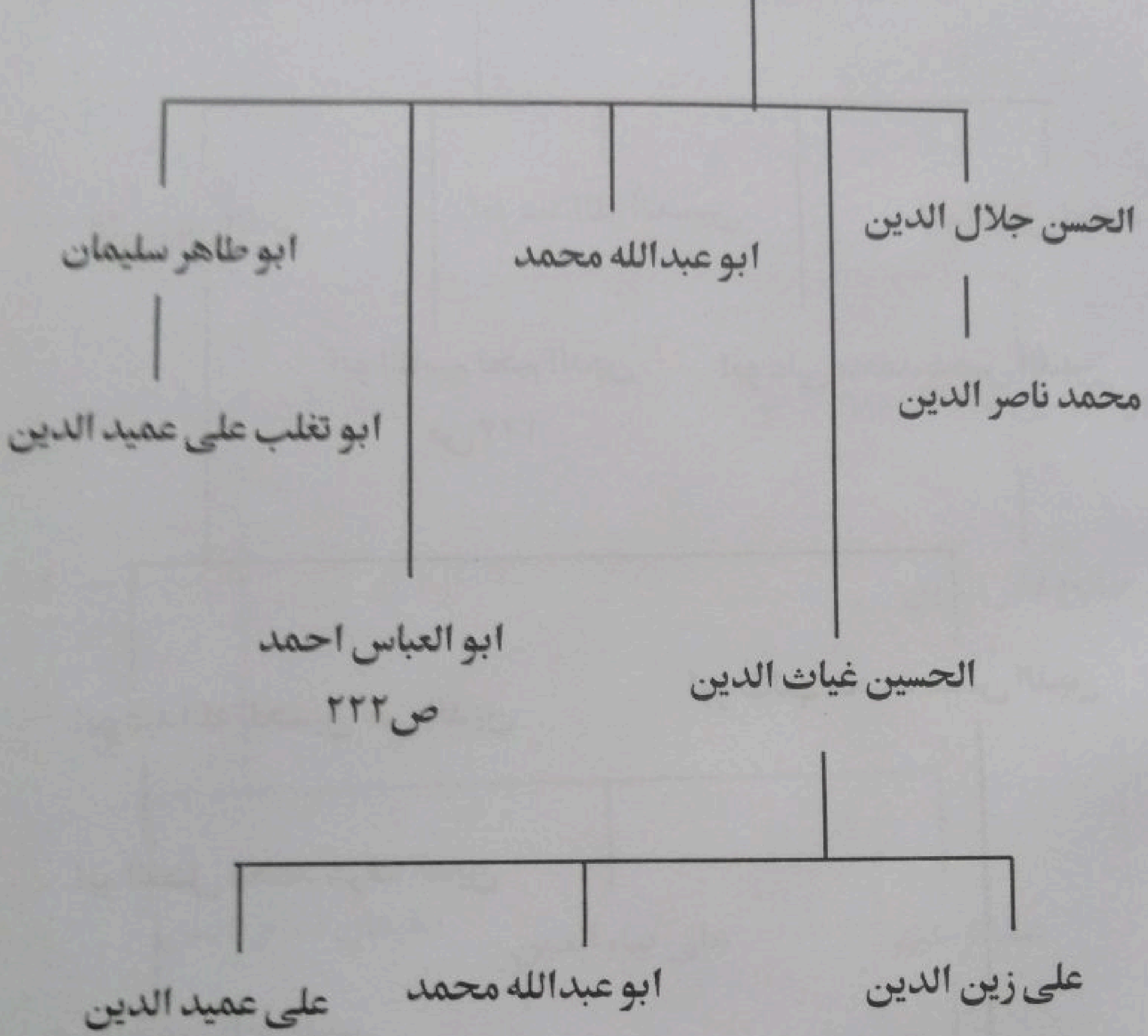

اولاد ابو العباس احمد ابن ابو تغلب علی

- علی زین الدین
  - ابو عبدالله الحسین تقی الدین
    - ابو الفضل محمد شرف الدین
      - عبدالحمید تاج الدین
  - ابو طالب محمد شمس الدین
    - عبدالحمید جلال الدین
    - علی نظام الدین
    - عبدالعزیز نجم الدین
    - عبدالکریم غیاث الدین
- ابو القاسم نجم الدین ص۲۲۳
- ابو عبدالله الحسین
- ابو علی محمد شمس الدین
- ابو الفضل احمد

اولاد ابو القاسم نجم الدين ابن ابو العباس احمد

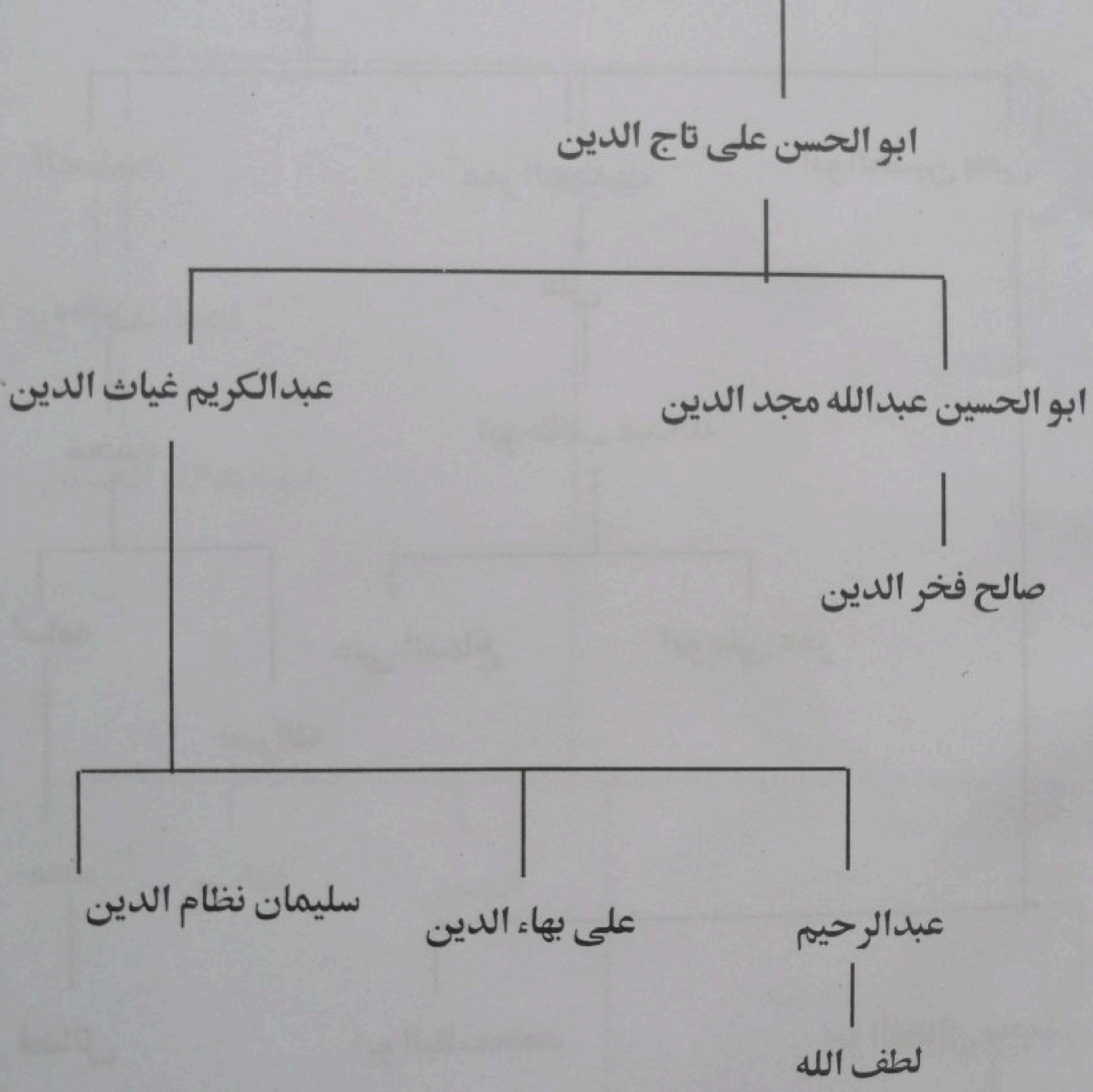

اولاد ابو طالب عبدالله ابن ابو محمد الحسن الفارس

- المسلم
  - معالی
    - محمد
      - اسامه
        - معد
          - فضائل
      - نصر الله
- عمر المحدث
  - علی
    - ابو طالب عبدالله
      - علی الدماغ
      - ابو علی عمر
- ابو الحسین یحیٰ
  - ابو البقاء محمد
    - ابو الفضل محمد
      - ابو طالب محمد
        - ابو الفضل محمد
          - علی
        - ابو الحسن علی
  - ابو الفضائل محمد
    - علی الطویر

اولاد الحسين القعدد بن الحسين ذوالدمعه ابن زيدالشهيد

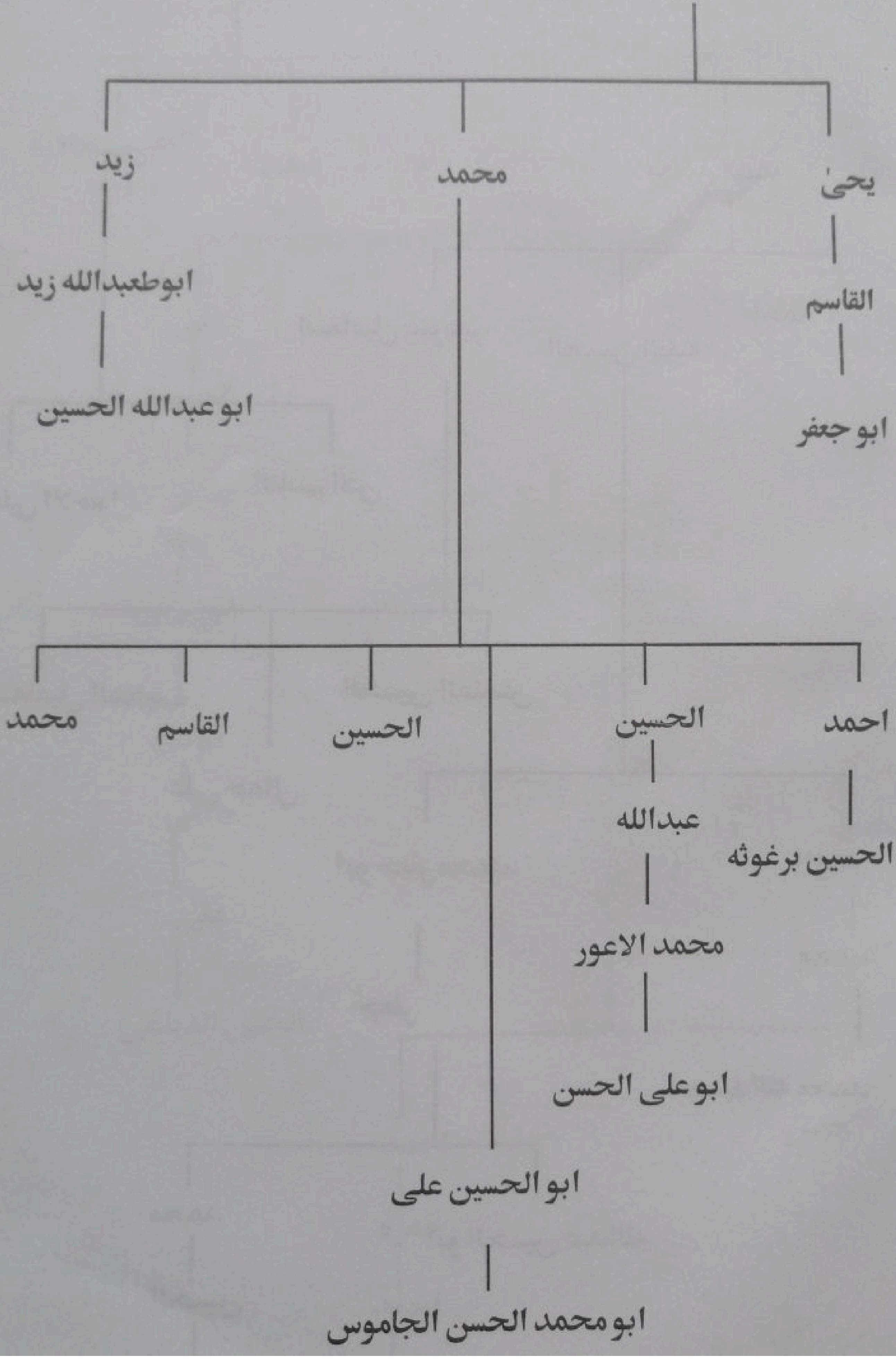

اولادعلی بن الحسین ذوالدمعه ابن زید الشهید

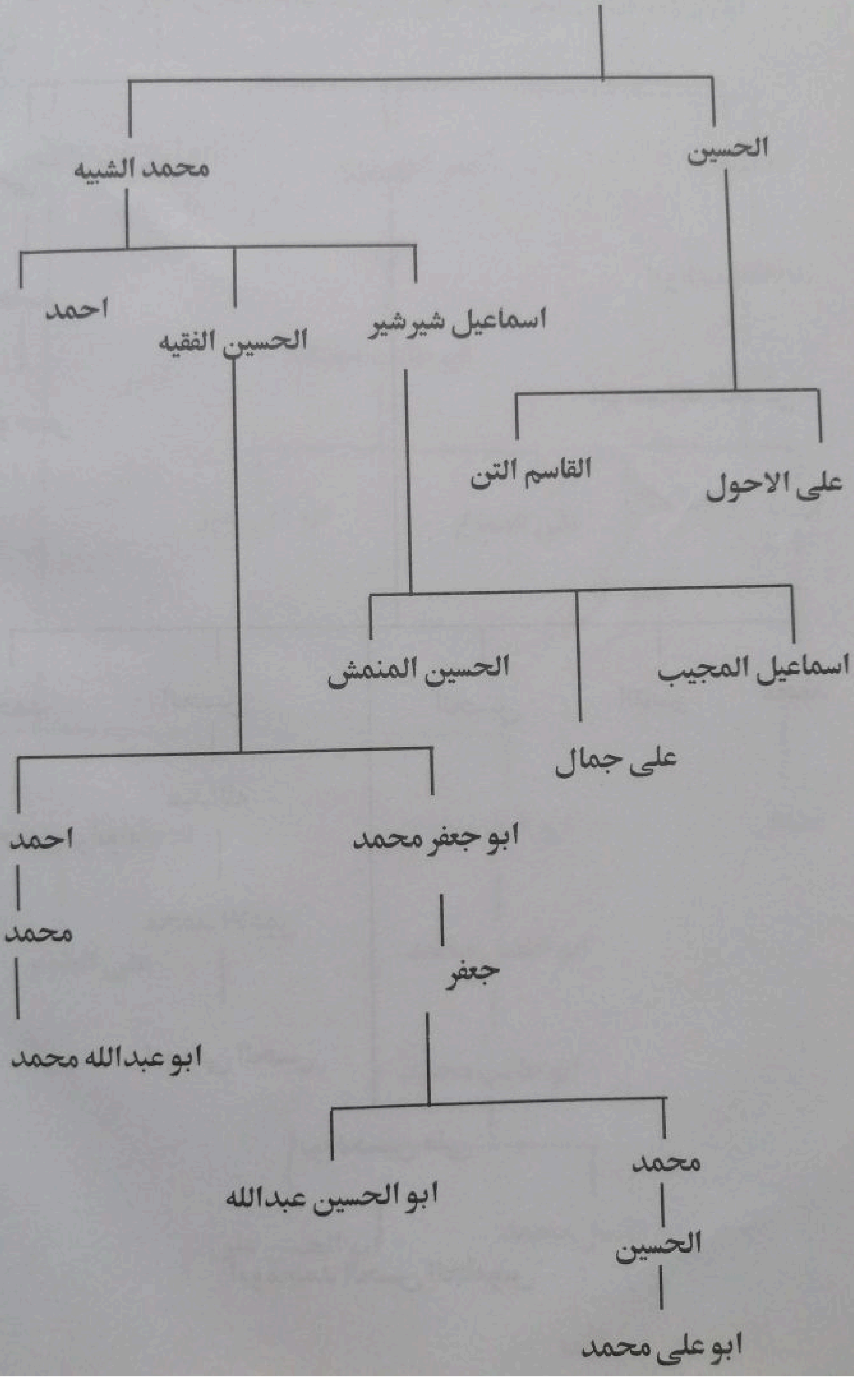

اولاد عيسىٰ مؤتم الاشبال ابن زيد الشهيد ابن الامام زين العابدين عليه السلام

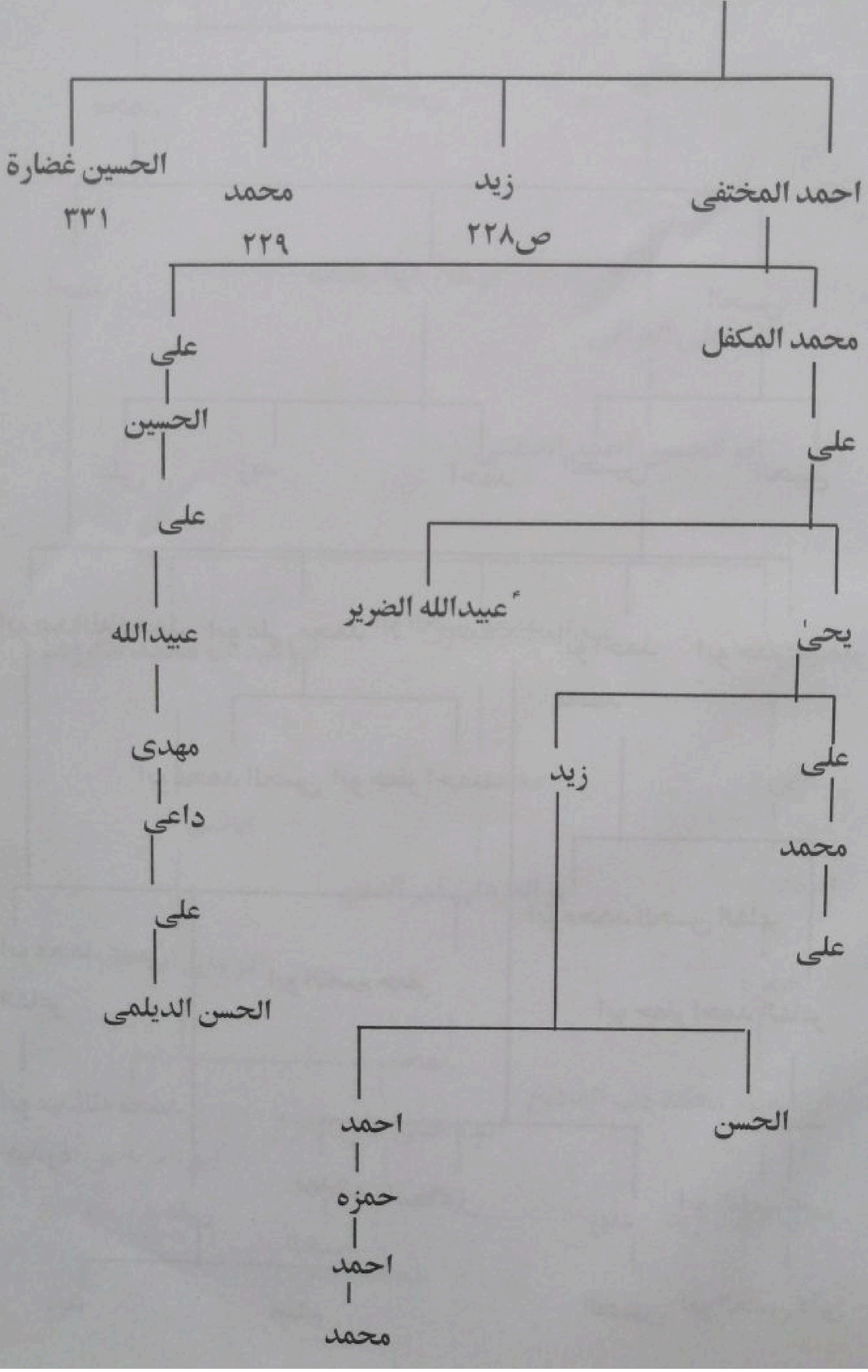

اولاد زید بن عیسیٰ مؤتم الاشبال ابن زید الشہید

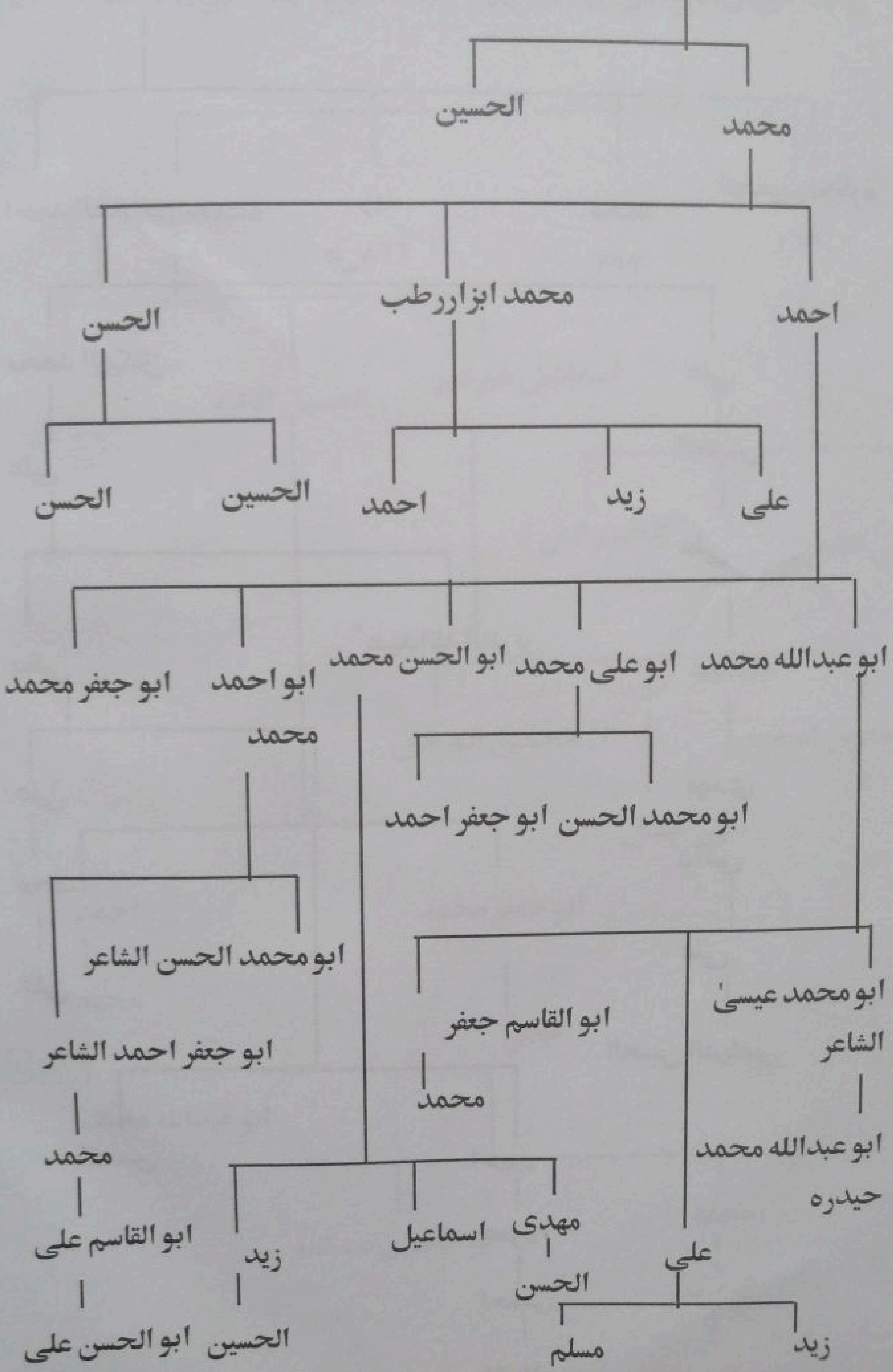

اولاد محمد بن عيسیٰ مؤتم الاشبال ابن زيد الشهيد

- على
  - الحسين
    - على العراقى
      - ابو الحسين احمد الدعكى
        - جعفر
          - على
            - احمد
              - حمزه
                - ابومنصور محمد دب المطبخ
                  - ابو البشائر زيد
        - عبدالعظيم ميمون
          - محمد
            - ابو العز على نور الدين
        - ابو عبدالله محمد الكروشى
          - القاسم
            - ابو على ابراهيم
              - ابو الحسن على الجزار
                - يحیٰ
                  - محمد المقرى
              - ابو العز ناصر

اولاد ابو العز ناصر بن ابو علی ابراهیم بن القاسم

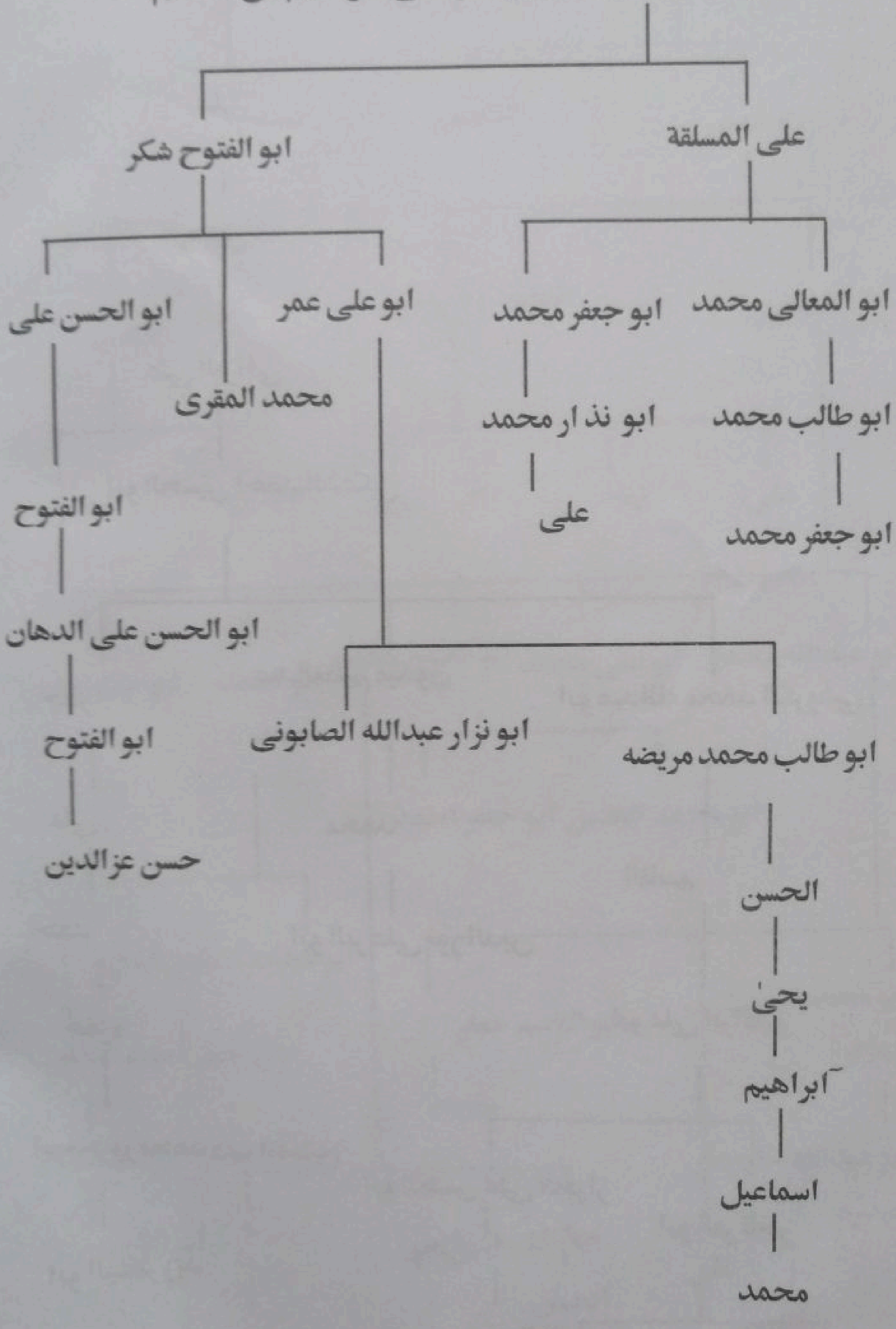

اولادالحسين غضاره ابن عيسىٰ مؤتم الاشبال ابن زيد الشهيد

- زيد
  - احمد الضرير
    - يحیٰ
      - ابو القاسم على اللغوى
        - ابو محمد الحسن
          - ابو تغلب هبة الله
            - ابو محمد الحسن
              - الحسن
                - عمر الشاعر
                  - محمد
                    - ابو العباس احمد
                      - ابو الحسن على
                      - ابو القاسم محمد المقرى
    - ابو الحسن على
      - الحسن
        - محمد
          - جعفر
            - محمد
              - احمد
                - على
                  - ابو الموهوب احمد
                    - محاسن
- على
  - محمد
    - على
      - محمد
        - ابو سعد عقروق
- ابو طاهر احمد الحرنى ص ٢٣٢
- محمد
  - الحسين
    - عبدالله كوجك
      - اميرك جعفر

اولاد احمد الحرنی ابن الحسین غضاره ابن عیسیٰ مؤتم الاشبال

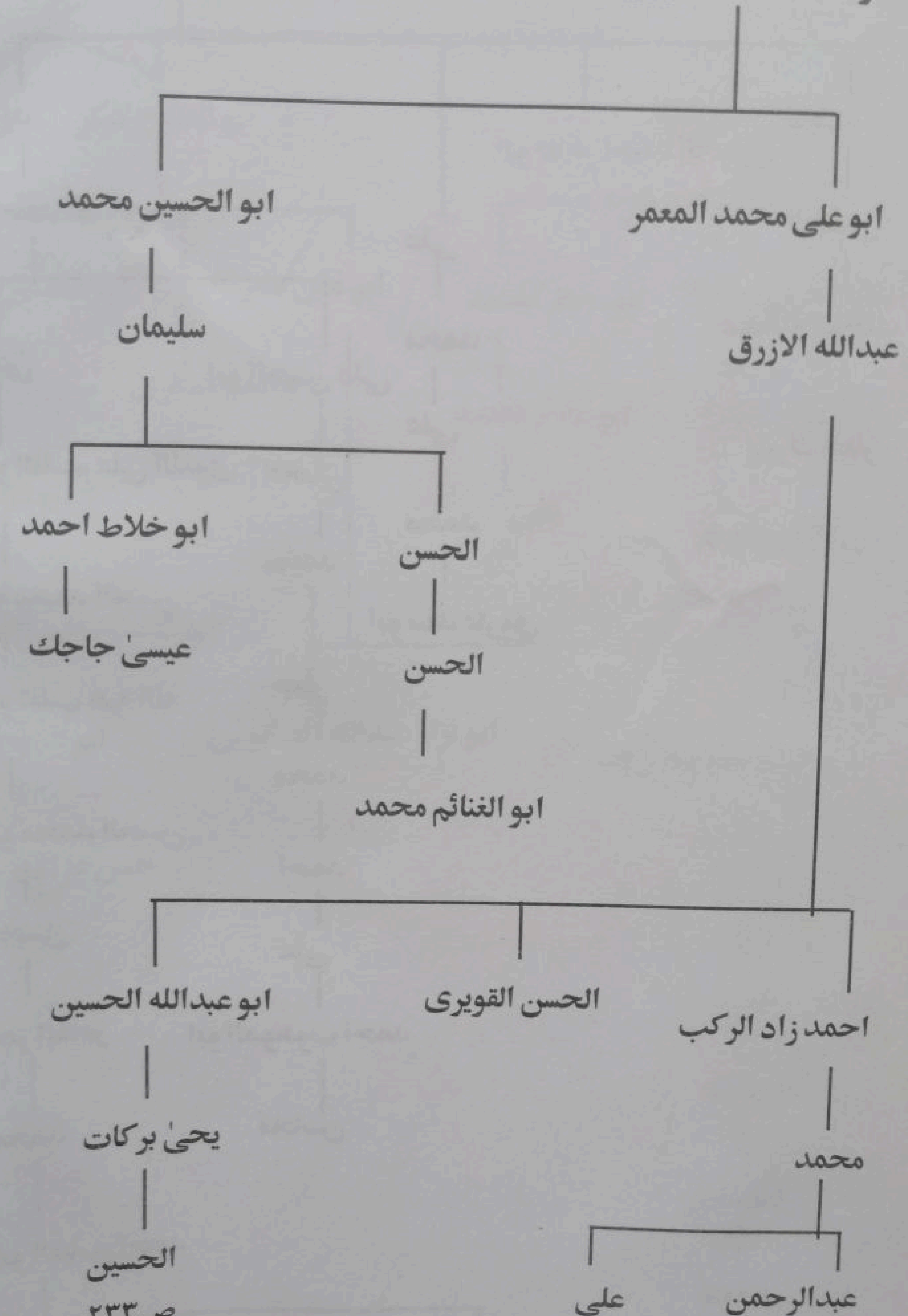

اولاد الحسین بن یحیٰ برکات بن الحسین

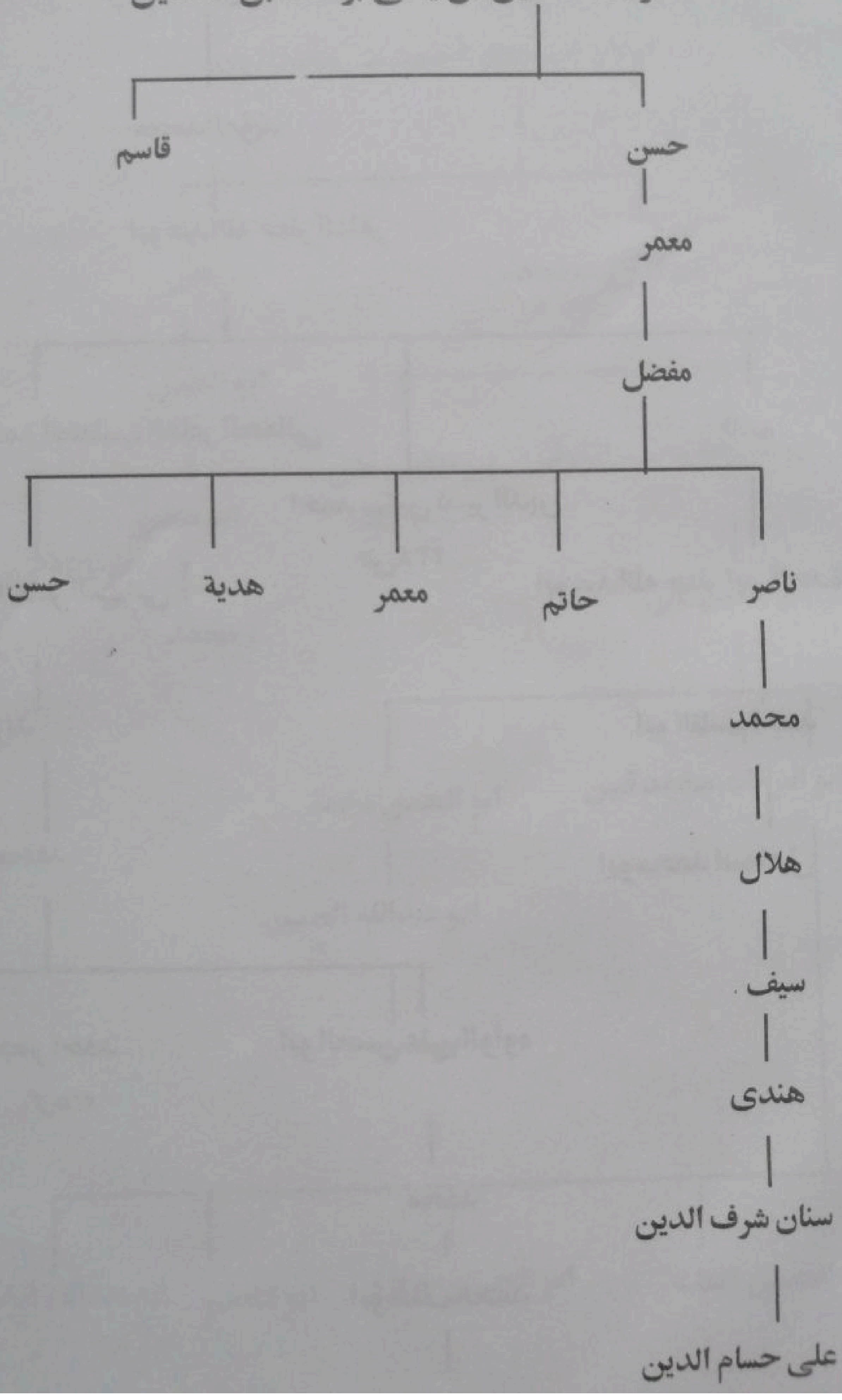

اولاد ابو جعفر محمد بن زید شهید ابن الامام زین العابدین علیه السلام

- محمد المؤید
  - ابو عبدالله جعفر الشاعر
    - محمد الخطیب الشاعر الحمانی
      - علی الشاعر الحمانی
        - زید
          - محمد
            - ابو جعفر احمد ص۲۳۵
            - ابو الحسن علی الواوه
              - محمد
                - ابو خلف محمد
                  - صالح
    - احمد سکین نصیر الدین ص۲۳۸
    - قاسم
      - ابو عبدالله جعفر ابن الجدة
        - ابو القاسم احمد
          - ابو محمد اسماعیل

اولاد ابو جعفر احمد بن محمد زيد

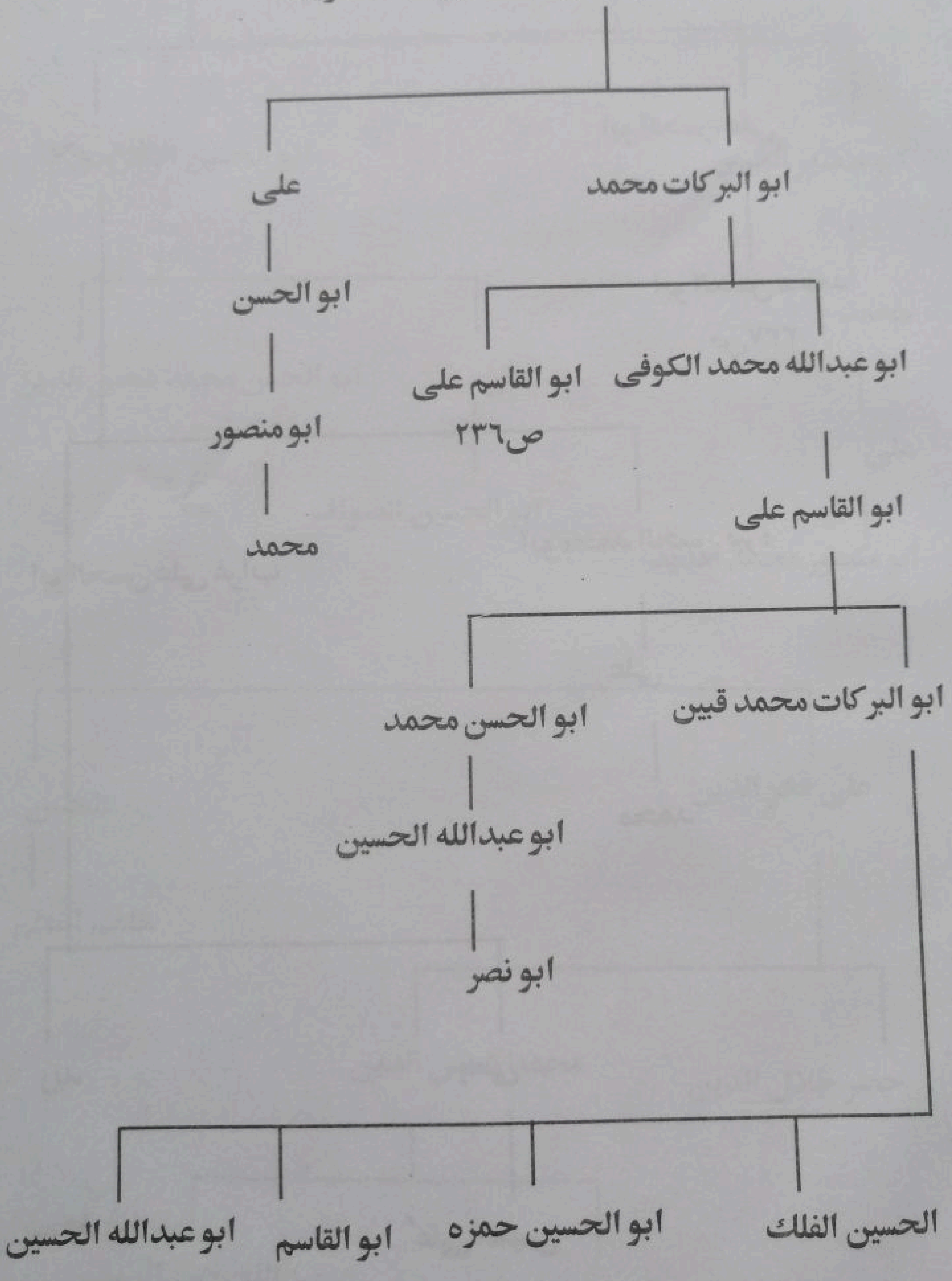

اولادابو القاسم علی بن ابو البرکات محمد بن ابو جعفر احمد

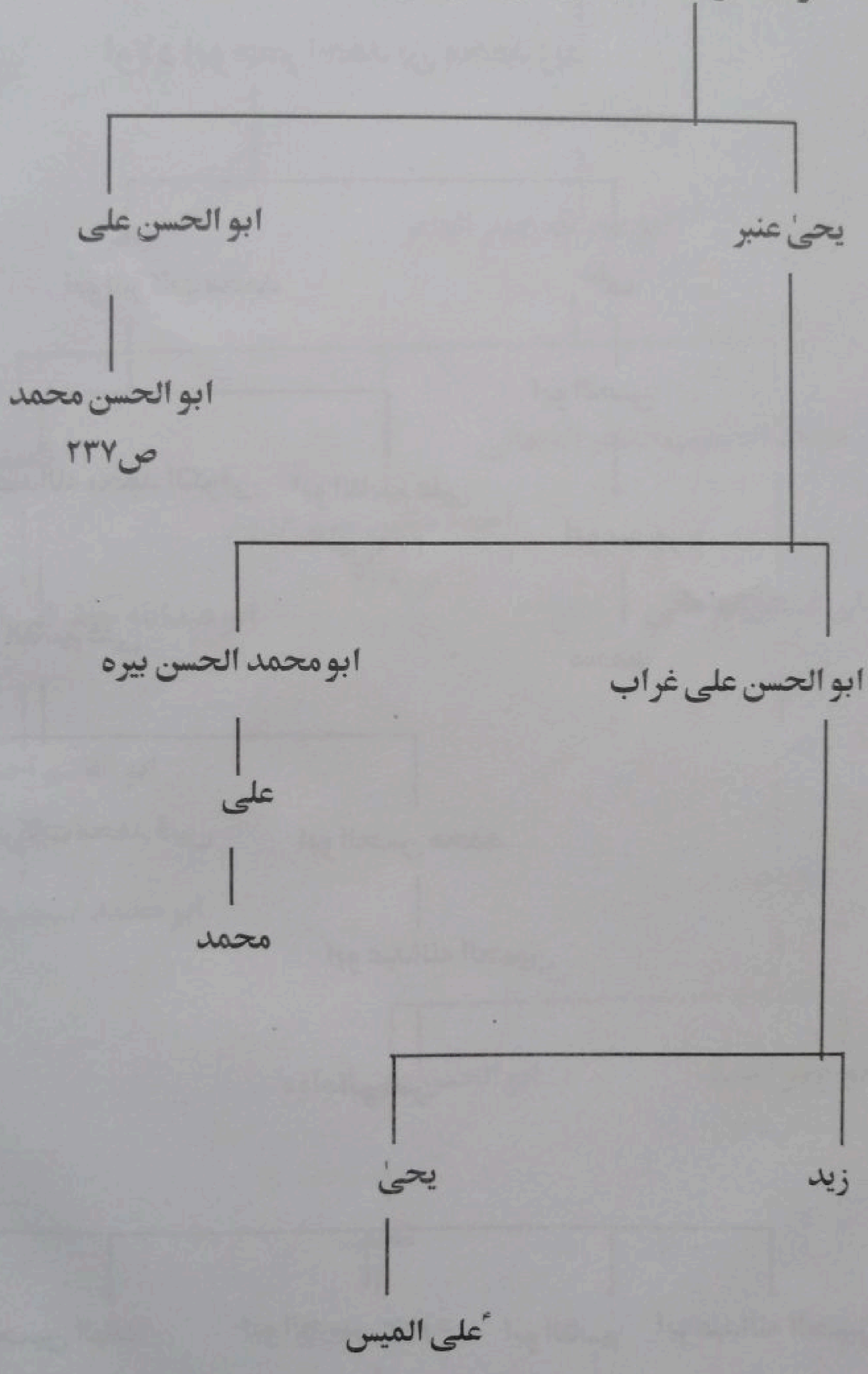

اولادابو الحسن محمد ابن ابو الحسن على بن ابو القاسم على

- ابو منصور الحسن
  - محمد
    - على
      - ابو منصور محمد حديد
- ابو الحسين الاطروش
  - على
    - ابو الحسين الصواف
  - ابو الحسن محمد شمس الدين
    - على فخر الدين
      - جعفر جلال الدين
      - محمد شمس الدين
        - حسن صفى الدين
        - عبدالله رضى الدين
    - الحسن
      - هاشم النجم

اولاد احمد سکین ابن ابو عبدالله جعفر الشاعر ابن محمد المؤید

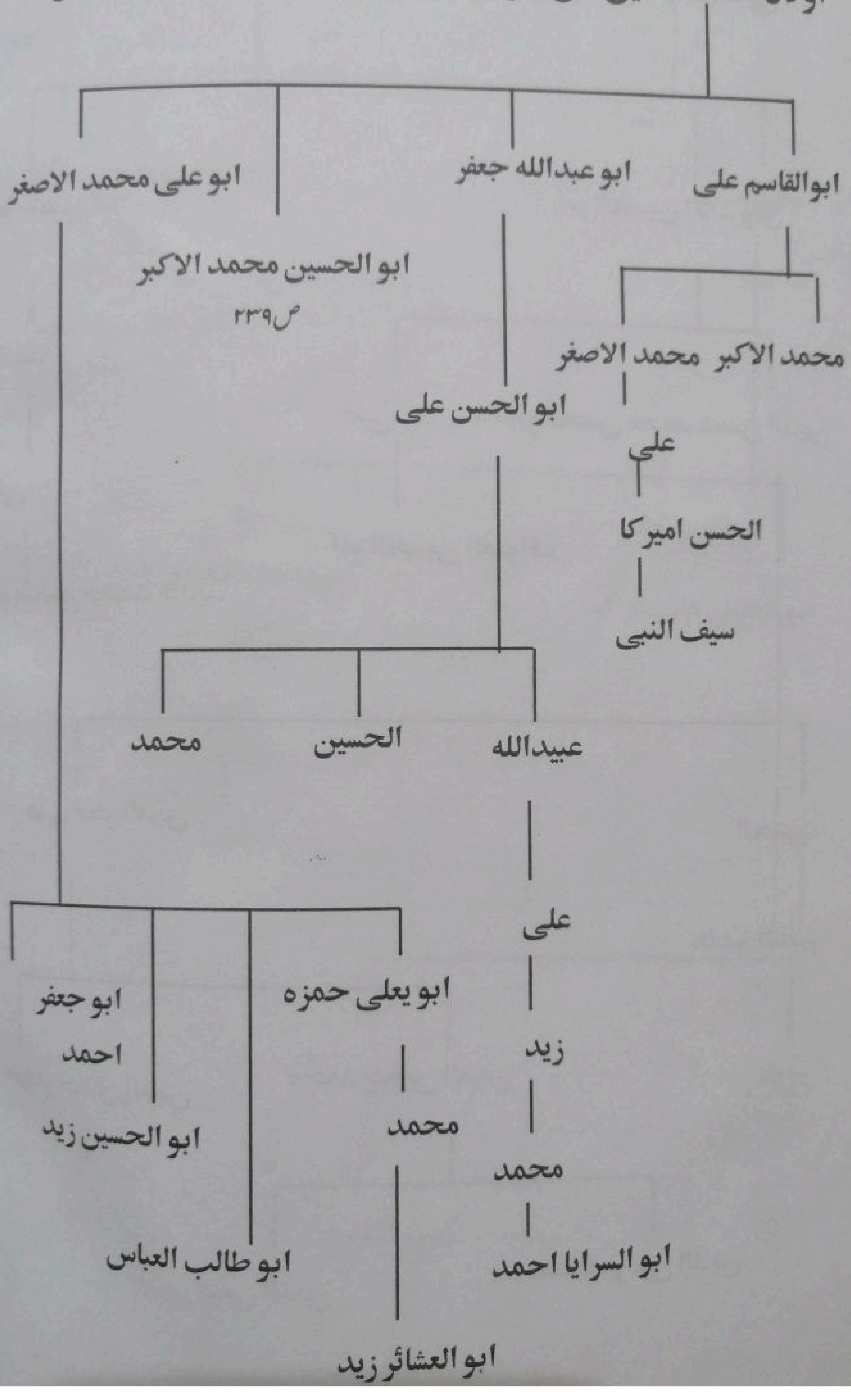

اولاد ابو الحسين محمد الاكبر ابن احمد سكين ابن جعفر الشاعر

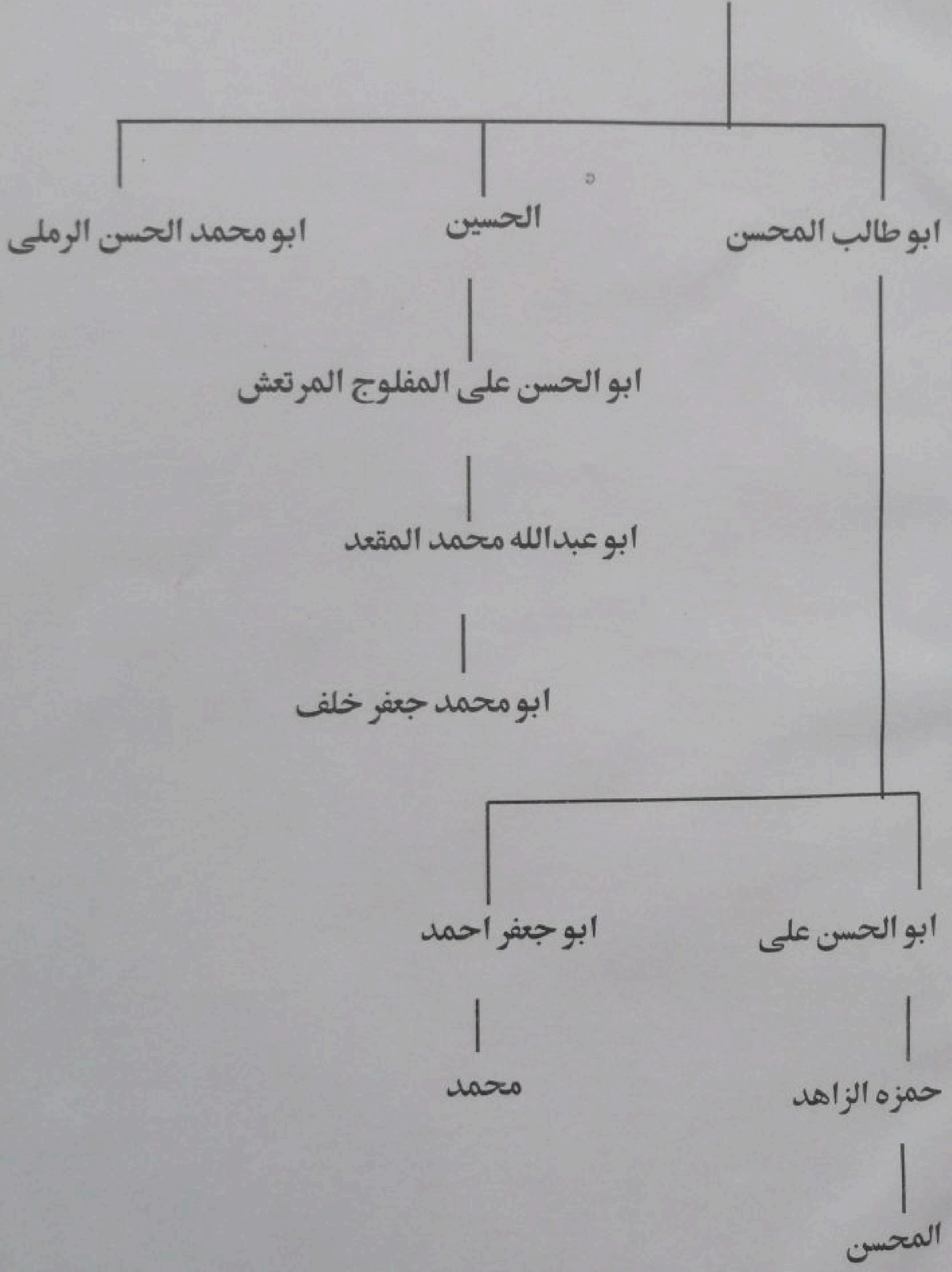

For Contact

Kitab Nagar

Hassan Arcade Multan Cantt, Pakistan.
00923214510444